

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 21, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین یذکرون اللہ قیما وقعودا و علی جنوبہم و یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحنک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیته وما للظالمین من انصار ربنا اننا سمعنا منادی ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنا سیئاتنا و توفنا مع الابرار ربنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزننا یوم القیمة انک لا تخلف المیعاد

(ترجمہ) جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں

دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اسے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اسے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اسے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ اسے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ (آل عمران ۱۹۱ تا ۱۹۴)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے خیال میں پہلے Question

Hour کر لیں پھر we will address the points of order.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، ایک انتہائی اہم issue ہے۔ لوگوں کی زندگی

اور موت سے اس کا تعلق ہے۔

جناب چیئرمین، پہلے Question Hour کر لیں پھر اس کے بعد لے لیں گے۔

We may now take up questions. Question No. 125, Dr. Muhammad Said.

125. *Senator Dr. Muhammad Said Will the Minister for Education be pleased to refer to the Senate starred question No. 76 replied on 11th February, 2005 and state the names of examination boards established in the country by the USAID for the development of education sector in the current fiscal year?

Reply not received.

Mr. Chairman: Reply not received.

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, I would like to say that

there is more than seven months that this question was put up and the reply has not been received and I would request that you should give them reminder. Thank you.

Mr. Chairman: Raja sahib, this should be taken up. O.K. We will take it up. Question No. 161, Sanaullah Baloch.

161. *Senator Sanaullah Baloch: Will the Minister for Communications be pleased to state the amount of the last contract given to private contractors for toll collection at the National Highways in the country?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui (Minister for Communications): The toll Operation & Management (O&M) contracts of two Toll plazas on National Highway (N-5) were concluded with private contractors on guaranteed revenue basis for a period of two years, as follows:-

<u>Contractor (M/s)</u>	<u>Toll Plaza</u>	<u>Amount (Rs.)</u>
Inayat Ullah Khan & Co.	Sangjani	642,565,352
Hussain Cotex Ltd.	Pattoki	765,015,872

Due to failure on the part of these contractors to deposit toll revenue according to the contracted amount being a breach of the contract and large number of public complaints, NHA was contractually constrained to terminate the contracts and hand them over to FWO and NLC for O&M.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Kamran

Murtaza.

Senator Kamran Murtaza: Sir, I want to know, what penal action was taken against these two contractors?

Mr. Chairman: Minister sahib, what penal action was taken against these contractors.

Mr. Muhammad Nasir Khan (Minister for Health): Excuse me, I have just come in, Mr. Chairman, the previous answer was supposed to be answered by the Education Minister. The answer is here, I can give the answer.

Mr. Chairman: Let us finish with this then I will come back to it.

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! ان کا 25% of the contract amount forfeit کر لیا ہے۔

Mr. Chairman: 25% of the security amount was forfeited.

Senator Kamran Murtaza: For what reason?

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! reason یہ ہے کہ جو contract لیا تھا۔
جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ amount کیا ہے۔
جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! سوال میں amount لکھی ہوئی ہے، اس کا 25%۔
جناب چیئرمین، جی بلیدی صاحب۔

سینئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب! میرا سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب بتائیں کہ قومی شاہراہوں پر جو taxes وصول کیے جاتے ہیں اس پر check and balance ہے کہ وہ کہاں خرچ ہوتے ہیں۔ اس میں کروڑوں اربوں روپے جمع ہوتے ہیں۔ وہاں کی سڑکوں کی حالت دیکھیں تو وہ اتنی خراب ہیں، اس کے لیے کیا طریقہ کار ہے۔ ٹول ٹیکس جو شاہراہوں پر لیا

جاتا ہے، اس کا check and balance اور audit کس طرح کیا جاتا ہے۔ اس کو کیسے spend کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین، وہ تو ان کا اپنا بجٹ ہوتا ہے، اس میں بتاتے ہیں۔

جناب محمد شمیم صدیقی، اس کا ایک پورا system موجود ہے اور تقریباً 3.5

billion toll collect ہوتا ہے سالانہ اور یہ پوری 9000 kilometer G.T. Road کہہ لیں بلکہ

highways and motorways پر خرچ ہوتا ہے۔ یہ ایک پورا department ہے، اس میں

tender ہوتے ہیں اور ابھی اس کی repair and maintenance کے لیے جو required

amount ہے وہ تقریباً 5 billion سالانہ ہے۔ We have still shortfall of 1.5 billion.

جناب چیئرمین، رخصانہ زبیری صاحبہ۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Thank you very much sir.

Sir, this amount in default is about 1.5 billion rupees. We would like to

know what exact amount was forfeited, number one and number two, why

it is considered always safe to give every contract to Frontier Works

Organization and to NLC. What is the criterion of giving it to them.

Mr. Chairman: No, but where does it say that it is given to Frontier Works Organization? O.K. O.K. it is here.

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! یہ جو amount forfeited کی بات کر رہے

ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، وہ تو آپ بتا چکے ہیں کہ 25% تھا۔ جو amount تھی اس کا 25%۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: 25% of what? How did they

know, sir, that what amount will be collected? That is the basic thing.

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! یہ دو کمپنیوں کو sealed tender کے

contract دیا گیا تھا but they failed to do so. لہذا یہ contract

terminate کر دیا گیا and the 25% amount forfeit کر لی گئی۔ اس کے بعد فوری طور پر ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں تھا اور FWO and NLC سے negotiate کر کے دیا گیا۔ کیونکہ بقیہ جو toll tax ہے وہ بھی یہ operate کر رہے ہیں کیونکہ toll collect کرنا بڑا مشکل کام ہے اور یہ ہمارا programme ہے کہ آگے چل کر ہم اس کی open auction کریں گے پھر شاید کسی کو بھی اعتراض نہیں ہوگا کہ ہم نے FWO کو دیا یا NLC کو دیا۔

جناب چیئرمین، عبداللہ ریاض صاحب۔ کامران ایک منٹ، عبداللہ ریاض صاحب کو کر لینے دیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ negotiate کر کے دیا گیا ہے۔

’بئیٹر کامران مرقی، نہیں‘ negotiate تو کیا ہے۔ جو second highest تھا ان کمپنیوں کے بعد اس سے کم پر دیا گیا یا زیادہ پر دیا گیا۔

جناب محمد شمیم صدیقی، زیادہ پر دیا گیا ہے اور جو amount pledge کریں گے اس کا 13% collection charges پر کریں گے۔

جناب چیئرمین، ریاض صاحب۔

سینیئر ڈاکٹر عبداللہ ریاض، جناب! میرا وزیر محترم سے اسی point پر، اسی question پر اصرار ہے کہ پہلی دو companies جنہوں نے tender میں participate کیا تھا وہ default کر گئیں، ان کا جواب ہے کہ پچیس فیصد انہوں نے forfeit کر لیا تو اس کے بعد ایسی کون سی اسمرجنسی تھی کہ آپ نے راتوں رات FWO اور NLC کو ہی دینا تھا۔ ایک ٹینڈر اور ہو سکتا تھا۔ اس ملک میں بڑے competitive private business entrepreneurs جن کو اس کام کے لئے encourage کیا جائے بجائے اس کے کہ ایک بڑے باقی کو اور gloat کرنے کے لئے ان کو overnight favouritism دیا گیا ہے۔ We do not like that. answer. He has to give little more logical explanation.

Mr. Chairman: I think, he mentioned that the time was short and they had already experience

دوسری جگہ پر تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، لیکن دوسرے پھر آنے کیوں نہیں جب یہ مینڈر کیا گیا۔ صرف دو

ہی تھے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبداللہ ریاز، Not necessarily کہ اس میں دو ہی تھے۔ اگر پہلے مینڈر کی تفصیل لی جائے تو اس میں دو سے زیادہ پارٹیوں نے participate کیا ہوگا، ان کو کیوں موقع نہیں دیا گیا۔

Tender process transparency is the issue sir. In this Government there are millions of examples that transparency has been flouted.

Mr. Chairman: FWO is Government owned. It is not a private concern. So, it is part of the same body.

Senator Dr. Abdullah Riar: Sir, that should not be an explanation that FWO and NLC should have a blanket right of taking over the business of transportation and Highway Authority related business.

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: Sir, their previous performance of collecting of toll was very good

اور ہمارے پاس اس وقت فوری طور پر کوئی انتظام نہیں تھا۔ تو ہم نے ان کو یہ کہا کہ on the basis of service collect کریں گے اور 13% ہم ان کو collecting charges دیں گے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں انہوں نے بتایا کہ experience کے اوپر دیا گیا۔

جناب محمد شمیم صدیقی، تین یا چار مہینے کے بعد ان کو بلا کر وہی contract ان

کی offer کے اوپر دے دیتے۔ ابھی بھی جو amount ہمیں آ رہا ہے it is very closed to the amount which is mentioned here.

Senator Rahmatullah Kakar Advocate: Those who were on the second highest and third, why they were ignored? This is the question.

وزیر صاحب شاید اس وقت تیاری سے تشریف نہیں لائے، اس سوال کو defer کیا جائے۔ یہ اربوں روپے کا ٹھیکہ ہے۔ ڈیڑھ ارب روپے کا ٹھیکہ ہے۔ پھر نیشنل ہائی وے تو ویسے ہی خیر سے اس بارے میں نمبر ہے۔

Mr. Chairman: I think he has answered according to question, he will give the last contract. The question was on the amount which is given anything more than that; I think you can ask another question, he will give you the answer. We will go back to question No. 125, Mr. Naseer Khan will give the reply to it, although we don't have it printed.

سینیٹر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، جناب! سپلیمنٹری سوال۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ تین سپلیمنٹری ہو گئے ہیں اگر زیادہ لیں گے تو باقی رہ جائیں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! NHA میں یہ جتنے بھی ٹول ٹیکس لے رہے ہیں یا ٹول پلازے بنا رہے ہیں، وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ان کے لگانے کا کیا طریقہ کار ہوتا ہے۔ یہ سڑک مکمل کرنے سے پہلے لگاتے ہیں یا بعد میں لگاتے ہیں۔ اگر بعد میں لگاتے ہیں تو بلوچستان میں پہلے کیوں لگایا گیا ہے؟ یہ کس کے حکم پر لگایا گیا ہے؟ اس سے کتنی آمدنی ہوتی ہے؟ یہ ذرا تفصیل سے بتادیں تو ان کی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین، یہ سڑک بنانے سے پہلے کیسے بن سکتے ہیں۔ جب road پر ٹریفک ہی نہیں ہوگی تو کیسے بنے گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، میں اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں کیونکہ road مکمل ہی نہیں ہوئی ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ڈیرہ اللہ یار میں ٹول پلازہ لگا ہوا ہے۔ ڈیڑھ سو کلومیٹر

روڈ کی base بنی ہے، ٹول پلازہ لگ گیا ہے۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ ذرا یہ بتائیں کیا یہ روڈ بنانے سے پہلے لگاتے ہیں، یا بلوچستان ہے اس لئے اس میں لگایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، ایسی بات نہیں ہے۔ جواب سن لیں۔

سینیئر آغا پری گل، ہمارے محترم سینیئر صاحب نے جو کہا ہے یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ وہاں پر تو road ہی نہیں ہے، کس چیز پر ٹول لیتے ہیں۔ اللہ کا واسطہ ہے اتنا بھی ظلم ٹھیک نہیں ہے۔ ایک چیز جب موجود ہی نہیں ہے، لوگ چلیں گے، ٹریفک ہوگا تب وہاں پر ٹیکس لگے تو مزہ بھی آئے گا۔ اب غریب بچارے گدھا گاڑیوں پر جا رہے ہیں، سائیکلوں پر جا رہے ہیں ان پر ٹیکس لگانا بھی تو ظلم ہے جناب۔

جناب چیئرمین، اگر روڈ بنی ہی نہیں ہے تو ٹریفک کیسے ہوگا۔

(مداخلت)

سینیئر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، ابھی لگا ہوا ہے تیس کو میٹر روڈ واقعی بنی ہے تین سو کو میٹر میں سے۔ ٹول پلازہ لگ گیا ہے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا روڈ سے پہلے بناتے ہیں یا صرف بلوچستان کی وجہ سے ہے، بلوچستان میں یہی ہوتا ہے کہ پہلے پلازہ بنتا ہے بعد میں road بنتی ہے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، بلوچستان میں صرف ایک ٹول پلازہ ہے اور ٹول پلازہ لگانے کا طریقہ کار ہے، World Bank نے study کی تھی، اس کے مطابق اس نے ہمیں جو suggest کیا ہے کہ traffic کی density ہوتی ہے، اس کے حساب سے اس کا distance متعین کیا جاتا ہے اور پھر وہاں پر ٹول لگایا جاتا ہے۔

سینیئر ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنزئی، میرا سوال یہ تھا کہ road بنانے سے پہلے لگتا ہے یا بعد میں لگتا ہے، اگر بلوچستان میں پہلے لگتا ہے تو بس ہم خاموش ہیں۔ بالکل ٹھیک ہے، تین کو میٹر ذیرہ اللہ یار سے جھٹ پٹ ذیرہ مراد تک road بن گئی ہے، ٹول پلازہ لگ چکا ہے جبکہ یہ 300 kilometers road سب تک بنے گی۔ ٹول پلازہ لگ چکا ہے، motorcycle کو نہیں چھوڑتے ہیں، گدھا گاڑی کو نہیں چھوڑتے ہیں۔ میں جو کہہ رہا ہوں، وہ بتا دیں کہ بلوچستان میں

road بنانے سے پہلے ٹول پلازے لگتے ہیں۔

جناب محمد شمیم صدیقی، یہ fresh question دے دیں، میں اس کا صحیح جواب

دے دوں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، آپ دوسرا سوال بنا دیں۔ We will go back to

question No.125 نصیر صاحب۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, firstly, I just want to thank you and thank God, you are back in the Chair and we really missed you last week, I think, both Treasury and the Opposition and the nation as well.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Muhammad Nasir Khan: I just want to go back to the question and I am actually on behalf of the Education Minister because he is not here. This Question was; whether the USAID has spent or invested in the examination board and the answer is that the USAID has not established any examination board in the country.

Senator Dr. Muhammad Said: I would like to say that the reply given on the 11th February, 2005, the Minister actually committed himself that the USAID is for the establishment of the examination board, this is the contradiction. He committed himself 11th February that yes, the USAID is for the establishment of examination board.

Mr. Chairman: Where did he commit?

Senator Dr. Muhammad Said: This is record of the Senate.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, I would like to

say that this answer was given on 11th February, 2005 and I don't know the answer that whether the USAID has the names of the examination boards established in the country by the USAID but the answer is that the USAID has not established any examination board in the country. However, there could be some examination boards, they might have assisted. For example the USAID is also involved in health, in education and so many other sectors. If they give specific question, I would also give answer for that.

Mr. Chairman: I think, the Ministers, underwent an operation, he is not here, when he will be back in his office, I will get you appointment, if he cannot satisfy, you could raise it in the House.

Senator Dr. Muhammad Said: Thank you very much.

Mr. Chairman: We will go on to the next question No. 162, Mr.

Sanaullah Baloch. No, no, the answer is there. Answer is not yet.....

162. *Mr. Sanaullah Baloch: (Notice received on 15-02-05 at 9.05 p.m.)
Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to hand-over the control of Gwadar Port to the Government of Balochistan after its completion?

Mr. Babar Khan Ghouri: Not yet.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی ہاں answer آیا ہے۔ اس میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پوچھا ہے کہ گوادر پورٹ کی تکمیل کے بعد، اس کا نظم و نسق چلانے کے لئے حکومت بلوچستان کے سپرد کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے یا نہیں ہے۔ انہوں

نے کہا ہے کہ نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر گوادر پورٹ بن جائے گی تو اس میں وہاں کے معاملات کو حکومت بلوچستان کے سپرد کیا جائے تو اس میں قباحت کیا ہے۔ ہر چیز میں مرکز کی مداخلت ہو اور وہاں پر قوم پرستوں کا اعتراض ہے اور ایک objection ہے، وہ تو یہی ہے کہ ہر چیز میں مرکز مداخلت کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب وہ complete ہو گی تو اسے وہاں کی صوبائی حکومت کے حوالے کیا جائے۔

جناب چیئر مین، انہوں نے نہ تو نہیں کہا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت کوئی

ایسا نہیں ہے، تیار ہونے کے بعد I am sure, they will...

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، تیار ہونے کے بعد بھی زیر غور نہیں ہے، مرکز چلائے گا۔ یہ بتائیں کہ یہ کب تک complete ہو گی اور مرکزی حکومت کب حوالے کرے گی۔

جناب چیئر مین، یہ دوسرا سوال ہو جاتا ہے، اگر آپ سوال پوچھیں کہ کب complete ہو گی، اس کا جواب اس طرح دے دیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، میرا سوال یہ ہے کہ گوادر پورٹ کو کب مرکزی حکومت بلوچستان حکومت کے حوالے کرے گی۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! پورٹ province کا portfolio نہیں ہے، یہ Federal Government کے پاس رہے گی اور یہ گوادر پورٹ جون 2006 میں operative ہو جائے گی۔

جناب چیئر مین، جی مہم خان۔

سینیٹر مہم خان بلوچ، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیڑھ سال پہلے انور محی الدین نامی شخص وہاں پر DG operation contract base پر مقرر ہوا پھر black mail ہوا۔

جناب چیئر مین، کیا ہوا؟

سینیٹر مہم خان بلوچ، Black mail 'ہوا' black list 'ہوا' I am sorry, black

list 'ہوا' اسے نکال دیا گیا۔

جناب چیئر مین، کون کرتا ہے؟

سینیئر مہم خان بلوچ، اسے نکال دیا گیا۔ اس کی جگہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے عبدالرزاق درانی کو لگا دیا گیا۔ انہوں نے پچیس سال تک بحیثیت کیپٹن پاکستان شینگ کارپوریشن میں خدمات انجام دی ہوئی ہیں۔ اس ادارے کا اختیار اسے دے دیا گیا اور وہ اسے بہترین طریقے سے چلا رہے تھے۔ اب دوبارہ اسی black list شخص کو اس ادارے میں لگا دیا گیا حالانکہ عبدالرزاق درانی صاحب بہتر طریقے سے اسے چلا رہے تھے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ایک local ماہر موجود ہے تو اس کی جگہ ایک black list شخص کو دوبارہ تعینات کرنے کا کیا جواز ہے؟

جناب چیئر مین، یہ بات تو بالکل نئی ہے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، یہ یا سوال ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ باہر غوری صاحب آجائیں تو اس وقت ان سے پوچھ لیں۔

جناب چیئر مین، وزیر صاحب ملک سے باہر ہیں۔ جب وہ آجائیں گے تو you can ask the question.

سینیئر ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنی، سوال نمبر 162 کا بھی پورا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین، انہوں نے main جواب تو دے دیا ہے اور اگر آپ کا کوئی supplementary سوال ہے تو آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

ایک معزز رکن، اس جواب سے تو ہم مطمئن نہیں ہیں۔

(مداخلت)

سینیئر ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنی، جناب والا! ہم چاہتے ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ اس پر ایک دن، دس دن، چھ مہینے یا چھ سال لگیں گے یعنی کب تک یہ کام ہو جائے گا؟ یہ جواب دینا کہ "ابھی نہیں" درست نہیں ہے۔ اگر یہ کہتے کہ "کبھی نہیں" تو پھر ہم خاموش ہو جاتے۔ جناب چیئر مین، انہوں نے "کبھی نہیں" نہیں کہا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنی، انہوں نے کہا ہے کہ "ابھی نہیں"، ہم پوچھتے ہیں کہ پھر کب تک اس پر عمل ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کا جواب دیا جائے then this question is deferred. جب وزیر صاحب آئیں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ سوال

نمبر 163۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔

163. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 15-02-05 at 9.11 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the names and addresses of the legal advisors/consultants working in the Ministry, its attached departments and statutory corporation indicating also the remuneration, retainership fee and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) There is no Legal Adviser/Consultant working in Ministry of Communications and its attached departments except NHA.

(b) Two Law firms have been appointed as Legal Advisers to National Highway Authority at a monthly retainer ship fee of Rs. 20000/- only without any additional fringe benefit:

The address of the firms are as under:

Kundi and Kundi Law Associates:

3-A/1, Kalim Plaza, Kaghan Road, F-8 Markaz, Islamabad.

Farooq Adam Law Associates:

Office-2 160 Steet-5, Race Course Road, Rawalpindi.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Baig sahib.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to ask the

Law Minister that in the Ministry they have...

Mr. Chairman: You want to ask the question about the Communications Ministry?

Senator Muhammad Enver Biag: No, sir, it relates to question No.162. Sorry, I am sorry sir.

Mr. Chairman: O.K., then we will go on to the next question.

Question No. 164.

Senator Prof. Khurshid Ahmed: On his behalf.

164. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: (Notice received on 15-02-05 at 9.11 p.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the names and addresses of the legal advisors/consultants working in the Ministry, its attached departments and statutory corporations indicating also the remuneration, retainership fee and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: The requisite information is annexed herewith.

Annexure

S.#	NAME AND ADDRESS	POST	PERIOD OF APPOINTMENT	REMUNERATION/FRINGE BENEFITS
1.	Mr.Muhammad Jahandar, H.No.626, St. 70, I-8/3, Islamabad	Sr.Consultant	20-4-2004 to 19-4-2007	Perks & Privileges of Officers in BS-21 of the Federal Government.
2.	Mr. Justice (R) Fazal Karim, H. No. 491-G/3, Johar Town Lahore.	Federal Judicial Reforms Management Specialist	23-11-2004 to 22-11-2005	Rs.250,000/- per month <u>Out of Pocket expenses</u> includes Traveling Allowance by use of appropriate means of communication, Daily Allowance @ Rs.4000/- per night

3.	Mr. Abdul Sattar Khan, H. 17/A, Ali Block, New Garden Town, Lahore.	Procurement Specialist	1-11-2004 to 31-10-2005	Rs.80,000/- per month <u>Out of Pocket expenses</u> includes Traveling Allowance by use of appropriate means of communication, Daily Allowance @ Rs.2000/- per night, cost of use of telephone and facsimile, cost of printing and dispatching of the various reports.
4.	Syed Anwar Aftab, H.8-20/213, Sadaat Manzil Usman Road, Quetta.	Provincial Judicial Reforms Management Specialist	1-11-2004 to 31-10-2005	Rs.70,000/- <u>Out of Pocket expenses</u> includes Traveling Allowance by use of appropriate means of communication, Daily Allowance @ Rs.2000/- per night, cost of use of telephone and facsimile, cost of printing and dispatching of the various reports.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیئر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! اس سوال کے جواب میں جو advisors and consultants مقرر کئے گئے ہیں، ان میں نمبر 2 پر جسٹس (ریٹائرڈ) فضل کریم صاحب کا نام ہے۔ ان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ Federal Judicial Reforms Management Specialist مقرر کئے گئے ہیں۔ ایک تو یہ بتایا جانے کہ Management Specialist کیا چیز ہے اور دوسرا یہ بتایا جانے کہ جج صاحب کی Management Specialist میں کیا qualifications ہیں؟ جناب والا! ان کی تنخواہ اڑھائی لاکھ روپے ماہانہ مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد جناب عبدالستار خان کا نام بطور Procurement Specialist ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Ministry of Law میں procurement کس چیز کی ہوتی ہے اور اس کے لئے اسی ہزار روپے ماہانہ پر Procurement Specialist کو کیوں رکھا گیا ہے؟ کیا یہ بتا سکیں گے؟

جناب چیئرمین، وصی صاحب۔

جناب وصی ظفر (وفاقی وزیر قانون)، جناب والا! جو ضمنی سوال فاضل سینیئر نے

Procurement اور Federal Judicial Reforms Management Specialist پوچھا ہے کہ
 Specialist کیا عہدے ہیں۔ اس بارے میں گزارش ہے کہ ہمارے پاس ایک Access to
 Justice Programme ہے which was sponsored and loaned by the Asian
 Development Bank اس Access to Justice Programme کی کچھ
 conditionalities تھیں کہ آپ یہ specialists رکھیں گے کیونکہ اس میں law reforms
 لانی ہیں اور اس کے علاوہ Access to Justice Programme میں کافی چیزیں ہیں۔ اس لئے
 Access to Justice Programme میں یہ تینوں specialists رکھے گئے ہیں۔ اب
 procurement میں بہت ساری ایسی چیزیں آتی ہیں جو ہم نے provinces, High Courts
 and subordinate courts کو provide کرنی ہیں، even computers تک provide
 کرنے ہیں۔ سامان کی جتنی بھی procurement ہے، اس پر ہمارے Procurement
 Specialist نے اپنی advice دینی ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد procurement ہوتی ہے۔

Mr. Chairman: Equipments and materials

جو ان کی renovation کے لئے ہیں۔ جی، یگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Will the honourable Law
 Minister be pleased to state that when in the Ministry of Law and in the
 provinces a battery of Law Officers, the Advocate Generals, the Deputy
 Attorney Generals, the Attorney Generals is available then why this
 public money is being spent on such hefty salaries? And what is their
 requirement, either they are not doing a good job in the Ministry of Law
 and Parliamentary Affairs, then they should all be sacked and let this
 House know. What was the criterion in selecting these gentlemen?
 Whether there was a selection board who appointed them?

Mr. Chairman: Donors normally do require that.

and Human Rights): Sir, there is definitely a selection board for all this.

اس میں فضل کریم صاحب appoint ہونے ہیں۔ یہ دو مرتبہ advertise کی گئی تھی۔ پہلی مرتبہ qualified لوگوں کی applications نہیں آئی تھیں۔ دوسری مرتبہ 21 applications آئی تھیں۔ And the Selection Committee selected Justice (Retd.) Fazal

Karim.

جناب چیئرمین، جی کا کڑ صاحب۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! یہ جو Federal Judicial Reforms Management Specialist کی آسامی نکالی گئی ہے۔ ۳۰ لاکھ روپے زر کثیر سالانہ اس کی salary ہے Plus Rs. 4000/- per night ایک اور نئی اصطلاح جو اس میں آئی ہے out of pocket expenses تو یہ terminology کیا ہے، اگر اس میں ذرا House کی راہنمائی فرمائی جائے۔

Ch. Shahid Akram Bhinder: Sir, when he will travel abroad or even within the country.....

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے نیچے define کیا ہوا ہے۔ Out of pocket expenses, sub heading 'نیچے define کیا ہوا ہے travel allowance for use of this status وہی out of pocket ہے۔ Already define ہے اسی میں نیچے۔ this includes Traveling Allowance by use of appropriate communication,

Daily Allowance. یہ بھی out of Pocket expenses میں included ہے۔

سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، منسٹر صاحب! ذرا یہ بتائیں کہ Day اور Night میں کیا فرق ہے؟

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ Night کا جو ہے وہ ہوٹل وغیرہ کا خرچہ ہوگا۔ سینیئر رحمت اللہ کا کڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! یہ ریکارڈ پر لایا جانے اور منسٹر

صاحب ذرا فرمادیں تاکہ رہائشی ہو جائے۔ یہ سب کچھ ملا کر سال کا تقریباً ۵۰ لاکھ روپے کے قریب بن رہا ہے یعنی 5 million روپے۔

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، کس چیز کی وضاحت آپ کو چاہیے؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، یہ جو per night اور per day ہے۔ Night کی اصطلاح تو شاید اب آرہی ہے۔

چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، یہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ If he travels abroad out of station رہے گا تب اس کو یہ charges ملیں گے۔

جناب چیئرمین، جی کھوسہ صاحب۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, there is a lot of concern about this aid in the legal fraternity. The Pakistan Bar Council which is the Highest elected body or statutory body of lawyers, we have also dilated on this subject. Unfortunately this is an amount which has to be paid by the Government of Pakistan, it may be soft, alright but it is a debt on the exchequer, it is a debt on the people of Pakistan which is going to trickle down. Now, sir, nobody knows where the money has gone? How it is being expended? What are the projects which are within the domain and what is the transparency about it? There is neither any check nor any balance and Mr. Bhinder, if he was there, he had a purpose, he is a lawyer, belongs to the legal fraternity. He had a purpose behind it. Unfortunately, he was not there but I can assure you sir, that there is a lot of concern about this money. There is absolutely no transparency. Now, what are the charges being paid for? What is their

duty? What do they do? They are being paid for nothing. This is not a question of donors requirement. Sir, if you needed a legal advisor, you have the Attorney General, the Deputy Attorney General, the Advocate General, Additional Advocate General and Assistant Advocate General who are paid by the exchequer, paid by the Government all over the provinces and in the Centre. So, if they are not competent then get rid of them but, of course, they are competent, I will say they are competent. So, therefore, entrust them the job and assignments because the people have to pay for it.

Sir, let us know on what basis this money is being expended and what is the nature of the advice that they are supposed to get for such a high perk, high salary and high rate. It is not a free money which is being given by the Asian Development Bank. It is a soft loan, the people of Pakistan will have to pay. It is a burden on Pakistan.

Mr. Chairman: So, I think, details

that will probably amount to a new question. So, what is آپ جو پوچھ رہے ہیں
I am sure, وہ آپ پوچھ لیں - the purview on the Access to Justice Programme.
that it will come in that.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, let the Law Minister answer. Where this money has gone?

Mr. Shahid Akram Bhinder: Loan was given by the Asian Development Bank. Law, Justice and Human Rights Division is just the coordinating Division for the whole country, for the provinces. The

provinces are the executing agencies, the High Courts are the executing agencies and in Islamabad they are the executing agencies. Now what are the requirements? He is asking why were they employed? The thing is when the loan was sanctioned and the agreement was executed by the Asian Development Bank and the government of Pakistan, they had certain conditionalities that you will appoint certain consultants in these fields and according to those conditionalities these legal experts have been appointed consultants and there is a definite criterion laid down by the Cabinet Division and according to that criterion these people have been appointed on these facilitative posts.

Mr. Chairman: Mr. Ahmed Ali.

(Interruption)

جناب چیئرمین، I think question کی detail تو ہے۔ میرا خیال ہے آپ نیا سوال پوچھ لیں کیونکہ اس میں تو آپ نے پوچھا ہے کہ کیا ہے - Assignment تو نہیں ہے۔
(مداخلت)

جناب چیئرمین، سوال کے حساب سے جواب ہے، آپ پوچھ لیں۔
(مداخلت)

جناب شاہد اکرم بھنڈر، اگر یہ fresh question دے دیں تو ان کو in detail بتا دیں گے کہ what is the purpose?

Mr. Chairman: Khosa Sahib, Kamran, you can ask the question about the access of justice

کیا اس کا purview ہے تو اس میں جواب آپ کو مل جائے گا۔ وہ آپ detail مانگیں سوال کے حساب سے۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: This money has gone down the train like all other loans. This money has gone down the train and people will have to pay for it.

جناب چیئرمین، I think you put the question اور answer آجائے گا۔

Ch. Shahid Akram Bhinder: And there are number of programmes which are going on. There are certain programmes which have been completed. The Court rooms have been built, certain jails have been extended, there are many programmes going on, many other things also. If he puts a specific question we will give the detailed answer that what programmes are going on in the provinces.

جناب چیئرمین، جی امد علی صاحب۔

سینیئر احمد علی، Sir, thank you very much میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ جسٹس (ر)

فضل کریم صاحب ہیں on round figure of quarter million, کیا یہ بھی Asian Development Bank نے کہا تھا کہ quarter million ان کی salary رکھیں یا کوئی حکومت کا criterion ہے جیسا کہ M-I, M-II, M-III وغیرہ ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، Loan جب conditionalities پر دیتے ہیں تو they define

the requirement and the remuneration.

سینیئر احمد علی، جناب ! مہربانی کر کے آپ سوال کرنے کی اجازت دیں۔ سوال یہ

پیدا ہوتا ہے کہ کیا M-I, M-II, M-III کسی category میں fit نہیں ہوتا۔ مجھے پتا ہے

M-I کتنا ہوتا ہے، یہ کہاں سے آیا کہ ہم ان کو اڑھائی لاکھ دیں گے۔ اس کی کوئی تو

justification ہوگی۔

جناب چیئرمین، بھنڈر صاحب۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: That is new question.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, it is totally a relevant question. He is the honourable Minister, he should be able to answer this.

They are on contract چوہدری شاہد اکرم بھنڈر، جناب! میں بتا دیتا ہوں۔
and the contract جو ہے جناب! وہ آپ کو پتا ہے کہ mutual basis پر اگر کوئی کام کرنا چاہے گا تو تب ہی اس سے کام لے سکتے ہیں۔ یہ contract basis پر ہیں اور اس کا ایک criterion دیا ہوا ہے، 'کینیٹ ڈویژن نے approve کیا ہوا ہے' selection board اس کا بنا ہوا ہے according to the criterion ان سے جو settle ہوا ہے اس کے مطابق یہ pay ان کو دی جاتی ہے۔

Mr. Chairman: I think, we will go on to the next question. Dr.

Muhammad Ismail Buledi, 165.

165. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 15-02-05 at 9.12 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state the number of persons in officer cadre appointed in the National Shipping Corporation of Pakistan during the last five years with province-wise break-up?

Mr. Babar Khan Ghouri: No regular appointments in Pakistan National Shipping Corporation since the year 1989 have been made except contractual appointments in officers cadre.

List of 14 Officers appointed on contract basis

Sr.No.	Name of the Officer	Designation	Date of Appointment on Contract	DOMICILE
1)	Rear Admiral (Retd) Zafar Ali	General Manager (Workshop)	19-07-2001	Punjab
2)	Dr. Muhammed Khursheed Farooqi.	General Manager (MIS)	12-01-2002	Sindh (U)
3)	Mr. Shafiq Ahmed.	General Manager (Finance)	27-02-2004	N.W.F.P.

4)	Engr. Inkisar Ahmed Khan	Manager (Technical)	24-10-2003	Sindh (U)
5)	Mr. Mazhar Abid	Manager (Accounts)	31-10-2003	Not Provided
6)	Mr. Muhammad Rizwan Rauf	Manager (Accounts)	10-11-2003	Sindh (U)
7)	Mr. Muhammed Reyaz	Manager (Audit)	27-04-2004	Punjab
8)	Mr. Irfan Mahmood Shaikh	Engineer Superintendent	21-08-2002	Punjab
9)	Mr. Haris Manzoor Siddiqui	Tanker Superintendent	15-04-2004	Sindh (U)
10)	Mr. Muhammed Ahmed	Tanker Superintendent	14-10-2004	Sindh (U)
11)	Major (Retd) Riaz Ahmed Awan	Deputy Manager (Security)	29-03-2004	Punjab
12)	Mr. Muhammad Yaseen Majeed	Assistant Manager (Finance)	16-10-2003	Sindh (U)
13)	Miss Amber Fatima	Software Engineer/Developer	15-01-2002	Sindh (U)
14)	Mr. Sharjeel Abbasi	Web Application Developer	15-01-2002	Sindh (U)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جی جناب! میں نے وزیر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ نیشنل شپنگ کارپوریشن میں گزشتہ پانچ سال کے دوران صوبہ وار بنائیں کہ کتنے انجینئر کنٹریکٹ پر بھرتی کیے گئے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ 14 - جناب! آپ دیکھیں اس میں 7

5 belong to Punjab, 1 belongs to NWFP, Balochistan اور belong to Sindh

is nil. جناب! یہ جو کراچی کی بندرگاہ ہے، لیاری کراچی کو آپ ابھی طرح جانتے ہیں کہ کراچی کے بنانے میں اور وہاں بندرگاہ کو develop کرنے میں بلوچوں کا بڑا ہاتھ تھا۔ وہ وہاں مزدوری کرتے تھے۔ اب بھی لیاری میں educated لوگ بہت زیادہ ہیں۔ تو اس میں ایک بھی بلوچستان سے نہیں ہے اور ہمارا ہر وقت یہ ہی رونا ہے کہ جس بھی department میں آپ دیکھیں وہاں بلوچستان سے کوئی بھی ملازم نہیں ہے۔ ابھی recently گوادری میں بھی ہمیں یہ خدشہ ہے کہ وہاں key posts کے لئے کراچی سے باہر غوری صاحب اپنے بندوں کو گوادری لے جا رہے ہیں۔ اول تو یہ کہ powerful Minister تو موجود نہیں ہے۔ ان کے پاس تو میرے خیال

میں اختیارات بھی نہیں ہیں۔ بارغوری powerful Minister ہے، وہ موجود نہیں۔ اگر آپ اس کو refer کریں تو وہ جواب دیں گے۔ میرا ایک سوال یہ ہے کہ اس میں بلوچستان کا کوئی بندہ کیوں نہیں ہے۔ دوسرا سوال میرا یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ 1979 سے کوئی regular appointments نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، 1989 سے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب contract پر province کا کوڈ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں province کا کوڈ observe نہیں کیا گیا ہے۔
(مداخلت)

جناب چیئرمین، ذرا منسٹر صاحب کو سن لیں پھر آپ کی بات سن لیتے ہیں۔

سینیئر آغا پری گل، اس میں کہیں بلوچستان کا نام ہی نہیں ہے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، Contract appointment کے لئے کوئی provincial quota نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آپ جو سوال پوچھ رہے ہیں اس کے متعلق منسٹر صاحب نہیں ہیں تو اسے ہم defer کر دیتے ہیں، جب منسٹر صاحب ہوں گے تو پھر بات کر لیں گے۔ جی وصی ظفر صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد وصی ظفر، میں ابھی آیا ہوں مجھے سوال کا پتا نہیں ہے۔ مجھے انہوں نے law کے MP grade کے بارے میں بتایا ہے۔

جناب چیئرمین، وہ ہو گیا ہے، وہ بھنڈر صاحب نے کر دیا ہے، اب اگلا سوال ہے۔ آپ تشریف رکھیں یہ اور چیز ہے۔ جی مہیم خان بلوچ صاحب۔

سینیئر مہیم خان بلوچ، جناب! سندھ کی سمندری حدود تقریباً 10% ہیں اور بلوچستان کی تقریباً 90% ہیں، اس میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے اور یہ جتنی بھی posts ہیں، تعلیم کے حوالے سے کوئی M.A کے merit پر آئے ہیں، کوئی MSc، B.A یا انجینئر ہیں۔ بلوچستان میں درجنوں MBA، M.A، MSc اور Engineers بیروزگاری کی زندگی گزار رہے

ہیں۔ اسی طرح کا ایک سوال coast guards کے حوالے سے آیا ہے 'زیادہ تر coast guards کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ صدر پاکستان نے حکم دیا ہے کہ آئندہ جتنی بھی appointments ہوں گی وہ ED کے حوالے سے ہونی چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈیڑھ دو سال کے دوران جو appointments ہوئیں ان میں بلوچستان کو یکطرفہ رکھا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کی کمیٹی میں بھی بلوچستان کو current situation کے حوالے سے ملازمت میں اولیت دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملازمت کے حوالے سے بلوچستان کی دانستہ طور پر حق تلفی ہو رہی ہے۔ یہ حق تلفی کیوں ہو رہی ہے اس کا جواب دیا جائے۔

جناب چیئرمین، ان کا جواب سن لیں پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! یہ بالکل درست نہیں ہے کہ بلوچستان کو ignore کیا جا رہا ہے، دانستہ طور پر ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ جو بتا رہے ہیں کہ بلوچستان کا coastal area زیادہ ہے اور سندھ کا کم ہے تو port پر جو appointments ہوتی ہیں وہ length of the coast کے حوالے سے نہیں ہوتیں اور port پر جو بھی appointments ہوتی ہیں وہ اس کی requirement کے حوالے سے کی گئی ہے۔ میں آپ کو پورے یقین سے بتا سکتا ہوں کہ اس میں جو بھی appointment ہوتی ہے اس میں بلوچستان کے لوگوں نے apply نہیں کیا ہے۔ آپ اس کا ریکارڈ نکالوا کر check کر سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب محمد شمیم صدیقی، جب بلوچستان کے لوگوں نے apply نہیں کیا ہے تو آپ کو کس طریقے سے contract ملے گا۔

جناب چیئرمین، باری باری بات کریں۔ جی پری گل آغا صاحبہ۔

سینیئر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے لئے دعا گو ہوں کیونکہ آپ خود بلوچستان میں پیدا ہوئے ہیں اور ظاہر ہے آپ کو بھی بلوچستان سے اتنا ہی پیار ہے جتنا ہمیں ہے، ظاہر ہے ہم پاکستانی ہیں۔

جناب چیئرمین، سب کو ہے، کیوں نہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ تھوڑا سا خیال کریں، یہ اتنا اہم سوال ہے۔ کیوں بلوچستان میں M.A, B.A نہیں ہیں، کیا problem ہے۔

جناب چیئرمین، ان کا یہ مطلب نہیں تھا، انہوں نے ان کی requirement کے حساب سے کہا ہو گا۔

سینیٹر آغا پری گل، وہ کہتے ہیں کہ وہ ان پوسٹوں پر پورا نہیں اترتے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، if you want....

سینیٹر آغا پری گل، جناب یہ بلوچستان کا point ہے۔ اس کا جو criterion مقرر کیا گیا تھا اس کے حوالے سے applications نہیں آئی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نہیں ہیں، جب وہ آئیں گے تو صحیح جواب دیں گے۔ اس سوال کو آپ بہت اہم سوال سمجھیں۔

جناب چیئرمین، میمن صاحب۔

سینیٹر نثار احمد میمن، جناب چیئرمین! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ یہ جو بات ہو رہی ہے کہ کسی علاقے کا ہے یا نہیں۔ National Shipping Corporation of Pakistan میں کہیں یہ نہیں ہے۔ میں خود کراچی کا ہوں۔ سندھ سے تعلق ہے مگر میں یہ کہوں گا کہ نیشنل شپنگ کارپوریشن اگر ہے تو پورے پاکستان کے لئے ہے اور اس میں خاص طور پر ہمارا آئین اس کو emphasise کرتا ہے کہ جو علاقے زیادہ پسماندہ ہیں ان کو زیادہ دینا چاہیے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے دوستوں کا یہ جو سوال ہے یہ بالکل مناسب ہے، ان کو زیادہ مواقع دینے چاہئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حالانکہ میں خود اربن سندھ کا ہوں لیکن یہاں پر سندھ رورل کی بھی representation نہیں ہے۔ جبکہ آپ دیکھیں کہ رورل کے لوگ جو ہیں وہ کراچی سے بالکل باہر ہیں۔ اور تھوڑے سے فاصلے پر ہونے کے باوجود ان کی بھی representation نہیں ہے۔ میرا وزیر صاحب اور وزارت سے یہ سوال ہے کہ یہ

جائیں کہ کیا یہ کوئی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کچھ علاقے کے لوگوں کو ignore کیا جا رہا ہے یا یہ اتفاق سے ہو گیا ہے؟

دوسری بات چونکہ یہ Federation کو مضبوط کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہمارے سارے اقدامات سوچ سمجھ کر ہونے چاہئیں۔ لہذا سوال یہ ہے کہ جب contract پر لیا جاتا ہے تو کیا اس کے بعد ان کو مستقل کیا جائے گا یا یہ contract ختم ہوگا تو نئے سرے سے contract آئیں گے؟ میری یہ التجا ہوگی کہ یہ کنٹریکٹ جب ختم ہو جائیں اور چونکہ یہ انصاف پر مبنی نہیں ہیں، لہذا آئندہ جب contract دیا جائے تو انصاف پر مبنی ہو۔ نیشنل شپنگ کو پاکستان کے عوام کے لئے کھول دیا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین، پروفیسر غور شید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر غور شید احمد، جناب چیئرمین! میں میمن صاحب کا ممنون ہوں اور میں خود بھی یہ بات کہنا چاہ رہا تھا کہ بنیادی سوال تو یہ تھا کہ officers cadre appointed in the National Shipping Corporation of Pakistan یعنی پوری appointments ہیں۔ جواب یہ ہے کہ باقاعدہ کیڈر تو ہے ہی نہیں صرف contracts ہیں اور وہ contracts بھی 1989 سے ہیں۔ اس کا quarter time ہونے والا ہے اور regular appointments کا کوئی نظام نہیں ہے اور یہ خود ہی ایک exploitation ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں نے جو بات کہی ہے وہ صرف بلوچستان کی نہیں بلکہ ہم سب بحیثیت پاکستانی یہ view رکھتے ہیں کہ ایسے تمام مقامات پر بلوچستان کے لوگوں کو مناسب نمائندگی ملنی چاہیے بلکہ جیسا کہ shipping کا معاملہ ہے، along the coast ہے ان کا اس پر زیادہ حق ہے۔ اس طرح نہ ہونا بہت بڑا lapse ہے۔ تو میرا خیال ہے حکومت کو اس معاملے میں غور کرنا چاہیے۔ مجھے خود بھی بلوچستان کمیٹی میں موقع ملا، میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ اس issue کے اوپر لوگوں کے جذبات generally بہت بھڑکے ہوئے ہیں۔ اسے lightly نہ لیا جائے اور جلد از جلد اس کا ازالہ کیا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین، اس کو defer کر دیتے ہیں۔ جب منسٹر صاحب ہوں گے جیسا کہ

request کیا گیا ہے تو rather than when the Minister موجود ہوں گے تو تب اس کو کر لیں گے۔ باقی سوالات کو دیکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں defer کر رہا ہوں۔ جب منسٹر ہوں گے تو اس وقت دیکھ لیں گے۔

آوازیں، جناب! متعلقہ شیڈنگ کی کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

Mr. Chairman: If that what the House wants

پہلے منسٹر کو یہاں سن لیں اس کے بعد کر لیں۔ وہاں بھی منسٹر نے ہی جواب دینا ہے۔ next time House میں منسٹر کو سن لیں تو اس کے بعد کر لیں گے۔

(مداخلت)

سینیئر کامران مرتضیٰ، پہلے adhoc appointments کرتے ہیں پھر اس کو regularize کرتے ہیں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں، یہ appointments جو ہیں منسٹر صاحب کے آنے سے پہلے کی ہیں یہ تو ابھی آنے ہیں۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، ان سے یہ بھی پوچھ لیں کہ کتنے لوگ پانچ سالوں میں regularize ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین، یہ تو آپ علیحدہ سوال پوچھ لیں۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، یہ جناب! اسی سے related ہے۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب کو آجانے دیں۔

Because he is not here. He is out of the country.

(مداخلت)

آوازیں، انچارج منسٹر بیٹھا ہوا ہے۔ انچارج بیٹھا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں۔ غوری صاحب اس کے منسٹر ہیں نہیں تو پھر defer it۔
میرا خیال ہے defer کر دیں۔ جیسے آپ لوگوں کی demand ہے۔

Let the Minister be here and then we will go on to that.

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب! آپ متعلقہ کمیٹی میں بھیج دیں اس میں
قباحت کیا ہے؟

جناب چیئرمین، مجھے تو کوئی قباحت نہیں ہے لیکن یہاں پہلے منسٹر کو سن لیں۔
اس کی عدم موجودگی میں ایسا نہ کریں۔ اس کو آجانے دیں، سن لیں پھر دیکھ لیں گے۔
سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! وہ تو چھ مہینے تک نہیں آئے
کا۔

جناب چیئرمین، آپ کمیٹی میں ویسے بھی raise کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم
یہاں سے refer کریں کمیٹی میں۔ ویسے آپ مجھے لکھ دیں میں اسے forward کر دوں گا۔ لیکن
ایک منسٹر کی غیر موجودگی میں مناسب نہیں لگتا۔ Let us go on to the next question.
آوازیں، اس کو آپ کمیٹی میں refer کر دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں question defer کر دیا ہے۔ کمیٹی کا جو ہے let me talk
to the Minister. Let him come back. ڈاکٹر اسماعیل بلیدی سوال نمبر 166۔

سینیئر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب اس میں تھوڑا سا ایک حصہ رہ گیا ہے۔
اس میں لکھا ہوا Mr. Mazhar Abid اور ان کا designation ہے Manager (Accounts)،
آگے لکھا ہوا ہے کہ domicile not provided یہ جناب ہندوستان سے ہے یا پاکستان سے
ہے؟

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے یہ defer ہو گیا ہے، اب جب وزیر صاحب آجائیں
گے تو اس وقت سارے سوال کا جواب آجائے گا۔
سینیئر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب! یہ ہاؤس کی توہین ہے جب یہ نہیں
بتاتے ہیں کہ یہ کہاں کا ہے۔

Minister جب Next time - کر دیا ہے۔ Question del'er یہ جناب چیئر مین

No. 166 Dr. Ismail Buledi. Sahib ہوں گے تو اس وقت دیکھ لیں گے۔

166. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: (Notice received on 15-02-05 at 9.12 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the time by which the construction work on road from Nag to Panjgur Makran* will be started; and*
- (b) *the funds provided by the Asian Development Bank for the said purpose?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) This is a provincial road and thus outside the purview of the National Highway Authority/Ministry of Communications.

It may, however, be stated that NHA is currently constructing Gwadar-Turbat-Hoshab Section (240 KM) of Gwadar-Khuzdar-Ratodero Road (M-8) with GOP funding. This road section is schedule for completion by September 2006.

(b) Nag-Panjgur-Hoshab is a Provincial Road, therefore, it cannot be commented upon.

ADB funding is not involved in the construction of Gwadar-Turbat-Hoshab Road.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب میں نے وزیر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ Nag to Panjgur-Makran سڑک کی تعمیر کب تک شروع کی جائے گی اور اس کے لیے NHA نے کتنی رقم دی؟ تو وزیر صاحب نے کہا ہے کہ اس کا تعلق NHA سے نہیں ہے اور یہ صوبائی سڑک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کا جو خلاف ہے وہ یہاں سے جائے اور ان کے خلاف کارروائی کرے۔ یہ چار مہینے پہلے NHA کو دی گئی ہے اور صوبائی حکومت نے اس کا tender بھی کیا تھا اور وہ tender cancel کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین، اگر NHA کو دی گئی ہے تو صوبائی حکومت tender کیسے کرے

گی؟

سینیئر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، نہیں، نہیں میں صوبائی حکومت کے پاس تھی، نہیں ناں۔ پھر NHA والوں نے کہا کہ یہ سڑک ہمیں دیں تو صوبائی حکومت نے انہیں دے دی۔ مہینے سے NHA والوں کے پاس ہے اور Minister Sahib کو اب تک پتا نہیں ہے کہ یہ سڑک کس کی ہے۔ ایک بات تو میری یہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ جناب! یہ جو سڑک ہے اس پر جب ہم ہتھکڑ سے کوئٹہ جاتے ہیں تو یہ فاصلہ ایک سو بیس کلومیٹر ہے اور اس پر ہمیں پانچ گھنٹے لگتے ہیں جبکہ اگر یہ ایک سو بیس کلومیٹر ٹھیک ہو جائے تو ہم دو گھنٹے میں ہتھکڑ سے کوئٹہ تک کا سفر کر سکتے ہیں۔ یہ لوگوں کی بڑی demand ہے، لوگ اس سڑک کے نہ ہونے سے بڑی مشکلات میں ہیں۔

ابھی ابھی جب وزیر اعظم صاحب گواہ گئے تھے تو میں اس briefing میں تھا۔ اس میں NHA کا کوئی ممبر آیا تھا اس نے accept کیا کہ جنوری فروری تک ہم اس کی designing کریں گے اور Consultant کی رپورٹ آنے کی لیکن وزیر صاحب بتائیں کہ ان کے knowledge میں کیوں نہیں ہے، پھر یہ وزیر کس طرح ہیں؟

جناب چیئرمین، جی صدیقی صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب ان کا جو سوال تھا یہ سوال اس وقت کیا گیا تھا جس وقت یہ road ابھی federalize نہیں ہوئی تھی۔ اب اس میں تازہ ترین situation یہ ہے کہ یہ حوشاب، ہتھکڑ، ناگ، بسیمہ اور سوراب کا حصہ federalize ہو گیا ہے، بسیمہ سوراب ابھی بھی federalize نہیں ہوا، ہمیں اسکے documents نہیں ملے۔ بسیمہ خضدار کے لیے بھی ہم نے آج apply کیا ہے کہ اس road کو federalize کیا جائے۔ ہمیں پچھلے ماہ اس کے federalize ہونے کے documents ملے ہیں تو اب ہتھکڑ میں NHA نے اپنا کیمپ بنالیا ہے۔ اب اس پر ایران سے ہماری بات چل رہی ہے۔ ہمارے پاس 200 million dollar کا credit موجود ہے جو ہم نے ایران کو offer کیا ہے۔ دو مہینے کے اندر اندر finalize ہو جائے گا کہ اس کو ایرانی contractors بنائیں گے یا پاکستانی contractors بنائیں گے یا اس کو PSDP سے بنوانا ہے یا ہمارے پاس جو ایران کا credit ہے اس سے بنانا ہے۔ یہ اس کی تازہ ترین position ہے۔

جناب چیئرمین، جی بنگرٹی صاحب۔

سینیئر لیاقت علی بنگرٹی، شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ اسی ہائی وے پر لکھ پاس کا جو حصہ ہے وہ بھی موجود ہے اور آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے from the very beginning جب پہلا session ہوا تھا اس میں میں نے لکھ پاس tunnel کے حوالے سے آپ کی خدمت میں بات کی تھی اور اس پر ایک Sub-committee constitute ہوئی لیکن مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ڈھائی سال گزر گئے کبھی کوئی اجلاس اس بارے میں نہیں ہوا۔ صرف ایک اجلاس ہوا۔ انہوں نے ہمیں National Highway Office میں بلایا اور اس کے بعد گزشتہ ماہ کی تیس تاریخ کو پھر دعوت نامے دیے کہ آپ آجائیں، لکھ پاس کے مسئلہ پر بات کریں گے لیکن مجھے پتا نہیں انہوں نے کس بنا پر skip کیا اور تشریف نہیں لائے۔

جناب چیئرمین! یہ انتہائی نازک اور حساس معاملہ ہے۔ میں کئی بار اس ایوان میں آپ کی توجہ اس معاملہ کی طرف مبذول کروا چکا ہوں کہ یہاں آئے دن accident ہو رہے ہیں، روزانہ روڈ بلاک ہو رہی ہے۔ چھ چھ گھنٹے وہاں ambulances کھڑی ہوتی ہیں۔ وہاں اموات ہو رہی ہیں۔ میں نے خود FIR درج کروانی ہے لیکن اس کے باوجود ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جناب چیئرمین! Minister Sahib بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! منسٹر صاحب لکھ پاس tunnel کے حوالے سے مجھے بتائیں۔

جناب چیئرمین، آپ کا یہ سوال جواب سے related ہے؟ یہ route اسی میں ہے۔

سینیئر لیاقت علی بنگرٹی، اسی روٹ پر ہے۔ وزیر صاحب مجھے اس بارے میں یہ surety دے دیں کہ انہوں نے پچھلے اجلاس میں جو وعدہ کیا تھا کہ it shall be completed till June 2006 میں نے اس پر ابھی تک کام ہوتا ہوا نہیں دیکھا سوائے ایک بلڈوزر کے جو کہ وہاں آیا ہوا ہے۔ آپ بتائیں کہ اتنی بڑی tunnel کو ایک بلڈوزر سے کسی نے آج تک بنایا ہے؟

جناب محمد شمیم صدیقی، ان کا یہ سوال، سوال سے related نہیں ہے۔ یہ پروجیکٹ

کوئٹہ سے تقریباً چار سو کلومیٹر آگے ہے۔ اس کا contract BOT کی بنیاد پر ایف ڈیو او کو award کر دیا گیا ہے۔ اس میں actually تھوڑا سا designing problem ہے۔ میں اس پروجیکٹ پر پچھلے مہینے گیا تھا۔ ابھی تک وہاں پر ایف ڈیو او پوری طرح mobilize نہیں ہوئی ہے لیکن ان کی کالونی وغیرہ بنی شروع ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو وہاں mobilize ہونے میں مزید تین مہینے لگیں گے۔ Design میں کچھ changes آگئی ہیں ان کے اوپر کام ہو رہا ہے کہ اس کو پہاڑ کاٹ کر بنایا جائے یا وہاں پر tunnel بنائی جائے۔

جناب چیئرمین، مہم غان بلوچ۔

سینیئر مہم غان بلوچ، یہ Nag to Panjgur کی سڑک کا معاملہ جو ہے جمالی صاحب کے زمانے کا ہے۔ جمالی صاحب نے کھل کر کہا تھا کہ ان کے ہی دور میں یہ کام شروع ہوگا۔ وزیر صاحب نے کہا ہے کہ سوال پہلے کا جمع ہوا ہے اور یہ کام ہمارے حوالے دو مہینے پہلے کیا گیا ہے۔ Asian Development Bank direct صوبے سے معاملہ نہیں کرتا، مرکز کے ذریعے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا معاملہ ہو چکا ہے، اگر ہو چکا ہے تو اتنے سال ہو چکے ہیں اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟

سینیئر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، جناب والا وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا

ہے کہ Nag-Panjgur-Hoshab is a Provincial Road, therefore, it cannot be commented upon. میرے پاس جو سوالنامہ ہے یہ بیس تاریخ کو پریس سے نکلا ہے اور بیس کل کا دن تھا، کیا انہیں کل تک خبر نہیں تھی کہ یہ federalize ہو چکا ہے، اگر کل تک خبر نہیں تھی تو بڑے افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب یہاں چکے ہیں کہ سوال پہلے کا تھا۔ اس کی وضاحت ہو گئی

ہے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، سوال پہلے جمع کرایا گیا تھا۔ آپ کا سارا focus یہ ہونا چاہیے کہ آپ کی سڑک کب مکمل ہوگی، اس کی کیا پوزیشن ہے؟ میں اس کا آپ کو جواب دیتا ہوں۔ جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ کوئی ایک مہینہ ہوا ہے کہ بلوچستان حکومت نے اس کو

federalize کیا ہے اور اس پر پوری توجہ سے کام ہو رہا ہے۔ ہم نے فوری طور پر منجگور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کا کیمپ بنا دیا ہے۔ وہ کیمپ بھی پچھلے ہفتے بنایا ہے۔ اب ایرانی حکومت سے ہماری بات ہو رہی ہے اور وزارت مالیات میں آج بھی interest rate پر بات ہوئی ہے۔ وہ 5 per cent مانگ رہے ہیں ہم نے ان کو کم offer کیا ہے It is a matter of just one or two months. یہ معاملہ finalize ہو جانے کا۔ ہم ایرانیوں کو contract award کر دیں گے۔ اس لیے غیر ضروری بحث میں نہ پڑا جانے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، جناب والا! وزیر صاحب اس ایوان کو یہ assure کرائیں کہ آئندہ NHA کی طرف سے اتنی دیر سے یہ انفارمیشن rectify نہیں ہوگی۔۔۔

جناب چیئرمین، ضرور they will follow up on that, rest assured.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنزنی، جناب! انہوں نے ایک letter لکھا ہے کہ ہم یہ کمیٹی ختم کر رہے ہیں جب کہ لکھ پاس پر meeting ہونی ہی نہیں ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جس کے لیے کمیٹی بنی تھی اس کو چھ ماہ کے بعد ختم کر دیا۔ لکھ پاس پر جیسے حاجی صاحب نے بتایا ایک بلڈوزر کھڑا ہے۔ ابھی تک ہمیں لکھ پاس کے متعلق کچھ بتایا نہیں اور کمیٹی ختم کر رہے ہیں۔ یہ کس حساب سے انہوں نے letter لکھ دیا ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ تو بات ہی اور ہو گئی۔ میرے خیال میں وزیر صاحب نے بتایا کہ وہ خود وہاں سے ہو کر آنے ہیں and he will be looking at it اور کمیٹی کا چیئرمین کون ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، کمیٹی کا چیئرمین میں ہوں۔

جناب چیئرمین، آپ نے بلانا ہے پھر بلائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، ہم بلاتے ہیں وہ آتے نہیں ہیں۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساکنزنی، جناب چیئرمین! ہم نے انہیں بلایا ہے لیکن چیئرمین

NHA لکھ دیتے ہیں کہ وہ فلاں meeting میں مصروف ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ ایسا کریں کہ میرے دفتر آجائیں۔ We will coordinate

تاکہ کوئی reasonable notice ہو۔

سینیٹر مسیم خان بلوچ، جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا کوئی معاہدہ ہوا اور معاہدے کے تحت انہوں نے پیسے release کیے ہیں یا نہیں کیے ہیں۔ اگر کیے ہیں تو اس وقت تک کام کیوں شروع نہیں کیا؟

جناب محمد شمیم صدیقی، بلوچستان سے معاہدہ ہوا تھا، یہ road بلوچستان کے پاس تھی۔ اب یہ Federal Government کے پاس آگئی ہے، federalize ہو گئی ہے۔ اس کو ایران حکومت کے credits سے بنانے کا اب پروگرام ہے۔ اگر وہ materialize نہیں ہوتا تو پھر ہم دوسرا option دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین، انہوں نے بتایا ہے کہ اب ایران گورنمنٹ سے بات چل رہی ہے۔

سینیٹر مسیم خان بلوچ، جناب! Asian Bank کی طرف سے ابھی تک پیسے release ہونے ہیں یا نہیں ہونے ہیں؟

جناب چیئرمین، نہیں ہونے ہیں۔ اگر ہوتے تو پھر نیا loan وہ کیوں دیکھتے۔ جی

کنٹوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کنٹوم پروین، جناب چیئرمین صاحب! میرا خیال ہے کہ اس میں وزیر صاحب کا اتنا قصور نہیں ہے کیوں کہ چیئرمین NHA کو اس کی responsibility دی گئی تھی اور انہوں نے اپنی مرضی سے meeting cancel کی اور اس کمیٹی کو ختم کیا جب کہ انہوں نے 30 تاریخ کو باقاعدہ ہمارے ساتھ meeting confirm کی تھی لیکن جب تمام members پہنچ گئے تو انہوں نے معذرت کر لی کہ میں یہ کمیٹی attend نہیں کر سکتا۔ میرا خیال ہے اس سے تمام ممبران کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے کہ تمام ممبران نے دور دراز سے آکر شرکت کی لیکن چیئرمین NHA نے صرف دو لفظ فون پر کہلوا دیے۔ ان کی ہمارے ساتھ کوئی direct بات نہیں ہوئی۔ اگر اسی طریقے سے کوئی کمیٹی ختم کرنی ہے تو اسے بنانے کی بھی ضرورت نہیں تھی جبکہ کھ پاس کے مسئلے کو بنگرانی صاحب عرصہ دو اڑھائی سال سے اٹھا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے وزیر

صاحب کی بجائے چیئرمین صاحب آپ ذاتی طور پر اس میں مداخلت کریں۔ چیئرمین NHA اسے جواب دہ ہیں نہ کہ وزیر صاحب۔

جناب چیئرمین، جی پری گل آغا صاحبہ۔

سینیئر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ بنگزنی صاحب نے بتایا یہ تین سال کا معاملہ ہے۔ جب سے ہم سینیئر بنے ہیں اور حلف اٹھایا ہے تو دوسرے session سے ہی ہم نے کھ پاس کا واویلا شروع کیا۔ جناب! آپ یقین کریں اتنے وہاں پر accident ہوتے ہیں کہ ہم بتا نہیں سکتے۔ جیسے کٹوم صاحبہ نے کہا کہ انہوں نے meeting cancel کر دی ہے تو یہ پورے سینیٹ کی بے عزتی ہے۔ اگر ایک چیئرمین سب ممبران کو بلا کر پھر meeting cancel کرے تو میرے خیال میں پھر ہمارے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

جناب چیئرمین! آپ ایک کمیٹی بنائیں اور دوبارہ اس کو بلائیں کہ انہوں نے Senators کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، پھر دیکھ لینے دیں کہ کیا ہوا ہے۔ میں جب خود اس کو کر رہا ہوں تو کمیٹی کی authority اس سے زیادہ تو نہیں۔

سینیئر آغا پری گل، ہم جب بلوچستان جاتے ہیں تو لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں کہ ایک road آپ نہیں بنوا سکے تو کس لیے ادھر منہ اٹھا کر آ جاتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی ہماری بے عزتی ہے۔ میں خود قلت کی ہوں۔ میرا وہاں آنا جانا رہتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ ایک دلہا دلہن وہاں پر accident میں مر گئے کیوں کہ وہاں سے بس نیچے گر گئی اور وہ دونوں مر گئے۔ اس کے بعد بچوں کی بس گر گئی۔

جناب چیئرمین، آغا صاحب! Communication کا مسئلہ ہے۔ پہلے بلیدی صاحب کو سن لیتے ہیں۔

سینیئر محمد اسلم بلیدی، جناب! سینیٹ کی Standing Committee on Communication already exist کر رہی ہے تو میری تجویز یہ ہے کہ آپ اس کیس کو

Chairman Standing refer کریں اور اس کمیٹی کے اندر Standing Committee
 Committee, Chairman NHA and Minister Sahib سے تعلق رکھنے والے Senator صاحب تشریف لائیں تاکہ اسی کمیٹی کے اندر سارے معاملات کو حل
 کیا جائے۔

جناب چیئرمین، جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! آپ اس کو refer کر دیں اور ہم اس کو next week
 میں take up کر لیں گے۔

Mr. Chairman: Matter is referred to the Committee. Next

Question No. 167 is deferred because the Minister is not here. We go to

Question No. 168.

168. *Mrs. Razina Alam Khan: (Notice received on 15-02-05 at 9.13 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps being taken by the government to eliminate un-employment in the country?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The following steps are being taken by the government to eliminate unemployment in the country:

1. Accelerating economic growth through higher investments in the agriculture, housing and construction, small and medium enterprises and Information Technology and Telecom Sectors.
2. Allocating increased resources for the Public Sector Development Programme.
3. Developing water resources like raising the crest of Mangla Dam, Mirani Dam, Subak Zai Dam and Sat Para Dam and construction of Gomul Zam Dam.
4. Implementing "Tameer-e-Pakistan Programme" as a public works programme.
5. Enlarging the Small & Medium Enterprise (SME) Sector through financial assistance and business support of the SME Bank.
6. Filling up vacant posts in government offices.

7. Promoting self-employment through micro credit facilities of the Khushali Bank.
8. Providing small loans to rural poor peasants through Micro Credit Scheme of Zarai Taraqiati Bank.
9. Enhancing employability of the work force by providing them increased facilities of technical and vocational training.
10. Increasing manpower export.
11. Developing Information Technology and Telecom Sectors.

جناب چیئرمین، ضمنی سوال۔

سینیئر رزینہ عالم خان، میں وزیر موصوف کی بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب تفصیل سے دیا ہے اور ان تمام محکموں کا ذکر کیا ہے جہاں سے ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں جس سے ہماری بے روزگاری کی شرح کم ہونے میں مدد مل رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ 8.4% جو ہماری بے روزگاری کی شرح تھی اس سے وہ اب 7.2% ہو گئی ہے۔ حکومت کے ان اقدامات پر میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ میرے معمولی معمولی ضمنی سوالات ہیں۔ زرعی بینک اور خوشحالی بینک کی جو mark up کی شرح ہے وہ کیا ہے؟ کیوں بے روزگاری ختم کرنے کے لیے جن کو ہم mark up credit دیتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہوتے ہیں کہ وہ زیادہ رقم لیں اور اس کو invest کریں؟

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان تمام محکموں کی کارکردگی کا کوئی data base ان کی Ministry میں موجود ہے جس سے یہ پتا چل سکے کہ کون سے projects کے اقدامات ایسے ہیں جن سے زیادہ سے زیادہ بے روزگاری کی شرح کم ہونے لگے۔

جناب چیئرمین، جناب سرور خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان (وزیر برائے محنت و افرادی قوت)، شکریہ جناب چیئرمین اجو

ضمنی question ہے وہ تو اس لحاظ سے relevant ہے کہ انہوں نے Agricultural Development Bank اور خوشحالی بینک کا rate of interest پوچھا ہے وہ Ministry of

Finance کے متعلق ہے لیکن بحیثیت کامیڈار مجھے پتا ہے کہ 11% زرعی ترقیاتی بنک کا rate of interest ہے اور خوشحالی بنک کا بھی same ہے وہ 11 سے 12 vary کرتا ہے۔ باقی جو محکمے ہیں یہ تو پورے ملک کے محکمے ہیں اور مختلف sectors ہیں اس میں construction sector ہے، manufacturing sector بھی ہے ان کے بارے میں 'exactly data تو نہیں بتا سکتا۔ میری اگر اپنی Ministry سے related question کوئی ہو تو اس کا میں پورا data بھی بتا سکتا ہوں اور صحیح جواب بھی دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی یگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Will the honourable Minister refer to No. 10 of his answer "increasing manpower export" since this is related to his Ministry, now I would like to ask the honourable Minister that over the last year and a half the government has been drumming that they are exporting about hundred thousand Pakistanis to Malaysia, I would like to know from the honourable Minister what contribution has the Overseas Employment Corporation made in that regard and number 2, I would also like to know from the honourable Minister that what steps have been taken to increase Manpower exports and in the last 12 months which countries have they contacted?

جناب غلام سرور خان، Average تقریباً ایک سال میں ڈیڑھ لاکھ سے لے کر دو لاکھ تک مختلف ممالک میں ہم manpower export کر رہے ہیں جس میں professionals بھی ہیں، جن میں skilled بھی ہیں semi-skilled بھی ہیں اور unskilled بھی ہیں۔ Average ہماری جیسے میں نے سالانہ بتائی ہے اس طرح 10 monthly سے لے کر پندرہ ہزار vary کرتا ہے کسی ماہ گیارہ ہے، کسی ماہ بارہ ہے، کسی ماہ تیرہ ہے لیکن یہ trend ہے یہ

بھی میں یہاں پر admit کرتا ہوں on the floor of the House کہ negative trend بھی ہے۔ Middle East میں ایک negative trend ہے کہ ہمارے لوگوں کی Middle East میں اب کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہم نے Far East کی طرف رجوع کیا ہے۔ وہاں new opening ہوتی ہے۔ ملائیشیا میں new opening ہوتی ہے، انہوں نے پاکستان کو source country کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔ ایک لاکھ کا کوٹہ انہوں نے allocate کیا ہے پانچ سیکٹروں کے لئے جس میں زرعی سیکٹر بھی ہے، جس میں manufacturing sector بھی ہے، construction sector بھی ہے، domestic بھی ہے، deep sea fishing بھی ہے اور اس ایک لاکھ میں سے تقریباً پندرہ ہزار کی demand ہمارے پاس پہنچ چکی ہے جو کہ under process ہے۔ تقریباً اس وقت تک ہم ایک ہزار سے زیادہ لوگوں کو despatch کر چکے ہیں جنہوں نے جا کر وہاں پر اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ Far East سے، ابھی کوریا کا میں نے بھی visit کیا ہے، وزیر اعظم صاحب بھی جا رہے ہیں، کوریا کے ساتھ ہم ایک MOU sign کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے پاکستان کوریا کے اندر source country کی list میں شامل نہیں تھا۔ ہماری حکومت کی کوششوں سے کورین بھی ہمیں consider کر رہے ہیں۔ وہ بھی ہمیں source country کی لسٹ میں لانا چاہتے ہیں۔ سنگاپور کے ساتھ ہم نے take up کیا ہوا ہے۔ Middle East میں ہم نے manpower export بڑھانے کے لئے جو کہ سعودی عرب اور یو اے ای میں کمی واقع ہو رہی ہے، ہم نے قطر، بحرین اور کویت کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ یہ trend اب negative سے positive ہو جانے کا۔

جہاں تک OEC کا تعلق ہے، یہ بھی بالکل ان کا relevant question ہے ہماری پوری کوشش ہے۔ OEC پبلک سیکٹر میں ہماری ایک کارپوریشن ہے۔ ہماری یہ پوری خواہش ہے، پوری کوشش ہے کہ OEC بھی اس بزنس میں آئے۔ ابھی ہم نے اس کے لئے کچھ بنیادی فیصلے بھی کئے ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہے کہ OEC business لے لیکن private sector، World Bank private employer کو جو manpower import کرنا چاہتا ہے یہ اس کی

صوابدید پر ہے، اس کی discretion ہے کہ وہ پبلک سیکٹر میں جانا چاہتا ہے یا پرائیویٹ سیکٹر میں جانا چاہتا ہے۔ لیکن جہاں سٹیٹ کی کوئی ضرورت ہے، سودی عرب میں، سودی حکومت کی کوئی ضرورت ہے، انہیں ڈاکٹر چاہئیں، انہیں نرسیں چاہئیں، اسی طرح اگر قطر کی کوئی ایسی demand ہے، دنیا کے کسی ملک کی جو سٹیٹ کی ضرورت ہے تو ہم public sector میں OEC کے ذریعے وہ ضرورت پوری کرتے ہیں۔ جو private sector میں ہے 'private sector' میں ہمارے 1175 لائسنس ہولڈر ہیں وہ یہ business کرتے ہیں۔ اس کے باوجود ہماری یہ کوشش ہے کہ OEC بھی اس business میں آئے، private sector میں آئے۔ زیادہ سے زیادہ وہ بھی یہ بزنس کرے۔

جناب چیئرمین، ہدایت اللہ شاہ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, my question is unanswered. My question was, has the OEC unable to send any worker to Malaysia, Yes or no.

جناب غلام سرور خان، جناب والا! میں نے بڑا clearly بتایا ہے کہ اس وقت تک جتنی بھی demands آئی ہیں وہ private sector میں آئی ہیں لیکن ہماری پوری کوشش ہے کہ public sector کی اس کارپوریشن کو بھی بزنس ملے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اچھی خبر دیں گے۔

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب! اس میں بہت بڑا racket ہے، جو ملائیشیا لوگ جا رہے

will the Minister confirm that people are paying 125000 Rupees for a job, have been charged. Will the Minister confirm this because

I believe that there are payments even made in Malaysia up to 300 to 400

\$ per preson, so will the Minister please confirm that fact or not.

جناب غلام سرور خان، جناب چیئرمین! لگتا ہے کہ میرے بھائی recruitment کے business میں بھی ہیں۔ خوب اچھی طرح جانتے ہیں اور recruiting agent جو اس ملک کے ساتھ کرتے ہیں وہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور اب میں بھی سمجھنے لگ گیا ہوں۔ جناب چیئرمین! 'first time in the history of Pakistan' یہ کبھی بھی نہیں ہوا۔ آپ بھی اس business میں ہیں، یہ کبھی نہیں ہوا۔ ہم نے پہلی دفعہ جتنے بھی ہمارے لائسنس ہولڈرز ہیں انہیں اس بات کا پابند کیا ہے کہ آپ نے ساٹھ ہزار سے زیادہ ایک پانی نہیں لینی اس میں تمام ان کا ایئر کٹ، گورنمنٹ کے چارجز، نادرا کے چارجز، OPF کے چارجز، اس میں ان کی انشورنس تمام چیزیں mention ہیں۔ اس میں ان کی salary mention ہے، اس میں ان کے allowances mention ہیں، اس میں باقی 10% conditions mention ہیں اور اس میں یہ بھی mention ہے کہ آپ نے ساٹھ ہزار سے ایک پانی زیادہ نہیں دینی اور ساٹھ ہزار روپیہ دے کر آپ نے رسید حاصل کرنی ہے۔ اگر آپ اس کی جیب سے ڈیڑھ لاکھ نکال لیں تو میرا کیا جرم ہے۔ ہم نے تو ان کو پابند کیا ہے کہ آپ نے اس سے زیادہ نہیں لینا۔

Senator Muhammad Enver Baig: What steps are being taken to check this menace. People are paying this, this is your responsibility to people, people are being.

Mr. Chairman: I thought, you are talking from the OIC.

جناب غلام سرور خان، میں on the floor of the House یہ commit کرتا ہوں کہ کوئی ایسا single case آپ point out کریں۔ میں ایسے پروموترز کے خلاف action لوں گا، اس کا لائسنس cancel کر دوں گا، اس کے خلاف پورے کراؤں کا اور اسے جیل بھیجوں گا۔
(ڈیک بجانے گئے)

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ questions کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جی ڈار

صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ جناب چیئرمین!

it is hard fact that in the last five years, the unemployment number consistently is going on up, it is a reality, as for the Economic Survey of Pakistan, the honourable Minister would agree with me that the 2.36 million unemployed figure five years ago, has now gone up to 3.52 million. Sir, this is official figure, I am quoting from the Economic Survey of Pakistan. So, there is an increase of 45% number in five years. Would the honourable Minister tell us, what is the active plan they have to reduce the unemployment number in the country?

جناب غلام سرور خان، جناب چیئرمین! میں نے تفصیل سے جواب دیا ہے کہ کن کن سیکٹروں میں کیا کیا اقدام ہم لے رہے ہیں لیکن جہاں تک facts & figures کی بات ہے میں ڈار صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ 2003ء میں آپ ذرا دیکھیں۔ 3.65 ملین تک unemployed لوگ تھے اور 2004ء میں دیکھیں تو کمی واقع ہوئی ہے 3.52 اور پھر اگر 2005ء میں دیکھیں تو واقعی 3.60 کمی ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنا پاپولیشن کا growth rate بھی دیکھیں۔ جس ratio سے آبادی بڑھ رہی ہے اسی ratio سے اس میں بھی اضافہ ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کچھ کمی بھی واقع ہوئی ہے کہ unemployment rate 2002-03 میں 8.27 % تھا جو کہ 2003-04ء میں کم ہو کر 7.69 % ہوا جو کہ 2004 to 2005 میں 7.84% ہے بلکہ اس میں کمی ہوئی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ questions hour ختم ہو رہا ہے۔ جی میسن

صاحب۔

سینیئر نثار احمد میمن، پہلے تو میں وزیر موصوف کو مبارک باد دوں گا کہ انہوں نے صحیح حقائق achieve کیے ہیں ہم اس کو appreciate کرتے ہیں۔ میرا ان سے Chair کے through یہ سوال ہے کہ سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ eliminate unemployment, جواب میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ unemployment eliminate کرے گی تو میرا خیال ہے کہ شاید آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ elimination جو ہے وہ تو factually elimination کبھی نہیں ہو سکتی تو ذرا یہ بتائیں کہ reduction کا سوال ہے تو آپ اس کے جواب کو correct کرنا پسند کریں گے کہ to reduce the unemployment rather than elimination

Mr. Chairman: I think that the ultimate objective---

جناب غلام سرور خان، دنیا میں کوئی unemployment کو eliminate نہیں کر سکتا اور پاکستان میں بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی reduction کے لیے، اس میں کمی کے لیے حکومت نے جو اقدام اٹھائے ہیں اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سینیئر نثار احمد میمن، correct کر رہے ہیں۔

+ Mr. Chairman: The Questions Hour is over, the rest of the answers are taken as read. We will take up leave applications now.

169. *Mrs. Razina Alam Khan: (Notice received on 15-02-05 at 9.13 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the steps taken to eliminate begging in the country?

+ Questions Hour is over and remaining Questions and Answers were placed on the table of the House.

Mrs. Zubaida Jalal:

Amendment in the West Pakistan Vagrancy ordinance 1958:

The National Council of Social Welfare (NCSW) is actively engaged in effecting amendment in the West Pakistan vagrancy Ordinance, 1958 (Ordinance XX of 1958). In this regard a committee of the experts has been constituted to review the current ordinance and suggest proposals for the improvement in the said Ordinance.

170. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 15-02-05 at 9.15 p.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that an amount of Rs. 1,108,000/- was provided in the current budget for Water Supply Scheme for Tari Women, District Sanghar;*
- (b) *whether the said funds have been released by the Finance Division, if not, the reasons thereof;*
- (c) *the progress of the work done so far on this project; and*
- (d) *the amount spent out of these allocated funds so far?*

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) There is no budget provision in the current financial year 2005-06 for the scheme. However, budget allocation of Rs. 1.108 million was provided in the financial year 2004-05 for the project to be executed by the Rural Women Welfare Organization, Sanghar.

(b) An amount of Rs. 1.108 million was released to the executing agency during the financial year 2004-05.

(c) The NGO had installed 27 JEOPY HAND PUMPS in Achro Thar, District Sanghar by the end of June, 2005. Remaining 13 Pumps are being installed.

(d) Total allocation of Rs. 1.108 million have been spent by the executing agency during the financial year 2004-05.

171. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 15-02-05 at 9.15 p.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that an amount of Rs. 1,807,000/- was provided in the current budget for Mobile Health Care center for Women and Children, Larkana;*
- (b) *whether the said funds have been released by the Finance Division, if not, the reasons thereof;*

- (c) *the progress of the work done so far on this project; and*
- (d) *the amount spent out of the allocated funds so far?*

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) There is no budget provision in the current financial year 2005-06 for the scheme. However, budget allocation of Rs. 1.807 million has been provided in the financial year 2004-05 for the project to be executed by the Bright Educational Society, Larkana.

(b) The allocated amount of Rs. 1.807 million was released to the executing agency in one go on 26-11-2004.

(c) The NGO has purchased Toyota Hiace Van from Indus Motor Company Limited, Karachi in April, 2005.

(d) Total allocated funds of Rs. 1.807 million has been spent by the executing agency during the year 2004-05.

172. ***Bibi Yasmeen Shah:** (Notice received on 15-02-05 at 9.15 p.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state:

- (a) *whether it is a fact that an amount of Rs. 1,493,000/- was provided in the current budget for Socio Economic Empowerment for Rural Women, Distric Sanghar;*
- (b) *whether the said funds have been released by the Finance Division, if not, the reasons thereof;*
- (c) *the progress of the work done so far on this project; and*
- (d) *the amount spent out of these allocated funds so far?*

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) There is no budget provision in the current financial year 2005-06 for the scheme. However, budget allocation of Rs. 1.493 million was provided in the financial year 2004-05 to be executed by the Sindh Agricultural Forestry Workers Coordinating Organization, Sanghar.

(b) An amount of Rs. 1.493 million was released to the executing agency during the financial year 2004-05.

(c) The executing agency has made the following progress:

- (a) Furniture, fixture and equipment for the office with Ambulance Van purchased;
- (b) Material for Seminars on Health, Education, Livestock etc. developed;

(c) Three Seminars held on subjects like Women's health, caring for the livestock etc; and

(d) Micro credit extended to 60 women within the range of Rs. 5,000/- per borrower.

(d) Total allocation of Rs. 1.493 million have been spent by the executing agency.

173. ***Dr. Azizullah Satakhzai:** (Notice received on 15-02-05 at 9.21 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower & Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) *the number, location and dates of completion of labour colonies in Balochistan with district-wise break-up; and*

(b) *whether it is a fact that allotment in some of these colonies has not been made so far, if so, its reasons?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) The number, location and dates of completion of labour colonies in Balochistan with district-wise break-up is as under:—

S. No.	Location	Date of Completion	District
1.	S. Town Quetta	30-06-77	Quetta
2.	S. Town Quetta	30-09-81	Quetta
3.	E By-Pass Quetta	31-07-95	Quetta
4.	Nawa Killi Quetta	28-06-96	Quetta
5.	Jinnah Town Quetta	25-07-94	Quetta
6.	Hub Chowki	30-06-96	Lasbella
7.	Uthal	30-07-82	Lasbella
8.	Gaddani	28-9-82	Lasbella
9.	Loralai	24-04-94	Loralai
10.	Loralai	3-01-95	Loralai
11.	Duki	28-11-83	Loralai
12.	Khuzdar	28-07-81	Khuzdar
13.	Khuzdar	25-09-92	Khuzdar
14.	Khuzdar	29-10-94	Khuzdar
15.	Sor-Range	27-12-78	Quetta

S. No.	Location	Date of Completion	District
16.	Sor-Range	30-10-79	Quetta
17.	Sor-Range	30-06-81	Quetta
18.	Sor-Range	30-08-81	Quetta
19.	Sor-Range	30-12-80	Quetta
20.	Sor-Range	30-09-89	Quetta
21.	Sinjidi	26-12-78	Mastung
22.	Sinjidi	24-10-81	Mastung
23.	Degarri	25-11-78	Mastung
24.	Degarri	30-06-89	Mastung
25.	Narwar	30-05-83	Mastung
26.	Mach	24-08-89	Bolan
27.	Harnai	30-08-83	Sibi
28.	Sharigh	26-11-83	Sibi
29.	Sibi	25-08-90	Sibi
30.	Sibi	23-02-95	Sibi
31.	Dera Murad Jamali	20-01-95	Nasirabad
32.	Dera Allah Yar	30-03-04	Jaffarabad.
33.	Turbat	22-06-89	Turbat

(b) Yes. All the completed colonies have been allotted to the workers. However, some houses were subsequently vacated by the allottees in the following labour colonies due to certain reasons:

- (i) Hub Chowki
- (ii) Uthal
- (iii) Gaddani
- (iv) Loralai

174. *Professor Muhammad Ibrahim Khan:(Notice received on 17-02-05 at 12.05 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the number of examination centers established by Allama Iqbal Open University in district Chitral; and*

- (b) *whether it a fact that the said centre has not been established in Tahsil Droash district Chitral, if so, its reasons and the time by which the same will be established there?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Three examination centers (i.e. Center No. 39 in Govt. Commerce College, Chitral, Center No. 40 in Govt. Degree College Booni, Chitral and Center No. 41 in Govt. High School Brep Mastuj, Chitral) have been established by Allama Iqbal Open University (AIOU) in District Chitral for conduct of examination.

- (b) (i) Yes.

(ii) As per policy of the Examination Department of AIOU, examination center is established for 100-250 per course enrolment of the local students, whereas the highest enrolment of the students of Tehsil Broash (actual Droash) Chitral in Compulsory Courses in which the enrolment is expected highest) is not more than 27 students in each course that's why the examination center has not been established at the above station. However, the examination center will be established at Broash as and when the required number of students becomes 100-250 per course.

175. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 22-02-05 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

- (a) *the sanctioned strength of members of the Federal Services Tribunal; and*
- (b) *the number of vacancies as on 15-02-2005 and the time by which the vacancies shall be filled in?*

Mr. Muhammad Wasi Zafar: (a) Sanctioned strength of Members of FST is 10.

(b) There were 4 vacant posts of Members in the Federal Service Tribunal as on 15-02-2005 out of which three posts have been filled in, whereas the case to fill the fourth post is actively under consideration.

176. ***Professor Khurshid Ahmed:**(Notice received on 09-03-05 at 3.00 p.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state whether it is a fact that the former Registrar Supreme Court was forcibly retired; if so, the nature of charges levelled against him and the present stage of the case, if any, against him?

Reply not received.

177. ***Dr. Azizullah Satakzai:** (Notice received on 22-03-05 at 12.15 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that some most junior employees of Non-Formal Basic Education School Project have been appointed/adjusted in higher grades ignoring senior most Employees since 01-09-2004, if so, the reasons thereof?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Four employees already working in the Non-Formal Basic Education Schools Project were adjusted on 1-9-2004 against existing vacancies of higher grades in the same project temporarily to meet the exigencies of the situation. They have since been reverted to their substantive positions.

178. ***Mr. Raza Muhammad Raza:** (Notice received on 20-05-05 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

- (a) the number of persons who applied for jobs in Kuwait/Qatar in response to an advertisement recently issued by Overseas Pakistanis Employment Corporation;*
- (b) the amount deposited by these persons as registration fee and other charges in the said Corporation; and*
- (c) the time by which interviews of the applicants will be held?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) A total number of 29025 persons applied for the jobs in Kuwait/Qatar in response to advertisements No. 33/2004 and No. 32/2004 recently issued by the Overseas Employment Corporation.

(b) These persons in the Corporation have deposited an amount of Rs. 65,37,700/-.

(c) The demand for Kuwait as per letter of M/s Abdullah Al-Omar General Trade and Cont. Estt. Was subsequently cancelled. They stated in the said letter that "We regret to inform you that until to date we have not received final confirmation of the contract from our client (Balti Group), therefore, we are obliged to cancel the above mentioned Demand Letter". However, the Interviews of 378 short listed candidates by the employer for Qatar were held in the month of March, 2005. The visas for 33 candidates so far, selected are under process.

179. *Mrs. Tahira Latif: (Notice received on 29-05-05 at 12.05 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state briefly the steps being taken by the Government to improve the standard of education in the country?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Standard improvement is a complex question, unlike improvement in infrastructure, appointment of teachers or even of equipping schools with better academic facilities. Learning from past efforts, it is realized that there should be a multipronged approach to the challenge of quality. With this in view, the Education Reforms has pursued a multi-fold strategy consisting of:

- Improvement in provision of infrastructure and human resources for primary education.
- Provision of improved curriculum and teaching-learning materials to Improve the quality of teaching-learning process through the introduction of learner-centered activities.
- Attention to continuous professional development of teachers.
- Establishment of Educational assessment System.
- Strengthening and upgradation of Teacher Training institutions.
- Setting-up Academic Audit through linkage of cash awards/incentives with quality.
- Developing a National Strategy for Information Communication Technologies (ICTs).

- Setting up Examination Board in private sector.
- School improvement program to make the school more functional and conducive places of learning by providing electricity, drinking water facility, boundary walls and other basic amenities, so that the children can be motivated to enrol and retain in the system.
- Teaching of English as a subject from Class-I.
- Teaching of Science subjects in English at Secondary level.
- District based educational planning and implementation under the devolution Plan.

Besides, the curriculum is a major element for improving the standard of education. The present curricula are predominantly theoretical and bookish. It is dominated by examinations and requirements outside the control of school authorities. At the same time, they contain material, which has been added, without proper planning and with little correlation to the subject. The curriculum needs to be developed on two basic principles. **First**, it must provide adequate knowledge of subjects that will be needed by every pupil for leading a useful and happy life in a fast developing society. This should form the core of compulsory subjects, which every student must take up. **Second**, the curriculum should include such additional subjects and training as will form a preparation for specific vocations and careers *i.e.* it should be demand driven. The government has initiated the necessary steps to review the curricula at all levels for all subject and develop a scheme of studies, which is inline with modern needs. A curriculum Council is being constituted for further work of revision and updating.

Moreover, Accurate data for different education indicators is a prerequisite for informed planning. It is also essential for country's development indicators requirements internationally. While the primary responsibility of accurate collection of data lies with the provinces, its consolidation by the Federal Government is essential to make the data more reliable and the system more sustainable and the following steps have been taken:

- National Education Management Information System (NEMIS) being setup at Federal Level.
- Existing Education Management Information System (EMIS) at Provincial and District levels shall be strengthened to make them responsive.

- Databases of critical indicators on qualitative aspects of educational growth shall be developed and maintained, reliable and valid data to facilitate planning, implementation and follow-up to be obtained and maintained.
- To have complete educational statistics of the country, a comprehensive program of census of all educational institutions have been developed and is being launched with donors and government support.
- School Census Day has been fixed for collecting data on one day from all over the country.

181. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** (Notice received on 17-06-05 at 10.55 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the steps taken by the Government to ban plying of defective vehicles on highways and motorways in the country?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: Eversince the start of operations by NH & MP there has been a considerable decrease in number of accidents. To effectively address three E's i.e. Engineering, Education and Enforcement, NH&MP is in close coordination with all sister organizations and all stake holders. The biggest challenge being faced is the presence of old defective vehicles on our roads. Since Vehicle Fitness Certification is a provincial matter which is dealt by concerned provincial agencies, there is no concrete solution available to the National Highways and Motorways Polcie (NH&MP) to eliminate this problem. However within the parameters of its jurisdiction and resources NH&MP has devised its own mechanism and is implementing various steps to restrict the movement of defective vehicles on the highways and motorways some of which are as follows:

1. NH&MP officers check the tyres and apparent physical condition of all vehicles entering the motorways. If a vehicle is found to be in a position which poses a threat to itself and other road users it is not allowed to ply on the roads. Firstly, all such vehicles are briefed and then returned. Secondly if such a vehicle comes across while traveling on the motorways it is checked and if found unfit expelled out from the nearest interchange.
2. Tread gauges have been issued to patrolling staff to check worn out tyres at entry points and toll plazas. If the tyres of a vehicle are found to be in a depleted condition the drivers are briefed and sent back with the advice to change their tyres.

3. Meetings are held on a regular basis with the owners of transport companies so as to apprise them regarding physical fitness of their vehicles. Time and again they are advised to maintain and keep their vehicles fit in all respects.
4. NH&MP briefing officers are stationed at each and every entry point and toll plazas to brief the road users. If an unfit vehicle is observed by the briefing officers stationed at toll plazas on the drivers of the same vehicle is briefed about the condition of his vehicle and advised to rectify the same at the earliest. The same if encountered while entering the motorways is not only briefed but also denied entry on to the motorways.
5. Educational campaigns are launched by NH&MP to spread mass awareness and to educate road users upon the importance of vehicular fitness. Such campaigns include lectures at different bus and wagon stands plying vehicles on inter and intra city routes, public places, distribution of pamphlets, booklets, handbills and stickers on vehicular fitness and other road safety issues.
6. NH&MP maintains data at Zonal levels regarding the number of vehicles with worn-out tyres briefed or sent back. Vehicles with worn out tyres are not allowed on M-2. Whereas, the vehicles with worn out tyres and poor condition are briefed on N-5.

182. ***Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 16-06-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of days when Islamabad-Lahore motorway remained closed during the month of November, 2004 due to fog; and

(b) the steps taken by the government to keep the motorway operational in such conditions?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Motorway (M-2) remained closed for three nights on November 26, 27 and 28, 2004.

(b) NHA has installed fog lights at the main Toll Plaza Lahore (Ravi) and all major Interchanges to improve visibility. Alongside, the Motorway Police has been advised to organize traffic convoys and escort them through pilot vehicles for safe, disciplined and uninterrupted traffic flow during extreme foggy and poor visibility conditions.

183. *Mr. Muhammad Akram: (Notice received on 16-06-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number of emergency centres set up on Motorways and National Highways in the country; and

(b) the detail of facilities available at those centres?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Motorway: Three motorway sections viz Lahore-Islamabad (M-2) Pindi Bhattian-Faisalabad (M-3) and Islamabad-Burhan (M-1) are currently operational. The responsibility for provision of emergency services on M-2 and M-3 has been entrusted to the Frontier Works Organization (FWO) and on M-1 to M/s Sarfraz Associates.

The three motorway sections are fully fenced/access controlled and the entry/exit facility is available only at the interchanges. Consequently, paramedical facilities, if any, available in the vicinity of the motorway are not directly accessible.

FWO has established a total of eighteen emergency centres at the interchanges as well as in their camps and M/s Sarfraz Associates one at Burhan Interchange. The list of these 19 centres is annexed.

National Highways: The national highways are not access controlled and pass through small/medium size towns as well as major population centres where health/medical centres or hospitals or other essential services including workshops for repair of vehicles are available. As such, special emergency services are not required and, therefore, presently no emergency centre of the type available on the motorways has been established on the national highways.

(b) Ambulances with medical staff are deployed for attending to any emergency situation and for provision of first aid at the accident site and evacuation of casualties to the nearest designated hospital.

The emergency centres also cater for provision of fire extinguishing and breakdown facility.

Mobile workshop services and emergency call booths at every second kilometer are also available on M-2 and M-3. Action for provision of call booths on M-1 section is in hand.

EMERGENCY CENTRES ON MOTORWAYS

S. No. Location (M-2)

1. Main River Ravi Tool Plaza (Lahore)
2. Old Main Tool Plaza (Sheikhupura)
3. Sheikhupura (FWO Camp)
4. Khanqah Dogran (FWO Camp)
5. Sukheki (Service Area both NB & SB)
6. Pindi Bhattian (Interchange)
7. Sial More (Service Area both NB & SB)
8. Kot Momin (Interchange)
9. Bhera (Service Area both NB & SB) and FWO Camp
10. Lillah (Interchange)
11. Sumbal (FWO Camp)
12. Kallar Kahar (Service Area both NB & SB)
13. Balkasar (FWO Camp & Interchange)
14. Chakri (Service area both NB & SB)
15. Thallian (FWO Camp)
16. Main Toll Plaza Islamabad

Location (M-3)

17. FWO Camp (New Karachi)
18. Chak Jhumra (FWO Camp)

Location (M-1)

19. Burhan Interchange

Legend: NB (Northbound) SB (Southbound)

184. *Mr. Muhammad ^kArkam: (Notice received on 18-06-05 at 09.00 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the details of projects of the National Highways Authority which commenced during the last five years; and*
- (b) *the details of the on going projects of the National Highways Authority and the time by which these will be completed?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) The requisite details (24 projects) are at Annex-I.

(b) The requisite details (50 projects) are at Annex-II.

Annex-I

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

NHA PROJECTS WHICH COMMENCED DURING THE LAST FIVE YEARS AND HAVE SINCE BEEN COMPLETED

QUESTION MOVED BY SENATOR MUHAMMAD AKRAM

S No	Project/Section	Cost (Rs in M)	Commencement	Completion
NATIONAL HIGHWAY (N-5)				
1.	Ghaggar Phattak O'H Bridge	41	Aug 02	Feb 04
2.	Baberlo-Pano Aquil (30 KM)	211	Aug 02	Sep 03
3.	New Bridge over River Sutlej BWP	219	Dec 02	Mar-05
4.	Rehab Lahore-Sahawal ECW (40 KM)	327	Mar 03	SC
5.	Rehab Sahawal-Multan ECW (50 KM)	387	Jun 03	Feb 05
6.	Rehab Bund Road Lahore (8 KM) (toll receipts)	569	Mar 00	Jun 02
RAWALPINDI URBAN AREA (N-5) (TOLL RECEIPTS)				
7	Qasim Market - Golra More (7 KM)	214	May 00	Jan 02
8	Golra More - M-2 1/2 change (3.7 KM)	95	May 00	Jan 02
9.	Pir Wadhai Roundabout	55	May 00	Jan 02
MAKRAN COASTAL HIGHWAY (N-10)				
10.	Lyari-Ormara-Pasni-Gwadar (535 KM)	10207	Jul 00	Dec 04

KARAKORAM HIGHWAY IMPROVEMENT (N-35)

11.	Thakot- Chillas (225 KM) and Chillas-Khunjerab (390 KM)	550	Mar 00	Dec 02
-----	---	-----	--------	--------

INDUS HIGHWAY (N-55)

12.	4 Chashma RBC Bridges	257	Feb 00	May 01
13.	Kohat Tunnel & Access Roads (30.63 KM)	5585	Aug 99	Jul 03

NATIONAL HIGHWAY (N-65)

14.	Dera Allahyar-Nuttal (60 KM)	729	Apr 00	Dec 03
-----	------------------------------	-----	--------	--------

NATIONAL HIGHWAY (N-65, QUETTA-SIBI SECTION)

15.	3 Bridges	34	Apr 00	Jun 02
16.	2 Bridges	41	Apr 00	Dec 01

NATIONAL HIGHWAY (N-70) (TOLL RECEIPTS)

17.	Rehab of Ghazi Ghat Bridge	71	Feb 01	Dec 01
-----	----------------------------	----	--------	--------

NATIONAL HIGHWAY (N-75)

18.	Bharakahu- Satta Mier ACW (5 KM)	90	Sep 99	May 01
-----	----------------------------------	----	--------	--------

ISLAMABAD-PESHAWAR MOTORWAY (M-1)

19.	Islamabad-Burhan (37 KM)	12740 *	Jan 03	Jun 04
20.	Rashakai-Charsadda (23 KM)	12740 *	Jan 03	Oct 04

* Note: This is cost of completion of M-1 balance works.

LAHORE-ISLAMABAD MOTORWAY (M-2)

21.	Faizpur	76	Aug 03	SC
22.	Sial More	62	Feb 04	SC

PINDI BHATTIAN-FAISALABAD MOTORWAY (M-3)

23.	M-3 Project (52 KM)	5635	Feb 02	Aug 03
-----	---------------------	------	--------	--------

KARACHI NORTHERN BYPASS (M-10)

24.	Section-II (25 KM)	665	Sep 02	Dec 04
-----	--------------------	-----	--------	--------

LEGENDS

ACW	Additional Carriageway
BWP	Bahawalpur
DCW	Dual Carriageway

DGK	Dera Ghazi Khan
DIK	Dera Ismail Khan
ECW	Existing Carriageway
I/Change	Interchange
O/H	Overhead
RBC	Right Bank Canal
Rehab	Rehabilitation
RYK	Rahimyar Khan
SC	Substantially Complete
TMP	Trinda Muhammad Panah

Annex-II

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

ONGOING PROJECTS QUESTION MOVED BY SENATOR MUHAMMAD AKRAM

S No	Project/Section	Cost (Rs in M)	Commencement	Completion
<u>NATIONAL HIGHWAY (N-5)</u>				
1.	RYK-TM Panah (80 KM)	3287	Mar 00	
2.	TMP-Zahirpir (45 KM.-Sec-I)	1310	Dec 02	Dec 05
3.	Zahirpir-BWP (45 KM, Sec-II)	1371	Dec 02	Dec 05
4.	Okara Bypass, 12.7 KM	518	Sep 03	Jun 05
5.	Rehab Lalamusa Gulyana Thochu Rai Bahadar ECW (22 KM)	48	Mar 04	Jun 05
6.	Rehab Taxila Tarnol ECW (10 KM)	170	Feb 03	Mar 05
7.	Rehab old Khairabad Bridge	50	Apr 04	Mar 06
8.	Nowshera Flyover	198	Mar 04	Sep 05
9.	Torkham-Jalalabad (75 KM)	1002	Feb 04	Sep 05
<u>NATIONAL HIGHWAY (N-15)</u>				
10.	Manshra-Naran (124 KM)	3118	Jun 97	SC
11.	Naran-Jhalkhad (40 KM)	992	May 02	Mar 05
<u>KARAKORAM HIGHWAY (N-35)</u>				
12.	Rehab of 5 Bridges	54 M RMH Year.	Jul 03	Jul 05

<u>NATIONAL HIGHWAY (N-45) LOWARI TUNNEL ACCESS ROADS</u>				
13.	Southern Portal (9 KM)	192	Apr 04	Jan 06
14.	Northern Portal (9 KM)	202	Apr 04	Jan 06

<u>NATIONAL HIGHWAY (N-45)</u>				
15.	Takhtbai - Shergarh DCW (13 KM)	139	Nov 04	Oct 05
16.	Jalala Bridge (Takhbai-Snergarn)	16	Mar 03	Jun 05
17.	Shergarh-Dargai DCW (15 KM)	126	Nov 04	Oct 05
18.	TOR Bridge (Shergarh-Dargai)	21	Nov 04	Aug 05
19.	Rehab Dargai-Chakdara (25 KM)	335	Feb 04	Jun 06
20.	Improvement and Widening Timargarah-Akhtgram (25 KM)	171	Oct 04	Apr 06

<u>NATIONAL HIGHWAY (N-50)</u>				
21.	DIK-Mughalkot (124 KM)	2238	Mar 00	Jun 05
22.	5 Bridges Zam Tower-Mughalkot	111	Dec 03	Jun 05

<u>INDUS HIGHWAY (N-55) REHAB DGK-RAJANPUR ECW (106 KM)</u>				
23.	Package-A (36 KM)	767	Jun 04	Feb 06
24.	Package-B (37 KM)	815	Jun 04	Feb 06
25.	Package-C (33 KM)	499	Jun 04	Feb 06

<u>INDUS HIGHWAY (N-55)</u>				
26.	Rehab DIKhan-Chashma RB Canal (14 KM)	153	Apr 04	Apr 05

<u>NATIONAL HIGHWAY (N-65)</u>				
27.	Nuttal-Sibi (86 KM)	717	Dec 01	Sep 05
28.	Jacobabad Bypass (27 KM)	461	Jun 03	Jun 05

<u>NATIONAL HIGHWAY (N-70)</u>				
29.	Khajuri-Bewata (68 KM)	1019	Jun 02	Mar 05
30.	Qila Saifullah-Loralai-Bewata Contract III-A1 (32 KM)	271	Feb 04	Aug 05
31.	Qila Saifullah-Loralai-Bewata Contract III-A2 (32 KM)	299	Dec 03	Aug 05

	<u>NATIONAL HIGHWAY (N-75)</u> *			
32.	Satra Mile-Lower Topa DCW (43 KM)	2400	Sep 99 Dec 04	Dec 06
	<u>ISLAMABAD-PESHAWAR MOTORWAY (M-1)</u>			
33.	Burhan-Rashakai and Charsadda-Peshawar	12740	Jan 03	Jan 07
	<u>LAHORE-ISLAMABAD MOTORWAY (M-2)</u>			
34.	Khanqah Dogran Interchange	135	Aug 04	Nov 05
	<u>GWADAR-KHUZDAR-RATODERO ROAD (M-8)</u>			
35.	Gwadar-Turbat Package-1A (57 KM)	1528	Sep 04	Sep 06
36.	Gawadar-Turbat Package-1B (64 KM)	1700	Sep 04	Sep 06
37.	Turbat-Hoshab Package-1IA (77 KM)	1932	Oct 04	Oct 06
38.	Khuzdar-Shahdadt Kot Sec-IV, Wangu Hill Reach (33 KM)	525	Apr 04	Apr 06
39.	Khuzdar-Shahdadt Kot Sec-IV, Package-III (50 KM)	1116	Oct 04	Oct 06
	<u>KARACHI NORTHERN BYPASS (M-10)</u>			
40.	Section-I (32KM)	1556	Apr 02	Jun 05
	<u>NATIONAL HIGHWAY IMPROVEMENT PROGRAM</u>			
41.	Hyderabad-Hala Contract 1 (48 KM, SB)	773	Oct 04	Oct 06
42.	Hala-Chanesar Bridge Contract-2A (52 KM, SB)	624	Sep 04	Sep 06
43.	Hala-Chanesar Bridge Contract-2B (48 KM, SB)	549	Sep 04	Sep 06
44.	Karachi-Hyderabad Contract-10 (48 KM, NB)	573	Oct 04	Oct 06
45.	Gujranwala-Kharian Contract 12-A (30 KM)	218	Jun 04	Sep 06
46.	Gujranwala-Kharian Contract 12-C (27 KM)	162	Jun 04	Sep 06

47.	Gujranwala-Kharian Contract 12-D (49 KM)	233	June 04	Jan 05
48.	Nowshera-Peshawar Contract-14 (68 KM)	512	Aug 04	Apr 06
OTHER PROJECTS				
49.	Lari Expressway (32 KM)	4892	May 02	Jun 06
50.	River Jhelum Bridge Azad Pattan	63	May 03	Feb 05

185. ***Prof. Ghafoor Ahmad :** (Notice received on 21-06-05 at 10.40 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

- the number of employees who contributed under EOBI during 2003 to 2005, indicating also the amount collected;*
- the amount paid to pensioners by EOBI during that period;*
- the amount invested and dividend earned by EOBI in that period?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: Year wise detail is as under:-

	<u>2003-04</u>	<u>2004-05</u>
(a) No. of employees who contributed	770,157	955,167
Amount collected	Rs.186.246 million	Rs. 232.813 million
(b) Amount paid to pensioners	Rs.1741.516 million	Rs. 1933.353 million
(c) Amount invested	Rs. 80,930.210 million	Rs. 96,204.900 million
Dividend earned	Rs. 11,927.272 million	Rs.14,955.774 million

186. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 21-06-05 at 10.40 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

- (a) *the time by which motorway from Rawalpindi to Peshawar (M-1) is likely to be completed; and*
- (b) *the estimated cost of construction of the said motorway?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) M-I project shall be completed as per the contracted schedule viz. January 13, 2007.

(b) Contract for completion of the ongoing balance works of M-I project has been awarded at a cost of Rs. 11.87. Billion.

187. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 06-07-05 at 10.15 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the number of post graduate degrees referred to Higher Education Commission (HEC) in respect of Government Servants for verification during the period from 1st November, 2004 to 31st March, 2005; and*
- (b) *the names of those employees and their departments whose degrees were found fake/invalid?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Nil. No query regarding verification of postgraduate degrees was referred to the Higher Education Commission (HEC) in respect of any Government Servant during the period from 1st November, 2004 to 31st March, 2005.

(b) Nil. Not applicable.

188. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 11-07-05 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the criteria laid down for promotion to B-20 of principals and teachers of the institutions under the control of Federal Directorate of Education;*
- (b) *whether it is a fact that some senior teachers have been ignored while making appointments/promotions to B-20; and*
- (c) *the number and names of principals and Senior teachers superseded during the last two years indicating also the reasons for supersession in each case?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) (i) Criteria for promotion to B-20 posts is as under:—

Officers eligible	Condition of eligibility
Principal (BPS-19)	17 years service in B-17 and above or 12 years service in BPS-18 and above in case of initial recruitment in BPS-18 or 05 years service in BPS-19 in case of initial recruitment in BPS-19.

Seniority is also kept in view but is not the sole factor for promotion.

(ii) All posts in BS-19 and above are selection posts. Accordingly, each vacancy in BS-20 is required to be placed before the Central Selection Board so as to make selection of the best officers on the basis of excellence and comparative merit.

(iii) Cases of principals and teachers of the institutions under the control of Federal Directorate of Education are dealt with according to above noted criteria.

(b) Yes, it is a fact that some senior teachers have been superseded on the recommendations of CSB while making promotion to B-20.

(c) The requisite informtion is Annexed.

S. No.	Name and Designation	Date of Meeting	*Reasons
MALE			
1.	Aftab Ahmed Malik Principal	30-08-2003 01-11-2004	He was superseded twice on the grounds that his overall score of 59 and 60 respectively was short of the minimum threshold of 70.
2.	Allah Ditta Kamal Principal	01-11-2004	Central Selection Board observed as under: Although he met the minimum threshold, his performance did not meet the criteria of excellence and comparative merit.
3.	Nazir Ahmed Shaheen Principal	01-11-2004	He was superseded on the ground that his overall score of 65 was short of the minimum threshold of 70.
4.	Ch. Abdul Ghafoor Principal	01-11-2004	He was superseded on the grounds that his overall score of 68 was short of the minimum threshold of 70.
FEMALE			
5.	Mrs. Ghazala Khatoon Principal	03-07-2003	Her overall score of 68 was short of the minimum threshold of 70.
6.	Mrs. Shams Sikandar Principal	03-07-2003	Her overall score of 65 was short of the minimum threshold of 70.
7.	Mrs. Shamim Akhtar Aziz Principal	03-07-2003	Her overall score of 68 was short of the minimum threshold of 70.
8.	Mrs. Mussarat Jehan Principal	03-07-2003	Her overall score of 65 was short of the minimum threshold of 70.
9.	Mrs. Hameeda Mirza Principal	03-07-2003	Her Quality and Output (Q & OP) score of 69 was short of the minimum threshold of 70.
10.	Mrs. Shagufta Razzaq Principal	03-07-2003	Her Quality and Output (Q&OP) score of 66 was short of the minimum threshold of 70.

*Reasons have been taken from the proceedings of Central Selection Board (CSB).

189. *Dr. Kauser Firdaus : (Notice received on 15-07-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state:

(a) *the steps taken by the Government for provision of transport facilities to the working women from residence to place of duty; and*

(b) *the amount allocated for the said purpose in the current budget?*

Mrs. Nilofar Bakhtiar: (a) During the current financial year the Ministry of Women Development (MoWD) will provide two buses for pick and drop facility to the female students/teachers of various educational institutions and one ambulance for MCH centre.

MoWD will also provide pick and drop facility to the working women in the Ministry during the current financial year 2005-06. For this MoWD would purchase 02 coasters during the current financial year.

(b) Rs. 11.653 million have been allocated for the said purpose in the current budget.

190. *Dr. Kauser Firdaus : (Notice received on 15-07-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish homes for destitute females in the country, if so, its details?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: At present the Ministry of Women Development does not have any proposal to establish homes for destitute females in the country. However, MoWD does have 02 Shelter Homes at Islamabad and Lahore Crisis Centres for Women in Distress.

191. *Dr. Kauser Firdaus : (Notice received on 15-07-2005 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Women Development be pleased to state whether any survey has been conducted to ascertain information about cases of harassment and other problems of working women, if so, its details?

Mrs. Nilofar Bakhtiar: No. So far the Ministry of Women Development has not conducted any survey to ascertain information about the cases of harrasment and other problems of working women. However the research wing of MoWD would be conducting such a survey in future.

192. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour :** (Notice received on 15-08-2005 at 12.20 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state whether it is a fact that Port Qasim Authority, Karachi, has recently sold some land to defence housing society, if so, the rate at which the same was sold indicating also the extent of land sold?

Reply not received.

192-A. ***Dr. Muhammad Said :** (Notice received on 05-09-2005 at 10.00 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the distribution of seats in various disciplines, in the National College of Arts, for the session 2006?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Distribution of seats in various disciplines, in the National College of Arts, for the session 2006 is as under:—

(A) Lahore Campus:—

S. No.	Discipline	No. of seats
1.	Architecture	48
2.	Fine Arts	43
3.	Musicology	19
4.	Communication Design	21
5.	Textile Design	16
6.	Product Design	07
7.	Ceramics Design	04
8.	Film and T.V.	16
Total:		174

(B) Rawalpindi Campus

S. No.	Discipline	No. of seats
1.	Architecture	20
2.	Fine Arts	20
	Total:	40

192-B. *Mr. Sajid Mir: (Notice received on 05-09-2005 at 12.40 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the name, qualifications and domicile of the Director General in the Federal Directorate of Education; and*
- (b) *whether the incumbent is a permanent employee or on contract; and*
- (c) *if he is on contract, since when he has been so?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) The name, qualifications and domicile of the Director General, Federal Directorate of Education is as under:—

Name	Brig. (R) Maqsd Ul Hassan
Qualification	Master's Degree from Quaid-e-Azam University, Islamabad.
Domicile	Punjab (Rawalpindi)

(b) On contract.

(c) Since July 23, 2000.

“UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES”

for Wednesday, the 21st September, 2005

45. **Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 22-02-05 at 11.15 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

- (a) *the amount spent under Food Support Scheme since 2000 to February, 2005 in District Sanghar, Sindh;*
- (b) *the number of persons who benefitted out of the above scheme;*
- (c) *whether it is a fact that some cases of corruption were registered against the officials of the Baitul Mall during the last five years in district Sanghar regarding the Food Support Programme; If so their details?*

Mrs. Zobaidda Jalal: (a) An amount of Rs. 163.440 (m) has been disbursed under Food Support Programme since 2000 to February 2005 in district Sanghar Sindh as per following details;

Financial Years	Amount (Million)	No. of Beneficiaries
2000-2001	16.500	16500
2001-2002	16.370	16370
2002-2003	41.892	13964
2003-2004	48.401	18000
2004-2005	40.277	16782
Total	163.440	81616

(b) The number of persons who benefitted out of the above scheme is 81616.

(c) No case of corruption has been registered against any official of the Bait-ul-Mal during last five years in district Sanghar regarding the Food Support Programme.

46. **Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 23-05-2005 at 12.05 p.m.

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) *the details of the NHA plots leased out from Tarnol to Rawat, District Rawalpindi indicating also the names and addresses of the lessee, date of lease and the yearly rent of the same ; and*

(b) *the details of NHA plots in that area to be leased out?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) A total of 31 plots have been leased out from Tarnol to Rawat, District Rawalpindi by NHA on National Highway (N-5). The relevant details are given in the **Annex**.

(b) No such detail is available as the process of fresh leases is currently suspended.

**DETAILS OF LAND LEASED OUT BY NHA
FOR CNG / PETROL PUMPS
AT NATIONAL HIGHWAYS**

S. No	Site and Location of land	Concerned Regional Office	Names of person(s) to whom Allotted	Addresses	Purpose	Period of Lease	Amount of lease per annum	Criteria/procedure adopted for Allotment	Status of Project	Signing Date
1	(3) Kanak, 6 Marlas) Km 158/69, Khan No. 631, Village Saral Khola, Talab.	Lahore	M/s Fuel Autos (Dr. S. M. Bhutta)	Plot No. 300, Street No. 04, Industrial Area -19, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	185,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	14/05/2003
2	(1) Kanal, 13 Marlas) Km 1534-1535 (NB), near UNO office, Opp. Ayub Park	Lahore	M/s Shaheen Gas/M/s Alam Station (Mr. Farhan Qureshi)	Gas/M/s Shaheen Alam Station Pavedashi Rawalpindi.	CNG Station	Thirty years	264,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	All NOCs complete except the final NOC	14/05/2003
3	(1) Kanal, 13 Marlas) Km 1542-1543 (SB) near Motren Motors Filling Station, Charing Cross	Lahore	M/s Noor Jehan	Block No. 15, Shop No. 05, 1 & T Center, Jector G-9/4, Islamabad.	CNG Station	Thirty years	911,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	14/05/2003
4	(3) Kanak, 13 Marlas) Near Galana Chowk, Gujjar Khan	Lahore	M/s Mawesh Khan	House No. 407, St. No. 43, G-9/1, Islamabad.	Filling Station	Thirty years	215,750	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	All NOCs complete except the final NOC	19/07/2003
5	(3) Kanak, 13 Marlas) Km 1502-300 (SB), Jhang	Lahore	M/s M. S. Qureshi	House No. 1134, St. No. 41, G-10/4, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	215,550	20% as bid offer	NOCs under process	14/05/2003
6	(5) Kanak, 18 Marlas) Km 1521-1522 (SB), Kharsa No. 417/411862, Rawat	Lahore	M/s Nadeem Anwar	Block B/32, Satellite Town, Rawalpindi.	Filing / CNG Station	Thirty years	166,250	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	21/05/2003
7	(1) Kanal, 5 Marlas) Km 1547-600, Kharsa No. 689, Village Nozay	Lahore	M/s Muehtan Ahmed	Block No. 15, Flat No. 2, A-1 & T Center, G-9/4, Islamabad.	CNG Station	Thirty years	545,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	14/05/2003
8	(2) Kanak, 19 Marlas) Near Kasewai Road, Gujjar Khan	Lahore	M/s Taj Filling Station (Gujar Khan) (Mr. Khalid Mehmoed Qureshi)	M/s Taj International Office No. 6, Mezzanine Floor, Zakia Plaza, Fazal e-Haq Road, Blue Area, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	182,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO	NOCs under process	19/06/2003
9	(4) Kanak, 8 Marlas) Near Soyee Factory Gate, Kri, 1546-1547	Lahore	M/s Najeeb (Khanmor Mills)	House No. 225, St. No. 33, F-10/1, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	130,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	27/09/2003
10	(4) Kanak, 2 Marlas) Kharsa No. 1508, Village Jhengi Sayeedan, Dist. Islamabad	Lahore	M/s Najeeb Akhtar (Jhang Sayeedan)	House No. 225, St. No. 33, F-10/1, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	127,500	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	27/09/2003
11	(1) Kanal, 6 Marlas) Km 1531-500 near Toyota Rawal Motors	Lahore	M/s Chaudhary Mohammad Anwar	Shaheen Gas Station Main, Pinedhar Road, Rawalpindi.	Filing / CNG Station	Thirty years	306,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	06/09/03
12	(1) Kanal, 13 Marlas) Opposite Gammon House on N-5	Lahore	M/s Sardar Muftik & Ayub Afidi	M/s Northern Tube Works East premises, Tube Works Road, Heelani Chrit Dist. Abbottabad	Filing / CNG Station	Thirty years	713,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever ever is higher.	NOCs under process	24/12/2003

S. No	Size and Location of land	Conserved Regional Office	Name of person(s) to whom Allotted	Addresses	Purpose	Period of Lease	Amount of lease per annum	Criteria/procedure adopted for Allotment	Status of Project	Signing Date
13	(1 Kanal, 2 Marlas) Km 1542, In front of Shell Petrol Pump, Rawalpindi, SBC.	Lahore	Mrs Shafiqat Khan	House No. 07, Old G.A. Street, No. 28, F-7/2, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	482,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	Completed under process	30/12/2003
14	(2 Kanals, 19 Marlas) Near Kohnoor Mills, Km 1546-800, NBC	Lahore	Mrs Tariq Butt	House No. 436, St. 05, Gufrat Four, Rawalpindi.	Filing / Restaurant	Thirty years	51,250	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO for Filling Station and 5% for Restaurant or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	18/12/2003
15	(2 Kanals, 1 Marlas) Km 1543-840, near Peashawar, Opp: Honda Pet Shop	Lahore	Mrs Mohammad Khan	House No. 285, St. No. 14, F-10/2, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	307,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	03/01/04
16	(3 Kanals) Near Chaudhry Ghouse SBC, in front of Shell Petrol Pump	Lahore	Mrs Faleen (Mrs. Yousaf Ali)	CNG-41 Near Road, Westridge-II, Rawalpindi.	CNG Station	Thirty years	860,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	09/10/03
17	(1 Kanal, 5 Marlas) Near Helix Workshop, Gaira More, Peashawar Road, District Rawalpindi, Km. 1548-000 (South Bound Camargueway), N-5	Lahore	Mrs Araf Javed (Helias)	Forests Hotel, Block 5/C, F-10 Markaz, Islamabad	Filing / CNG Station	Thirty years	51,250	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	30/12/2003
18	(2 Kanals, 1 Marlas) Km 1539, near Bound Camargueway, near PSO Park Autos Filling Station, Rawalpindi, N-5	Lahore	Mrs Mohammad Khan	House No. 307, St. No. 05, G-8/2, Islamabad	Filing / CNG Station	Thirty years	536,600	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	09/12/03
19	(2 Kanals, 4 Marlas) Near Snipes Factory, Koginoor Mills, Km. 1547-330	Lahore	Mrs Ishaq Hussain	House No. 315-B, St. No. 02, Lane No. 04, Peashawar	Filing / CNG Station	Thirty years	175,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	09/12/03
20	(1 Kanal, 16 Marlas) Km 1553-100, (100m section), Tando Pratik, Rawalpindi	Lahore	Mrs Brothers United (Syed Haidar Akbar) (Syed Haidar Akbar)	Abdullah Rehman Road, near Sultan Foundation, Islamabad.	Filing Station	Thirty years	65,625	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	27/10/2003
21	(3 Kanals, 16 Marlas) Khatri No. 2183, Gujar Khan	Lahore	Mrs Mohammad Raza, Ali Ch.	M/1200, New Amerpura, Rawalpindi.	Filing / CNG Station	Thirty years	117,500	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	02/12/03
22	(2 Kanals, 19 Marlas) Km 1549-100, Jhang Sayyedan	Lahore	Mrs Maj. Taj Anjum	Chor Chowk, Rawalpindi	Filing / CNG Station	Thirty years	93,750	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	09/12/03
23	(3 Kanals, 4 Marlas) Khatri No. 722, 680/1, near Bhal Khan, Gujar Khan	Lahore	Mrs Raza Mahmood	Raza Advocate Tehsil Court, Sohawa	Filing / CNG Station	Thirty years	75,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, whichever is higher.	NOCs under process	18/12/2003

S. No	Site and Location of land	Consent/ Regional Office	Name of person(s) to whom Allotted	Address	Purpose	Period of Lease	Amount of lease per annum	Criteria/procedure adopted for Allotment	Status of Project	Signing Date
24	(5 Kanals) Jhangi Sayeedan, NBC	Lahore	Mrs. Luqat Ali (Jhang Sayeedan)	16 Main Plaza, The Mall, Rawalpindi.	Filing / CNG Station	Thirty years		As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	Completed under process	27/10/2003
25	(1 Kanal, 11 Maras) Km 1549+000, near Gola Mora, NBC	Lahore	Mrs. Mai Baqar Ahmed	House No. 50, 238, Aslam IX, Zarr Shehzed Road, Lahore Cant.	Filing / CNG Station	Thirty years	58,750	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	15/10/2003
26	(2 Kanals, 4 Maras) Khars No. 1500, Village Jhang Sayeedan, Dist. Islamabad	Lahore	Mrs. Muhammad Sharif Khan	Village and P.O. Shehzed, Faisal and District Jhang.	Filing / CNG Station	Thirty years	75,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	13/02/2004
27	(11 Maras) Khars No. 1508, Km 1534+100, SSC	Lahore	Mrs. Muhammad Naeem Khan	House No. 504, St. No. 6, G-1/1, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	131,617	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	25/02/2004
28	(02 Kanals 19 Maras) Km 1553+400, Jhang Sayeedan	Lahore	Mrs. Malik Sorial Khan	House No. 179, St. No. 10, F-10/2, Islamabad.	Filing Station	Thirty years	93,750	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	25/03/04
29	(4 Kanals 12 Maras) Km 1552+300	Lahore	Mrs. Ch. Naveed Zameer	Plot No. 08, Small Petrol Pump, G-10, Maraz, Islamabad.	Filing Station	Thirty years	135,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	09/04/04
30	(3 Kanals, 14 Maras) near Police Station Mandra, Qajar Khan	Lahore	Mrs. Rameen Associates (Mr. Muhammad Rizwan, F-9/1, Shutt)	House No. 01, St. No. 39, F-9/1, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	112,500	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	29/04/04
31	(1 Kanal, 11 Maras) Km 1543+000, SSC, Rawalpindi	Lahore	Mrs. Say Petroleum (Ch. Jamil Ahmed)	House No. 47, St. No. 37, F-6/1, Islamabad.	Filing / CNG Station	Thirty years	871,000	As per SOP 7% value of the land notified by the DCO or Rs. 25,000/- per Kanal rent, which ever is higher.	NOCs under process	11/05/04
Total							8,123,644			

47. **Mr. Muhammad Akram:** (Notice received on 18-06-05 at 9.00 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

- (a) *the names of the private universities in Islamabad;*
- (b) *the details of Bachelor and Master degree courses being offered in the said universities; and*
- (c) *the names of degrees of the said universities which are recognized by the Government?*

Lt. Gen.(Retd.) Javed Ashraf: (a) The following private universities have been chartered by the Federal Government to operate in Islamabad:

- (i) National University of Computer & Emerging Science (FAST), Islamabad established under Ordinance # XXIII of 2000 dated 01-07-2000;
 - (ii) Foundation University (FU), Islamabad established under Ordinance # LXXXVIII of 2002 dated 25-10-2002; and
 - (iii) Riphah International University (RIU), Islamabad established under Ordinance # LXXVI of 2002 dated 16-10-2002.
- (b) Following Bachelors/Masters degrees are offered:

National University of Computer and Emerging Science (FAST), Islamabad.

- (i) Bachelor of Business Administration (4-years courses);
- (ii) B.S. (Computer Science);
- (iii) B.S. (Computer Engineering); and
- (iv) B.S. (Telecommunication Engineering).

Foundation University, Islamabad

- (i) Bachelor of Business Administration;
- (ii) Bachelor of Computer Science;
- (iii) B.S. (Software Engineering);

- (iv) B.S. (Telecommunication Engineering);
- (v) MBBS; and
- (vi) B.Ed.

Rephah International University (RIU), Islamabad

- (i) B.S. (Software Engineering);
- (ii) B.S. (Computer Science);
- (iii) B.S. (Information Technology);
- (iv) B.S. (Electrical Engineering with specialization in Computer/Communication/Bio-medical/Electronics), MBBS;
- (v) BDS; and
- (vi) B.Pharm/Pharm.D.
- (c) All degrees awarded by Chartered Universities are recognized by the Higher Education Commission/Government of Pakistan.

48. **Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 09-07-2005)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

- (a) *the criteria and distribution system of Baitul Mall in the country;*
- (b) *the number of institutions established and financed from the Baitul Mall fund; and*
- (c) *the number of persons rehabilitated from that fund from 2001 to 2005?*

Mrs. Zobaida Jalal: (a) The eligibility criteria for seeking financial/medical assistance from Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) is as under:—

Eligible

- Assistance is provided to the needy individuals on first come first serve basis having no support or source of income in following order of priority:—

- * Individual with major ailments/disability;

- * Students with proven and consistent track record of academic achievement;
- * Widows with dependent children;
- * Invalid with dependent children;
- * Infirm (Senior citizens above 65);
- * Poorest of the poor who are willing to go for rehabilitation within three months;
- * Orphans;
- * Destitute;
- * Victims of unpredictable circumstances;

The procedure adopted by PBM to provide financial assistance to deserving beneficiaries alongwith eligibility criteria under these programmes is as under:—

(a) Food Support Programme (FSP)

Beneficiaries are identified and approved by the District Food Support Steering Committee headed by District Nazim with 8 members including a representative from minorities and a woman member (to be nominated by DFSSC). The present strength of FSP beneficiaries were registered in year 2000.

(b) Individual Financial Assistant (IFA)

Application for financial assistance are received alongwith new computerized National Identity Card (CNIC) of the applicant through any source. These are duly investigated by the Investigation Officer in the Provincial/Regional Offices or by the concerned District Incharge of PBM in the District. On completion of verification, the application is processed at PBM Head Office or concerned Provincial/Regional Office. The amount of financial assistance is then finally assessed and recommended by concerned Director/Deputy Director for approval by the sanctioning authority.

(b) The institutions established and financed through PBM are:

(i) National Centres for Rehabilitation of Child Labour.

(ii) Vocational/Dastkari Schools

(i) (NCRCL) These have been established countrywide since 1995. The current strength of such centres is 101. The number of enrolled students IS 11040 and 4254 have passed out so far.

(ii) Vocational/Dastkari School (VDS) These have been established throughout the country since 1995. Current strength of the schools is 74. The number of enrolled students IS 4606 and 8850 have passed out so far.

(c) Currently PBM is addressing about 20,000 deserving beneficiaries throughout the country.

The amount disbursed under Individual Financial Assistance since 2001-2002 to 30-6-2005 is as under:—

<u>Year</u>	<u>No. of Beneficiaries</u>	<u>Total Amount Rs.</u>
2001-2002	5951	35,357,237
2002-2003	14878	12,8294,148
2003-2004	21230	222,005,778
2004-2005	30043	348,319,657
Grand Total:	72102	733,976,820

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، پروفیسر محمد سعید صدیقی گزشتہ ۲۱ ویں اجلاس کے دوران مورخہ ۲۰ جون سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ سے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔
(رخصت منظور فرمائی گئی)

جناب چیئرمین، مسز ممتاز بی بی نے اپنی بھتیجی کی وفات کی وجہ سے مورخہ ۲۱ تا ۲۳ ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور فرمائی گئی)

Mr. Chairman: And our condolences also and I am sure all of our colleagues here join us in recording a condolence.

راجہ صاحب! یہ convey بھی کر دینا۔ اس کے بعد دعا بھی کر دیں گے۔

جناب چیئرمین، جناب نعیم حسین چٹھہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 13 تا 16 ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب نثار اے میمن ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب رضا محمد رضا نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 تا 21 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، نواب محمد ایاز خان جوگیزنی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 19

ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد سرور خان کاکڑ نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 اور 21 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب ظفر اقبال چوہدری نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 19 تا 22 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب محمد اسلم بیدی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 15 تا 19 ستمبر اجلاس میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب الیاس احمد بلور نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 19 تا 23 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب امان اللہ کمرانی نے بیٹے کی بیماری کے باعث مورخہ 15 ستمبر تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

ہماری دعائیں بھی ان کے بیٹے کی recovery کے لئے ان کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین، جناب محمد اسحاق ڈار گزشتہ 21 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 15 اور 20 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب بابر خان غوری نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں۔ اس لئے وہ آج مورخہ 21 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جناب عمر ایوب خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کے باعث آج مورخہ 21 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ Do you want to take the Points of Order now or you want

to do with the business, to lay the business.

(Interruption)

ایک معزز رکن، جناب والا! Adjournment Motions بھی ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میرا خیال ہے کہ انہیں Points of order کے بعد لے

لیجئے۔

جناب چیئرمین، کچھ business lay کرنے والا ہے۔ کیا آپ یہ پہلے نہیں کرنا

چاہتے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ بھی کر لیتے ہیں لیکن پہلے Points of Order لے لیتے

ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے، پہلے Points of Order لے لیتے ہیں۔

POINT OF ORDER

RE: SUPPLY OF CONTAMINATED WATER IN KARACHI

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ بات ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کراچی میں پچھلے آٹھ یا دس دنوں سے

contaminated پانی کی وجہ سے چھوٹے بچوں اور کراچی کے شہریوں کی اموات ہو رہی ہیں اور آج یہ figure 15 سے اوپر پہنچ گیا ہے۔ ان اموات میں دو، تین، چار اور پانچ سال کے بچے اور بچیاں شامل ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ غالباً یہ صورت حال صوبائی حکومت کی priority No. 0 پر ہے اور صوبائی حکومت اور Water Board, Karachi نے بھی اس سلسلے میں کوئی راست اقدام نہیں اٹھایا ہے۔

جناب والا! مجھے یہ بات بھی بڑے افسوس کے ساتھ کہنی پڑتی ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے بھی اس جانب کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ یہاں میں سینیٹ کے floor پر اس بات کو record پر لاؤں گا کہ صرف ایک سینیٹر ہی تھے جن کا نام بخار میمن ہے، وہ وہاں گئے تھے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی نہیں گیا۔ وزیر اعظم کراچی میں دو یا تین دن رہے لیکن انہوں نے اس بات کو مناسب نہیں سمجھا کہ وہ وہاں متعلقہ ہسپتال جاتے، متعلقہ علاقے کا دورہ کرتے یا کسی قسم کی امداد کا اعلان کرتے۔ وفاقی حکومت اور بالخصوص صوبائی حکومت کی اس apathy کو دیکھتے ہوئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب ہوگا کہ میں آپ کے توسط سے Leader of the House سے درخواست کروں گا کہ وہ اگر اس بات پر رضامند ہوں تو جو سینیٹ کا ایک Relief Fund ہے اس میں سے تھوڑی سی رقم ان لوگوں کی دواؤں اور انہیں وہاں پر صاف پانی فراہم کرنے کے لئے استعمال کی جاسکے۔

جناب چیئرمین، وسیم صاحب۔

سینیٹر وسیم سجاد (قائد ایوان)، جناب! میرا خیال ہے جہاں تک انہوں نے حکومت کی apathy اور response کے متعلق بات کی ہے تو اس کا جواب Minister for Health دیں گے لیکن جہاں تک سینیٹ کے فنڈ کا تعلق ہے تو مجھے یقین ہے کہ تمام سینیٹرز کی رضا اس میں شامل ہوگی کیونکہ یہ انسانی ہمدردی کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں سینیٹرز کی جانب سے یہ ان کے ساتھ اظہار ہمدردی ہوگی کہ جو بچے وہاں پر بیمار ہیں یا اگر دوائیوں کی ضرورت ہے تو اس فنڈ میں سے کچھ رقم دے دیں۔ میں نے اور رضا صاحب نے پہلے بھی اس پر discussion کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ کم از کم ہمیں treasury benches کی جانب سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

وہ فٹہ موجود ہے اس میں سے کچھ رقم اس مقصد کے لئے بھیج دی جائے۔

جناب چیئرمین، جی نثار میمن صاحب۔

سینیئر نثار اے میمن، جناب چیئرمین! میں قائد حزب اختلاف کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس چیز کو recognize کیا۔ میں وہاں پر گیا تھا اور میں نے Monday کو اپنی تقریر میں بھی یہی کہا تھا کہ میں جب وہاں گیا تو میں صرف نثار کی حیثیت سے نہیں گیا تھا، پاکستان مسلم لیگ کی حیثیت سے نہیں گیا تھا، میں سینیٹ کی طرف سے گیا تھا۔ سینیٹر کی حیثیت سے گیا تھا، الحمد للہ میں نے وہاں پر represent کیا۔ سیکرٹریٹ کی طرف سے ابھی آیا ہے کہ میں نے جو مٹھی کی تھی وہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے نہیں تھی وہ قومی مصروفیت تھی۔ مجھے جب پتا چلا تو میں انسانی ہمدردی کے ساتھ گیا تھا۔ اگر وہ ریکارڈ ٹھیک ہو جائے اور اس کو amend کر لیں۔

جناب چیئرمین، ریکارڈ صحیح کر دیا جائے۔

سینیئر نثار اے میمن، دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ میں وہاں پر گیا تھا۔ میں اس چیز کی وضاحت اس دن اپنی deliberations میں کر چکا ہوں کہ وہاں پر کسی قسم کی دوائیوں کی کمی مجھے نظر نہیں آئی۔ جہاں تک ہسپتال کا تعلق ہے وہاں پر سب کو دوائیاں مل رہی تھیں۔ وہاں پر پینے کا پانی ہسپتال کے اندر ان کو mineral water نہیں دیا جا رہا تھا جس کے لئے میں نے ذاتی طور پر وہاں پر جہاں میں گیا تھا قہوراً سا انتظام کیا ہے۔ میرے خیال میں صرف اس کو اگر ہم بیٹھ کر دیکھ لیں۔ قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کی میں مدد کر سکتا ہوں کہ ان کو کیا چیز دی جانی چاہیے کیونکہ حکومت نے وہاں پر خاطر خواہ انتظام کیا تھا جس کی میں نے وضاحت کی تھی۔ جو نہیں ہوا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہسپتالوں میں پہنچ نہیں سکے اس کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ شکریہ۔

سینیئر وسیم سجاد، مقصد تو یہ ہے کہ سینیٹ کی جانب سے ان لوگوں کی مدد کرنی ہے تو ان کو بھی اس میں شامل کر دیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے کہ جواب ان کا سن لیں۔

سینیئر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب چیئرمین! ہمیں دیکھنا یہ چاہیے کہ یہ صورتحال پیدا کیوں ہوئی ہے؟ ٹھیک ہے mineral water بھی دے دیں لیکن میرا خیال ہے یہ وقتی remedies ہیں کہ بخار والے کو ٹھنڈے پانی سے نہلا کر بخار ٹھیک کر دیں۔ میری گزارش ہے کہ جو اصل وجہ ہے اس پر ضرور توجہ دی جائے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، جی نصیر صاحب۔

Mr. Muhammad Nasir Khan (Minister for Health): Mr. Chairman, thank you very much. I think as the Honourable Senator has said it is extremely important subject. It is a very unfortunate incident even one life is respected in our religion and every life we should strive to save. The unfortunate incident in Karachi, as the honourable Member has said the apathy of the government. I would like to assure the honourable Senators that the government is alive to the situation and is absolutely no way that the government can be asleep when a person or a child loses his life, we all are concerned, they are children whether they are in Karachi or whether they are in Lahore or whether they are in the Frontier. The biggest problem is, the honourable Senator has said is very true, it was the contaminated water which combines with the fresh water supply and that is exactly what happened. Unfortunately, nine lives were lost in that and the contamination is very very severe. The hospitals and the curative side comes later on and there were no shortages of medicines on the curative side but for the unfortunate incident primarily the cause was the contaminated water. This is the first topic of today's Cabinet meeting. We discussed this for about nearly an hour and the Prime

Minister was very very much concerned. The Cabinet took a decision that action should be taken against the persons who are responsible for this. But unfortunately, this is the huge task. Unfortunately, over the years the investment in the water supply and the sewerage has never been there in the contamination of water, there is human waste, there is industrial waste, there is animal waste and the civic sense itself of our nation is very very poor. Now the results are coming in. All the water that comes from the drainage and human waste goes into the land and even the fresh water is contaminated. Even the way tubewells work, for example at a certain depth of 100 meters, even that is contaminated. Hence even the water supply that is coming out in some areas is extremely contaminated. We published a report today of the water situation in whole of the nation and unfortunately it is very very severe. This is for the first time that the government has taken an action. This was also primarily, I will also primarily concede with the honourable Senators, this started six weeks ago when there were six cases from Sindh when the Hepatitis brokeout. I told in the Cabinet at that time that Mr. Prime Minister even if we build 1000 hospitals we can not treat them because you got to know why this is happening and unless we rectify the situation of the water, we can not go further. This is for the first time that at that particular time we came out with the safe water drinking plan of 3 billion rupees. The purification plants and the filtration plants programmes started. From then todate, I think we have put 32 filtration plants all over the country and idea is that every District Council will

have a filtration plant. This project now has been enhanced both by the President and the Prime Minister to 10 billion rupees, I from the health department came out with 2.59 billion programme for Hepatitis control. So, the government is alive and this was the honourable Senator Mr. Nisar Ahmed who brought it up day before yesterday. It was very unfortunate that the honourable member was not here. They had walked out otherwise there was a huge debate on this primarily for nearly about two hours. We also answered a lot of questions. I just want to assure the House irrespective of being there or here, the government and the people are one among the same and government will never, never show apathy to any person that loses his life.

Mr. Chairman: Yes.

Senator Mian Raza Rabbani: I am grateful for the enlightenment given by the honourable Minister and in particular about the grave concern that the Prime Minister has shown today sitting in the cushy corridors of power in Islamabad but it is a matter of fact that he was in the city of Karachi when this incident took place for two days. It is also a matter of fact that he could find time to go and check the beautification of Clifton but he did not have time and did not think it appropriate enough to go to Landhi which is a *Basti* of the working classes or he did not have time to go to the hospitals where these small children were dying due to the apathy of the government.

جناب چیئر مین، Point of order اسی پر ہے یا کوئی اور ہے مہم خان صاحب۔

ابھی پانی کا معاملہ انہوں نے بتا دیا ہے۔ I think let's move on to something else.

سینیٹر مہیم خان بلوچ، اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ میں بالکل مانتا ہوں کہ یقینی طور پر کراچی میں پانی کے مسئلے پر جو بات ہے، کراچی شہر پورے پاکستان کے چاروں صوبوں کا شہر ہے اور اس کی سب سے بڑی آبادی ہے۔ اس کے مسائل صرف کراچی کے عوام کے نہیں ہیں بلکہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ کراچی جناح ہسپتال کا جو پورشن NICVD ہے اس کے سربراہ اظہر فاروقی صاحب ہیں۔ یقینی طور پر وہ autonomous body ہے۔ پچھلے ہفتے میں وہاں گیا تو میں نے محسوس کیا کہ اظہر فاروقی صاحب ادھر ادھر سے امداد حاصل کر کے اس کو چلا رہے ہیں لیکن ہماری مرکزی حکومت کی جانب سے Ministry کی جانب سے اس پر کوئی دھیان نہیں ہے۔ لہذا میں وزیر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ اظہر فاروقی صاحب کو اپنے ہاں بلائیں یا وہاں جا کر مسائل کو دیکھیں، وہاں کے مسائل کو حل کرنا نہ صرف کراچی کے عوام کے لئے بلکہ پورے پاکستان کے عوام کے لئے ضروری ہے۔

جناب چیئرمین، E.D کو، باقاعدہ گورنمنٹ کا بجٹ ہوتا ہے، implement کرتے

ہیں۔

سینیٹر مہیم خان بلوچ، جناب! وہ انتہائی کم ہے۔ میں نے وہاں محسوس کیا ہے۔

جناب محمد نصیر خان، انہوں نے جو بات کی تو انشاء اللہ یہ جو recommendation

دیں گے we will look into it and will try to do whatever we can.

Mr. Chairman, there is another thing that I just wanted to say if I have your permission. In the last sitting, a thing brought up by the honourable Senator Mr. Kamran Murtaza and Mrs. Kamran Murtaza to their visit to PIMS. If you allow me I would just like to put the report because the Chairman had said to present the report in the next sitting. The honourable Senator Mr. Kamran Murtaza is a wonderful man, I know him personally and he is a very fine gentleman. He went to PIMS and

unfortunately we were here, we did not know but that Chairman had said at that time that Mr. Kamran Murtaza was in PIMS and nobody was there to look after him. I later found out and also talked to the ED, PIMS there and to the honourable Senator, there was a kind of misunderstanding unfortunately but I think he was taken care of later on and Dr. Batool was the woman who took care of Mrs. Kamran who had gone to the hospital. He did not go through the Courtesy Centre but there was something but whatever has happened on behalf of myself and the Ministry, I apologise. It was never in the mind of the Ministry of Health and the Doctors to show discourtesy and whatever to them but I am sorry whatever happened. Mr. Chairman, but the thing is that they had Courtesy Centres now in all Federal hospitals and specially for the Parliamentarians, if they go through that window their time is very precious and that is exactly why they are there to save this inconvenience. We have also set up now centres for the senior citizens. So, there are lot of things happening but the situation that came out there was no Doctors in PIMS, that was incorrect, I think PIMS is doing reasonably wonderful job there, things are moving in the health sector and we will strive to do better, I did talk to honourable Senator and I think he is here, if he likes to say something and I am here to listen to him.

جناب چیئرمین، جی کامران مرتضیٰ صاحب۔

سینیئر کامران مرتضیٰ، جناب چیئرمین! اس وقت دوسرے مسائل چل رہے تھے

اس لئے اس واقعے کو refer کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بات یہ ہے کہ میں اس دن بغیر

protocol کے گیا تھا۔ اس ملک میں تقریباً 15 کروڑ لوگ ایسے رستے ہیں جو بغیر protocol کے ہیں، اس ملک میں زیادہ سے زیادہ 5 ہزار افراد کی ایسی مخلوق رہتی ہے جو protocol والی ہے، اگر کوئی بغیر protocol کے چلا جائے اور وہاں پر Doctors اور serve کرنے والے لوگ اس کی شکل نہ پہچانتے ہوں تو ان بغیر protocol والوں سے جو سلوک ہوتا ہے وہ آپ کبھی جا کر خود دیکھ لیجیے۔ آپ چیئر مین سینٹ کے طور پر نہ جائیے، 'courtesy centre' کو involve نہ کیجیے، پھر جا کر دیکھیے کہ بغیر protocol والی مخلوق کے ساتھ اس ملک میں کیا سلوک ہوتا ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ میں protocol کے بغیر چلا گیا اور جو سلوک ہوا اس کا میں خود ذمہ دار ہوں۔ میں نے سوچا کہ میں اُس مخلوق میں شامل ہو جاتا ہوں جو اس ملک میں رستے والی ہے تو میں نے جب اس مخلوق کے ساتھ شامل ہو کر اُس طرح سے جانے کی کوشش کی تو پھر میرے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو اس ملک کی عوام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مجھے تین گھنٹے تک دھوپ میں کھڑا رکھا گیا اور جب انہیں چتا چلا کہ یہ سینئر ہے یا complaint آئی ہے تو اس کے بعد دوسرے دن میرے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو اس ملک کے صرف 5 ہزار لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس دن مجھے protocol بھی دیا گیا، میرے آگے چمچے لوگ تھے۔ ڈاکٹر صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا۔

جناب چیئر مین، یہ ڈاکٹر صاحب کون ہیں؟

سینئر کامران مرتضیٰ، اسناد یاد رکھیے کہ اس ملک میں 15 کروڑ لوگ ایسے بھی ہیں جو بغیر protocol کے ہیں، ان کا خیال رکھیے۔

جناب چیئر مین، انہوں نے کہا ہے کہ ان کی کوشش ہے کہ سب کے لئے services بہتر سے بہتر ہو سکیں اور وسائل کے حساب سے ان کی جستجو ہے۔ جی ڈاکٹر نگت آغا۔

سینئر ڈاکٹر نگت آغا، Thank you very much for giving me this

time. میں پانی پر تو زیادہ نہیں بولوں گی کیونکہ میں نے preventive steps پر بہت لمبی detail لکھی ہے جس سے ہماری 75% بیماریاں پہلے ہی ختم ہو جائیں گی اگر preventive

steps لئے جائیں۔ اس پر میں ابھی نہیں بولوں گی کیونکہ وہ detailed report ہے لیکن میں صرف ایک چیز کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے honourable Minister صاحب اتنی effort کر رہے ہیں، اتنی زیادہ policies بنا رہے اور implement بھی کر رہے ہیں، اس کے باوجود میں نے آج سینیٹ کی ڈسپنسری سے جو دوائی لی ہے، وہ اسی وقت آئی تھی اور میرے سامنے ڈبہ کھلا تھا، یہ نہیں کہ انہوں نے پرانی رکھی ہوئی دی تھی لیکن سپلائی کرنے والوں نے، یہ میں آپ کو سمجھتی ہوں، جو دوائیاں بھیجی ہیں یہ سب outdated ہیں۔ یعنی اس میں granules ہونے چاہئیں اور یہ spread out کر دی ہوئی ہیں۔ میرا نکتہ صرف یہ ہے کہ جو دوائیاں ہمیں سپلائی کرتے ہیں ان کا کچھ کرنا چاہیے۔ یہ ساری خراب دوائیاں ہمیں سپلائی کر رہے ہیں۔ اگر سینیٹرز کا یہ حال ہے اور سینیٹ کی ڈسپنسری میں خراب دوائیاں سپلائی ہو رہی ہیں تو باہر کیا ہوگا؟ تو یہ request ہے۔

جناب محمد نصیر خان، جناب چیئرمین! اگر معزز سینیٹر صاحب مجھے وہ دوائیاں دکھا دیں کہ کونسی ہیں تو we will take action straightaway لیکن انہوں نے ابھی یہاں اس House میں بات کی ہے لیکن ہماری تو یہی کوشش ہوگی there is absolutely no question کہ منسٹری کے کہ we will see the case and we will take action.

جناب چیئرمین، جناب بنگرنی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرنی، جناب چیئرمین! میں اپنے point of order پر آنے

سے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے جو مختصر بات ہو وہی کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگرنی، جناب! صرف ایک اخباری تراشا پڑھتا ہوں اس کے بعد

پھر اپنی بات کروں گا۔

جناب چیئرمین، پوائنٹ آف آرڈر مختصر ہونے چاہئیں۔

RE:MERGER OF LEVIES AND POLICE IN BALOCHISTAN

سینیئر لیاقت علی بھگتانی، جی ہاں۔ جناب چیئرمین! ہمارے بلوچستان کے مخصوص حالات کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو وہاں levies کا جو محکمہ ہے وہ صدیوں سے چلا آ رہا ہے اور جس کی بدولت ہمارے صوبے میں اس وقت تک دیگر تینوں صوبوں کی نسبت امن و امان کی صورتحال بہتر ہے۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب چیئرمین! کہ بلوچستان اسمبلی نے اس بارے میں باقاعدہ قرار داد بھی پاس کی کہ levies کو پولیس کے محکمے میں ضم نہ کیا جائے لیکن اس کے باوجود آج مجھے ابھی ابھی ٹیلیفون ملا کہ میرے ضلع کو کہ جہاں کی میں سمجھتا ہوں کہ پوری تاریخ اٹھا کر دکھیں انتہائی پر امن ضلع ہے، وہاں کل جیسے ہی انہوں نے پولیس کو hand-over کیا تھا، کل رات چوری کے دو واقعات ہوئے۔ اور ان میں انہوں نے سر راہ بازار کے اندر ہی موٹر سائیکلوں کو چھین لیا۔ اس کا میں الزام اس نظام کو دیتا ہوں جو انہوں نے لاگو کیا ہے۔ اب میں ایک اخباری تراشا پڑھتا ہوں۔ "جاسوس کتے ڈاکوؤں کو تلاش کرتے ہوئے پولیس چوکی پہنچ گئے۔"

جناب چیئرمین! اس میں زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ رپورٹ کے مطابق سیالکوٹ ضلع پولیس نے ذکیٹی کے ملازمین کی تلاش کے لئے اسلام آباد سے جاسوس کتے طلب کئے تو کتے ڈاکوؤں کے قدموں کو سونگھتے سونگھتے تھانہ تارا منڈی پولیس چوکی پر پہنچ گئے جس سے پولیس حکام پریشان ہو گئے۔ پندرہ روز قبل ایسے ہی ایک کیس میں کتے پولیس کو آگوا کی پولیس سٹیشن لے گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق ڈاکو شہر پورا اور ایک گاؤں میں ایک سابق افسر خالد محمود کے گھر سے پانچ لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں کی تلاش میں پولیس نے اسلام آباد سے جاسوس کتے طلب کئے جو انہیں پولیس چیک پوسٹ کے دروازے تک لے گئے۔ دو ہفتے قبل بھی پولیس کو ایسی صورتحال سے دوچار ہونا پڑا جب ڈاکو دو زمینداروں کے گھروں سے نقدی اور زیورات لے اڑے تھے اور جاسوس کتے پولیس کو آگوا کی پولیس سٹیشن تک لے گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکو پولیس سٹیشن میں داخل ہوئے تھے۔ اس انکشاف کے بعد پبلک

نے الزام عائد کیا کہ ان واقعات میں پولیس ملوث ہے۔

جناب چیئرمین! یہ پولیس کا ایک واقعہ ہے اور دوسرا واقعہ جناب چیئرمین! یہ ہے کہ وہاڑی میں قیدی کے ہونٹ سینے پر دو سب انسپکٹر اور پانچ سپاہی مطلق۔ یہ ان کے ظلم و ستم کی ہلکی سی تصویر ہے۔ جو آپ کے سامنے پیش کی۔ میں اس ہاؤس میں آپ کے توسط سے مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ بلوچستان کے حالات کو دیکھتے ہوئے وہاں پر جو انہوں نے levies کو پولیس میں ضم کیا ہے اسے فوری طور پر ختم کیا جائے۔ اس سے جرائم کی شرح میں جو کمی تھی وہ بڑھتی چلی جائے گی۔ اس کے علاوہ جناب چیئرمین! پولیس ہمارے قبائلی سسٹم سے نا آشنا اور ناواقف ہے۔ ڈیڑھ سو سال قبل جو levies کا ایک system تھا اس سے ہمارے علاقے میں کافی امن و امان ہے۔ میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں مزید امتحان میں نہ ڈالیں۔ ہمارے صوبے میں کافی امن و امان ہے۔ پولیس کی کارروائی اور کارکردگی بھی میں نے آپ کو دکھائی ہے۔ تو میں اپنا point of order اسی پر ختم کرتا ہوں اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس معاملے کو ذرا serious لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، دیکھیں، جو پولیس لیں گے اس میں مقامی لوگوں کو بھرتی نہیں کریں گے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگٹزی، جناب چیئرمین! وہ وہاں صنعت لگا لیں، کارخانے لگا لیں۔ پورے بلوچستان میں ایک کارخانہ بھی نہیں ہے حالانکہ وہاں سے، دہلی سے، میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ ore نکل رہی ہے۔ وہاں پر mini steel mill لگا لیں۔ وہاں بہ آسانی پچیس تیس ہزار بندے ملازمت حاصل کر سکیں گے۔ ملازمت حاصل کرنے کا مطلب نہیں ہے کہ ہم وہاں ایک اچھے اور پر امن ماحول کو بگاڑ دیں اور وہاں پولیس کو لے آئیں۔ یہ میرے سامنے ڈاکٹر عزیز اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ذریعہ مراد جمالی میں وہ جیسے ہی پولیس لائے ہیں یہ اس پر مزید روشنی ڈال سکتے ہیں کہ وہاں پر جرائم کی شرح کس قدر بند ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین، جی convey ہو گیا ہے۔ کنٹوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کنٹوم پروین، شکریہ جناب چیئرمین! جناب G-14 میں وزارت اطلاعات و

نشریات نے کچھ صحافیوں کو پلاٹ الٹ کیے جو اسلام آباد کے رہائشی تھے مگر اس میں بلوچستان اور پشاور کے صحافیوں کو پھر یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ میرا خیال ہے پشاور کے صحافیوں پر انہیہ زیب صاحب نے دست شفقت رکھا ہے مگر بلوچستان کے صحافیوں کو نظر انداز کیا گیا اور وجہ یہ بیان کی گئی کہ بلوچستان کے جو اخبارات ہیں وہ metropolitan نہیں ہیں جبکہ کراچی، لاہور، اسلام آباد اور حیدر آباد کے اخبارات کو metropolitan قرار دیا ہے۔

جناب! Housing کا میرٹ یہ تھا کہ اسلام آباد کا رہائشی journalist ہو صرف۔ میں جناب سے یہ گزارش کروں گی کہ اگر آپ وزیر موصوف کو یہاں پر بلائیں اور وہ صرف اتنی وضاحت فرمادیں کہ یہاں بلوچستان کو پھر کیوں نظر انداز کیا گیا۔ کیا بلوچستان کے صحافیوں کا حق نہیں تھا کہ وہ بھی G-14 میں پلاٹ لیتے۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد مجھے یقین ہے کہ سینیٹ کا اجلاس رمضان کے بعد ہوگا۔ اگر وزیر موصوف یہاں پر آکر اس بات کا جواب دیں اور ہاؤس کو ensure کریں کہ کیا وہ بلوچستان کے صحافیوں کو accommodate کریں گے؟ میں نے Prime Minister Sahib کو بھی اپنی recommendation بھیجی ہے، ایک خط لکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس معاملے کو زیر غور لایا جا رہا ہے۔ ہم اس پر غور کر رہے ہیں۔ جناب! ایسے نہ ہو کہ غور کرتے کرتے پلاٹ ہی ختم ہو جائیں اور پھر بلوچستان ایک دفعہ پھر نظر انداز ہو جائے۔ اگر وزیر صاحب کو بلوالیں تاکہ وہ ہمیں اس کا جواب دیں تو شاید میرا یہ Point of Order پر بات کرنا ضائع نہ جائے۔

جناب چیئرمین، اس کو convey کر دیں گے۔ پروفیسر ساعد صاحب۔

POINT OF ORDER RE: ERECTION OF PILLARS ON DURAND LINE

ON PAK-AFGAN BORDER

سینیئر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے وزیر خارجہ صاحب نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران ایک پیشکش کی ہے کہ پاکستان سے افغانستان کی طرف جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کو روکنے کے لیے پاک۔ افغان بارڈر کے ساتھ ساتھ ایک بارڈر کی تعمیر کی جائے۔ جناب

والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجویز بالکل مضحکہ خیز ہے، یہ ناقابل عمل ہے It is shockingly stupid. This is an impracticable and this is absolutely undesirable.

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ پاک-افغان سرحد کے دونوں اطراف ایک جیسے قبائل رستے ہیں۔ ان کی رشتہ داریاں ہیں ان کا آنا جانا ہے۔ اگر آپ ایک باز تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے آپ ان کے ساتھ سراسر زیادتی اور ظلم کر رہے ہیں۔ یہ بھی میں آپ کے سامنے کہہ دوں جناب والا! کہ کرزئی نے خود اس باز کی مخالفت کی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ اس باز سے families بھی بالکل divide ہو جائیں گی۔ ویسے بھی بارہ سو میل تک پاک-افغان بارڈر پر باز تعمیر کرنا پاکستان کے لیے نہ technically possible ہے اور نہ financially feasible ہے۔

چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ باز کی بجائے جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ڈیورنڈ لائن کی پاک-افغان بارڈر کے گراؤنڈ پر نشان دہی کی جائے۔ جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس وقت Durand Line صرف نقشوں پر موجود ہے actual ground پر اس کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ 1893 میں سر ماتر ڈیورنڈ کے زیر نگرانی گراؤنڈ پر پتھروں اور چوٹوں کے نشانوں سے ڈیورنڈ لائن کی نشاندہی کی گئی تھی لیکن ایک سو دس سال گزرنے کے بعد ان چوٹوں اور پتھروں کے نشانوں کا کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے امریکہ کی جو ground forces ہیں وہ ہمارے بارڈرز میں incursion کرتی رہتی ہیں اور American Air Force جیسا کہ آپ کو معلوم ہے space violation اس کا روزمرہ کاممool ہے۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ کرزئی حکومت کے تعاون سے Pak-Afghan border پر جو Durand Line ہے اس کی گراؤنڈ پر with the erection of pillars نشانہ دہی کی جائے، Pillar کی demarcation all around the border ہو تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہماری سرحد exactly اور حقیقی طور پر کہاں کہاں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مسز تنویر خالد۔

POINT OF ORDER

RE: REFORMS IN RAILWAYS DEPARTMENT

سینیٹر تنویر خالد، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ آپ کی آمد امن کی علمبردار ہے۔ آج جیسے ہی آپ یہاں تشریف لائے خدا کا شکر ہے کہ آج یہاں پر بڑا امن ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر پر میں متعلقہ محکمے کے بارے میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ اسلام آباد، لاہور موٹر وے پر سالٹ ریج کے قریب بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں۔ مجھے متعلقہ لوگوں نے خاص طور پر اس بارے میں کہا کہ میں آپ کے توسط سے یہاں پر معلوم کروں۔ اس کو review کیا جائے اور اس بات کی تحقیق کی جائے کہ alignment اتنی غلط کیوں ہے۔ Alignment اس طرح سے کیوں کی گئی تھی جس کی وجہ سے یہاں پر حادثات ہوتے ہیں۔ اس کو چیک کیا جائے اور صحیح طریقے سے یہاں پر alignment کی جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ریلوے کے بڑے حادثات ہوتے ہیں اور گزشتہ کچھ عرصے میں بہت ہونے ہیں جن میں بہت سے لوگوں کی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں اور لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ جانے والے تو جنت میں گئے لیکن جو زخمی ہوئے وہ زندگی بھر کے لیے معذور ہوئے۔ میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ریلوں کے ڈرائیورز they are in grade 8 تو یہ تنخواہ بہت تھوڑی ہے ایک ایسے کام کے لیے جس کے اندر ہزاروں آدمیوں کی جان کا risk شامل ہوتا ہے، ہزار ہا لوگ ریلوے سے سفر کرتے ہیں تو ان کی تنخواہ کو دیکھا جائے، ان کی technique and proficiency کو دیکھا جائے، ان کے merit کو دیکھا جائے اور ان کی تنخواہوں میں reasonable اضافہ کیا جائے۔ آپ کے توسط سے میری یہ خاص اپیل ہے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین، مسٹر فرحت اللہ باہر۔

POINT OF ORDER

RE: NOT BRINGING UP THE RESOLUTION FOR DISAPPROVAL OF ORDINANCE ON THE ORDER OF THE DAY

سینیٹر فرحت اللہ بابر، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ میرا point of order، Senate کی کارروائی کے متعلق ہے اور اس کی وضاحت کے لیے اگر آپ اجازت دیں تو میں آئین کا Article 89 آپ کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا ہوں جو کسی آرڈیننس کے جاری ہونے کے بارے میں ہے کہ اگر کوئی آرڈیننس جاری ہو جائے تو

it shall be laid before both the Houses or shall stand repealed after the expiration of four months from its promulgation or if before the expiration of that period a resolution disapproving is passed by either House.

جناب والا! آج کے ایجنڈے میں ایک Ordinance lay ہو گا اور وہ ہے

The Federal Public Service Commission (Amendment) Ordinance, 2005 (Ordinance No.XV of 2005).

یہ Ordinance جناب چیئرمین! 27 اگست کو جاری ہوا تھا جب کہ قومی اسمبلی کا اجلاس 29 اگست کو بلایا جا رہا تھا۔ سینیٹ کا اجلاس ان دنوں میں نہیں تھا اور 27 اگست کو جب یہ جاری ہوا تو 31 اگست کو تین دن کے اندر ہم نے آئین کے اسی Article کی رو سے ایک resolution جمع کرایا۔ اس resolution کے الفاظ یہ ہیں

"This House disapproves the Ordinance No. XV of 2005, amending the Public Service Commission Ordinance, 1977

یہ resolution جناب چیئرمین! جو اس آئین کے Article 89 کے تحت جمع کیا

گیا اس کا جواز سینیٹ کے Rules 1988 میں Rule No.132 میں ہے،

"A Member may move a resolution of approval of an Ordinance on the sub-paragraph (ii) of paragraph (a) of Article 89 after giving three clear

days' notice of his intention to do so".

ہم نے 31 اگست کو notice دیا۔ اجلاس 13 ستمبر کو ہوا۔ گویا 13 دن پہلے notice دیا گیا۔
پرسوں یہ اجلاس ختم ہو جانے گا۔

جناب چیئرمین! آئین کے تحت جو notice دیا جائے اس resolution کو، آئین کے
اندر کوئی ایسی provision نہیں ہے کہ اس کو Chamber کے اندر kill کیا جاسکے اور وہ
resolution لازماً ہاؤس کے اندر آنا چاہیے۔ مجھے اس بات کا حدشہ ہے کہ اب صرف ایک دن رہ
گیا ہے اور پرسوں سینیٹ کا اجلاس ہو گا اس میں بھی یہ resolution نہیں آنے کا اور پھر
یوں کرتے کرتے جب 120 دن گزر جائیں گے تو پھر ہمیں کہا جائے گا کہ 4 مہینے گزر گئے،
Ordinance اب قانون بن گیا ہے اور resolution infructuous ہو گیا ہے۔

میرے اس حدشہ کی بنیاد جناب چیئرمین! غالی وہم نہیں ہے، یہ محض حدشہ نہیں
ہے بلکہ اس کی ایک باقاعدہ بنیاد ہے اور وہ بنیاد یہ ہے کہ اسی سال کے شروع میں 22 فروری
کو اسی طرح کا ایک Ordinance جاری ہوا تھا، Ordinance No.II of 2005 اور وہ
Defence Housing Authority Islamabad کی Establishment کا آرڈیننس تھا۔ وہ
Ordinance بھی National Assembly کے اجلاس کے شروع ہونے سے چند گھنٹے پہلے
جاری ہوا تھا۔ کل صبح اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا اور آج رات کو DHAI, Islamabad کا
Ordinance جاری ہوا تھا۔ اس وقت جناب چیئرمین! سینیٹ کا اجلاس نہیں تھا اور 21 مارچ کو
اسی طرح کا آئین کے تحت ایک resolution ہم نے جمع کیا۔ اس resolution میں ہم نے
یہی کہا کہ "This House disapproves Ordinance No.II of 2005" لیکن جناب

چیئرمین! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کے بعد سینیٹ کا ایک اجلاس ہوا، اس
کے بعد دوسرا اجلاس بھی آیا، تیسرا اجلاس بھی آیا، ہم اس resolution کی ہر اجلاس کے
لیے باقاعدہ اس notice کی تجدید کرتے رہے قاعدے اور قوانین کی رو سے یہ لازم تھا کہ اس
کو ایجنڈے پر لایا جاتا لیکن یہ resolution ایوان میں نہیں لایا گیا۔ اسی طرح اب Public
Service Commission کا جو Ordinance ہے یہ بھی جناب چیئرمین! ایسا لگتا ہے کہ یہ اس
ایوان میں نہیں لایا جائے گا۔

یہ Ordinance قومی اسمبلی کے اجلاس سے دو دن پہلے جاری ہوا تو Federal Public Service Commission کے چیئرمین اور ان کے ممبران جن کا قانون کے ذریعے پانچ سال کے لیے تقرر ہوا تھا ان کی تقرری کی میعاد پانچ سال سے گھٹا کر تین سال کر دی گئی اور میعاد تین سال کرنے سے تین فاضل ممبران کو اسی دن رخصت کر دیا گیا، ایک چوتھا ممبر اس سال کے آخر میں گھر چلا جائے گا اور Federal Public Service Commission کا چیئرمین اس نئے Ordinance کے تحت مارچ 2006 میں فارغ ہو جائے گا۔ اس لیے جناب چیئرمین! ہم سمجھتے ہیں کہ یہ Ordinance good governance کے خلاف ہے۔ اس Ordinance کا مقصد صرف یہ ہے کہ Federal Public Service Commission نے جو جرات دکھائی ہے، Federal Public Service Commission نے حکومت سے بعض appointments میں جو وضاحتیں طلب کی ہیں، اس سے حکومت نے ناراض ہو کر، پریشان ہو کر یہ Ordinance جاری کیا ہے۔

میں آپ کی توجہ جناب چیئرمین! جنرل پرویز مشرف کی 17 اکتوبر 1999ء کی speech کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں انہوں نے اپنی حکومت کی ترجیحات کا، objectives کا اور policies کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تقریر اس بات پر ختم کی تھی کہ "good governance is the pre-requisite to achieve these objectives." یہ ان کا 17 اکتوبر 1999ء کا اعلان تھا اور پھر اسی good governance کو مانتے ہوئے کے لیے چند ہفتوں کے بعد وہ Federal Public Service Commission کے دفتر تشریف لے گئے 27 جنوری 2000ء کو اور وہاں پر ان کو ہم نے television پر دیکھا۔ اپنی تقریر کے چند ہفتے بعد جب Federal Public Service Commission گئے تو وہاں انہوں نے دور رس اصلاحات کا اعلان کیا۔ کمیشن کے ممبران اور چیئرمین کو سپریم کورٹ کے جج صاحبان اور چیف جسٹس کے برابر مراعات دی گئیں۔ سرکاری ملازمین کو Member Public Service Commission بننے کے نا اہل قرار دیا گیا کیونکہ سرکاری ملازم کے بارے میں یہ خیال تھا کہ ان پر حکومت اثر انداز ہو گی اور ایک کام یہ بھی کہ Public Service Commission کے ممبران کا tenure تین سال کی بجائے پانچ سال کا ہوگا اور ان کے tenure میں کوئی extension نہیں ہوگی کیونکہ

پہلے جو تین سال کا tenure تھا اس کے بعد ممبران حکومت کے ساتھ lobbying کرتے تھے اس لئے جنرل پرویز مشرف نے 27 جنوری 2000ء کو اعلان کیا کہ اب tenure پانچ سال کا ہوگا اور کسی کو extension نہیں دی جائے گی۔

اسی طرح جناب چیئرمین! اور بھی بڑی دور رس اصلاحات کی گئیں لیکن یہ Ordinance جو آج table ہو رہا ہے Federal Public Service Commission کا اس میں اس tenure کو پانچ سال سے گھٹا کر تین سال کر دیا گیا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس کو سینٹ میں بحث کے لئے لایا جائے۔ لیکن جس طرح میں نے اپنے عدشے کا اعمار کیا چونکہ آپ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اسلام آباد کا آرڈیننس نہیں لائے تھے، اسی طرح یہ آرڈیننس بھی نہیں لایا جائے گا۔ اس وجہ سے میں بطور احتجاج ایوان سے token walk out کرتا ہوں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی دو تین جملے اس سلسلے میں کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میرے خیال میں بابر صاحب کو walk out کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس کا تعلق دستور سے بھی ہے اس لئے کہ پبلک سروس کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے اس پر ہماری پوری سروسز کا انحصار ہے۔ Good governance ہی نہیں بلکہ transparency, credibility, integrity سب چیزیں شامل ہیں۔ اس کو اس طرح temper کیا جانا، حقیقت یہ ہے کہ یہ دستور، قانون اور اصول حکمرانی کی بدترین خلاف ورزی ہے۔ یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ میں بھی بابر صاحب کو join کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں top priority دینی چاہیے اس مسئلے کے اوپر بات کرنے کے لئے اور مجھے توقع ہے کہ اس سائیڈ کے ساتھی بھی اس آرڈیننس کو out-rightly reject کرنے کے لئے ہمارا ساتھ دیں گے۔ یہ بے حد ضروری چیز ہے اسے آپ اہمیت دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا۔

جناب چیئرمین، اسی پر۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، جناب چیئرمین ! آپ کو یاد ہوگا کہ اس آرڈیننس کو reject کرنے یا disapprove کرنے کے لئے resolution اس لئے بھی دیا جا رہا ہے کہ یہ آرڈیننس malafide intent پر مبنی ہے۔ یہ malafide intent پر اس طرح مبنی ہے کہ سینیٹ کے ریکارڈ کے اوپر یہ بات موجود ہے کہ ایک پوائنٹ آف آرڈر پر اس ہاؤس کی توجہ اس بات پر دلائی گئی تھی کہ اخبار میں ایک خبر بھی تھی کہ پبلک سروس کمیشن کی remodeling یا پبلک سروس کمیشن کے حدود کو درست کرنے کے لئے آرمی افسروں کی مدد لی جائے گی۔ اس میں ایک میجر جنرل صاحب کے نام کا بھی ذکر کیا گیا تھا کہ وہ اس کو restructure کریں گے۔ اس کے بعد اخبارات میں نیشنل پریس کے اندر یہ خبریں بھی شائع ہوئیں کہ کچھ تعیناتیوں کے اوپر پبلک سروس کمیشن نے اپنی reservations express کی ہیں۔ ہمیں اس بات کا بھی حدشہ ہے کہ جہاں پر حکومت کی malafide intent شامل ہے وہاں پر یہ بھی خبر ہے اور adjournment motion کا بھی اس ہاؤس کے اندر موجود ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک یا بالخصوص ورلڈ بینک نے یہ بات حکومت پاکستان سے کہی ہے کہ وہ 135 افسر جن کا تعلق یورو کریسی سے ہے اور جو ورلڈ بینک کی ایما کے اوپر ٹریننگ کے لئے گئے ہیں ان کی posting اور ان کی transfer اور ان کی appointment کا تقرر ورلڈ بینک کے مشورے سے کیا جائے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک پورا grand design ہے جس کے تحت پاکستان کے آئین کے تحت کام کرنے والے اداروں کو ان کی autonomy اور ان کے دائرہ اختیار کو تنگ اور کم کیا جا رہا ہے اور ان کے ambit of operation کو curtail کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

دوسری بات میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اگر آپ سینیٹ کا ریکارڈ اور تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں تو یہ ہمیشہ ہوا ہے کہ جب بھی ordinance کی disapproval کے لئے resolution آیا ہے تو وہ House میں لایا گیا ہے اور اس کے اوپر ووٹنگ ہوئی ہے۔ ووٹنگ میں اگر وہ reject ہو جاتا ہے تو it is rejected اور اگر ہاؤس اس کو پاس کر دیتا تو پھر آرٹیکل 89 یہ کہتا ہے کہ that Ordinance will cease to have effect لیکن یہاں پر

بدقسمتی کے ساتھ، اور آرٹیکل 89 کے اندر کوئی گنجائش نہیں ہے، جو میری اطلاعات ہیں، یہ کہا جا رہا ہے سیکرٹریٹ کی جانب سے کہ اس کو parent Ministry کے پاس comments کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آئین کے اندر یا Rule 132 کے تحت اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس میں منسٹری کے comments لئے جائیں کیونکہ obviously بات ہے کہ متعلقہ منسٹری کی ایاء پر آرڈیننس پاس ہوا ہے۔ وہ تو یہ کبھی نہیں کہیں گے کہ ہاں جی یہ resolution ہمیں قبول ہے لیکن یہ ہاؤس کا استحقاق ہے جو آئین کے آرٹیکل 89 کے تحت ہمیں دیا گیا ہے۔ چاہے وہ نیشنل اسمبلی ہو، چاہے وہ سینٹ ہو یہ ہاؤس کا استحقاق ہے کہ اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ کوئی بھی آرڈیننس جو صدر نے جاری کیا ہے وہ درست نہیں ہے، وہ خلاف قانون ہے، وہ good governance کے خلاف ہے تو پھر یہ ہاؤس کا استحقاق ہے کہ وہ اس آرڈیننس کو مسترد کرے۔ لہذا اگر سیکرٹریٹ اس resolution کو Friday کی تاریخ میں یا Friday کی sitting میں نہیں لے کر آئے گا تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ breach of privilege of the House، ممبر تو الگ بات ہے because I am also signatory with Senator Babar on that resolution. یہ ممبر کا نہیں breach of privilege of the Senate ہوگا اگر یہ resolution Friday کی sitting میں نہ آیا۔ لہذا میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اپنی powers کے ذریعے سیکرٹریٹ کو direct کریں کہ Friday کا جو Order of the Day ہے اس میں resolution of disapproval under Article 89 شامل کیا جائے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر آپ اپنی ruling اس ہاؤس میں دیں گے کہ ہاں یہ matter Friday کو آئے گا۔

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law): Mr. Chairman sir, I would briefly reply on the matter which has been pointed out by learned Senators. The Chairman has already challenged this

Ordinance in the Lahore High Court and the matter is subjudice. So, the matter subjudice cannot be discussed here and cannot be commented. Now, the question regarding the change in law, so, anything, any power or any appointment which is conferred by law can be taken away by the law, it is not anything unlawful being done and it is according to the Constitution. The Ordinance has been promulgated according to the Constitution and the powers under which the appointment is made by the President, here is the Article 242 which says, "the Chairman of Public Service Commission shall be constituted in relation to the affairs of the Federation shall be appointed by the President in his discretion", it is his discretion. So, anything can be conferred by law, can be taken away by the law, change in law, they cannot say why the law has been changed. Now, this is malafide, if the tenure was extended from five years to ten years, they would have said, they have made a favour to an Army General and if it is curtailed, they say, this is malafide. So, anyway, the Opposition has to criticise it, there is nothing wrong, it is all Constitutional and now this is coming up, is being laid before the Senate and it is according to the Constitution.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am really amazed and perplexed and I am also speechless at the arguments that have been advanced by the honourable Law Minister.

Mr. Chairman: You are not speechless, you are speaking.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am really

amazed by the arguments that have come, I mean, we have heard a lot of new interpretations being given to the Rules and to the Constitution but this interpretation takes the cake. Mr. Chairman, I concede straight away without going into any arguments that alright, the promulgation of the Ordinance is Constitutional, I concede that straight away, I concede that but what does the Constitution says in article 89 where it gives the Federal Government the power to promulgate an ordinance, it has the same time conferred the power upon the House and what is that power that if an ordinance has been promulgated under Article 89, it is still the prerogative of the House to disapprove that and I would take you Mr. Chairman, to sub paragraph 2 of paragraph 4 of clause 2 of Article 89 of the Constitution and what does that say;"shall be laid, and then it goes on";

"before both Houses if it [it does not contain provisions dealing with any of the matters referred to in sub-paragraph (i)], and shall, and this is operative part, and shall stand repealed at the expiration of four months from its promulgation or, if before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by either House, upon the passing of that resolution".

Now, this is the power which is conferred on me, on the House by the Constitution, by that very Article which has given them the power to promulgate. The Constitution has provided in Article 89 a check and balance that if under extreme circumstances, and when can an ordinance be promulgated Mr. Chairman, an ordinance can be promulgated under

extreme circumstances when neither of the House is going to be in Session, this is not a money bill. This is a Bill that can originate in the Senate or in the National Assembly. And as has been pointed out by the honourable Senator Farhat Ullah Babar, it was promulgated 5 or 6 hours before the National Assembly have its sitting, that in itself is enough for this bill to be struck down on the basis of it being mala fide. When you are having the sitting of the National Assembly, when you are having the sitting of Senate taking place, then what is the need to legislate through ordinances. Already your agenda is empty. Why did not you bring this bill? And now to say that the matter is subjudice, it can not be discussed in this House because an appeal has been filed against this Ordinance. This is an argument that hold no water/weight. I am agitating for my right in this House under Article 89 to move a resolution and that right is given to me regardless of the fact that what the courts adjudicate on it. This is an inherent right which flows from Article 89 of the Constitution and therefore, I would once again request you most humbly to kindly give a ruling to this effect and give a direction to the Senate Secretariat that the resolution for disapproval be brought on the Order of the Day for Friday.

Mr. Chairman: Minister Sahib, any more comments from you.

جناب محمد وصی ظفر (وفاقی وزیر قانون)، جناب والا! اس میں I would not add further comments. جناب ہمارے معزز رکن یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ordinance چھ کھٹے پہلے promulgate ہوا ہے۔ جناب والا! یہ ordinance چھ کھٹے پہلے promulgate نہیں ہوا ہے۔

اس کی date 27th of August ہے and it was two or three days before. یہ تو
Gazette Notification ہے اور obviously یہ اس سے پہلے جاری ہوا ہوگا۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it is a malafide intention.

Mr. Muhammad Wasi Zafar: Sir, there is no malafide involvement.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: It is in the Court and you are saying that it is not a malafide intention.

(Interruption)

Mr. Chairman: This process was started earlier. Now the matter is subjudice.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, this is the right of the House Courts can not supersede it. This is a right conferred by the Constitution. The court can not supersede it.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین۔

Mr. Muhammad Wasi Zafar: Sir, they should read the language of Article 89. What does it say? It says that "And shall stand repealed at the expiration of four months from its promulgation or, if before the expiration of that period", that mean four months. Why are they asking now?

اگر چار مہینے سے پہلے ہو جاتا۔۔۔

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, what interpretation is he giving? I am amazed, he says that "or before the four months period".

Either of the two Houses disapprove it through a resolution, I mean what he intends to prove from this. This is a new interpretation of the Constitution which is coming from the Minister for Parliamentary Affairs and from the Minister for Law every day. Every day, they have their own interpretation.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, this is an interpretation which has been followed in the rulings that Wasim Sajjad has been giving from the last twelve years. This is not a new interpretation that we have given.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین اجازت ہے۔

جناب چیئرمین، جی۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! میں تین باتیں بہت ہی اختصار سے کہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ اس ہاؤس کا constitutional right ہے کہ ایک ordinance کے آنے کے بعد چاہے اس کے خلاف ایک کھنٹے کے بعد کوئی resolution پاس کر دیں یا بعد میں اور resolution پاس ہوتے ہی وہ ordinance ختم ہو جاتا ہے۔ چار مہینے تو آخری limit ہے۔ اس لئے جو بات ہم نے کسی ہے وہ دستور اور قانون کی بنیاد پر ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی بھی مسئلہ subjudice ہو سکتا ہے لیکن پارلیمنٹ sovereign ہے۔ Courts کا کام یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے جو legislate کیا ہے، اسے interpret کرے۔ تاہم یہ پارلیمنٹ کا اختیار ہے کہ وہ کسی بھی قانون کو کسی بھی وقت بنا سکتی ہے، repeal کر سکتی ہے اور amend کر سکتی ہے۔ Subjudice ہونے کا معاملہ باہر بات کرنے کی حد تک ہے۔ Subjudice کا معاملہ کسی executive action سے متعلق ہے لیکن یہ معاملہ legislation سے متعلق نہیں ہے۔

جناب والا! میں تیسری بات جناب وزیر قانون سے پوچھنا چاہوں گا کہ 27 اگست کو ordinance آیا ہے۔ وہ خود غائب رہے ہیں کہ 29 اگست کو اسمبلی کا اجلاس ہوا ہے۔ اب اس اسمبلی کو call کب کیا گیا ہے؟ کیا یہ 29 ستمبر کو کیا گیا ہے؟ اس اجلاس کا نوٹس کب جاری کیا گیا ہے؟ جناب والا! اس کا نوٹس 27 اگست سے پہلے جاری کیا گیا ہے تو پھر یہ malafide ہے کیونکہ اسمبلی تو آپ نے call کر لی اور اس کے بعد آپ ordinance لا رہے ہیں اور اگر اسمبلی 27 اگست کے بعد call کی گئی ہے تو I concede لیکن اب اسمبلی ۲۷ سے پہلے call ہوتی ہے اور اس کا notice بھی دیا گیا ہے تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اسمبلی کے call کئے جانے کے بعد آپ Ordinance لانے میں تو اس لئے یہ mala fide ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مجھے ذرا اس کو study کرنے دیں۔ So, I will understand the matter then we will come on that.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! پچھلے دنوں جنرل صاحب F.C کی پابنگ آؤٹ پریڈ میں کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ آفتاب شیرپاؤ صاحب اور سیکرٹری داغہ بھی وہیں موجود تھے۔ کوئٹہ کے ایک سیکٹر یعنی کوئٹہ انٹروپورٹ روڈ پر غیر اعلانیہ کرفیو لگایا گیا تھا۔ میرا مٹری فورسز، پولیس اور مٹری پولیس بالکل parallel position میں کھڑے تھے۔ لوگوں کے گھروں کے سامنے بند و قیں تانے ہونے اور ٹریگر پر انگلی رکھے ہوئے کھڑے تھے۔ پوری دنیا نے اس کو دیکھا ہے۔ پیپرول ہمپ بند تھے اور تمام کاروبار بند تھا کہ VVIP movement ہونے والی ہے۔ کوئٹہ سے ۲۴ کو میٹر دور نیشنل ہائی وے پر ٹریفک block کی گئی تھی۔ اس میں ہوا یہ ہے، میں انتہائی ادب سے عرض کروں گا کہ کچھ ڈیلیوری کیس تھے۔ اسمبلیس میں کچھ خواتین آ رہی تھیں تو سڑک بند ہونے کی وجہ سے ان کی deliveries گاڑیوں میں ہوئیں۔ قیمتی جائیں ضائع ہوئیں۔ زچہ و بچہ دونوں ضائع ہونے۔ جس طرح ہمارے Treasury Benches میں اس وقت گپ شپ چل رہی ہے وہاں پر بھی کسی کے کان پر جوں تک نہیں رہیگی۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ انسانی جان کو اس قدر بے قیمت سمجھا گیا ہے۔ جب میٹرونگ اتحادی M.P پولیس اور F.C سے رابطہ کیا گیا تو ہر ایک نے بے بسی کا اظہار کیا کہ

ہمیں اوپر سے آرڈر ہے کہ چاہے کوئی مرے یا اٹا لٹکے کسی نے اس راستے سے نہیں گزرنا ہے۔
 جناب عالی! بلوچستان کے صوبائی دارالحکومت میں دن کے وقت غیر اعلیٰ کرفیو کے
 دوران اس ملک کے باشندوں کے ساتھ یہ ہوا۔ میں اس کو اس طرح تعبیر کروں گا کہ ان کو بالکل
 ذبح کیا گیا ہے۔ کیا ان کو یہ سزا دینا کسی مافی کے لعل کے اختیار میں تھا یا کوئی شخص ان کی
 زندگیوں سے کھینے کی اتھارٹی رکھتا تھا؟ ہماری اسلامی، قومی اور قبائلی روایات تو یہ ہیں کہ ہم مہمان
 کا بصد احترام کرتے ہیں اور ان کو سر پر بٹھاتے ہیں چاہے ان سے اختلافات ہی کیوں نہ ہوں۔
 جناب چیئرمین، کانگریز صاحب! point of order کو ذرا مختصر رکھیں کیونکہ اور
 کارروائی بھی کرنی ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کانگریز ایڈوکیٹ، جناب! اگر مختصر رکھیں گے تو پانچ جانوں کی
 FIR کس کے نام کائیں گے؟ کون اس کا ذمہ دار ہوگا اور complainant اس میں کون ہوگا؟
 میرا خیال ہے جنرل صاحب کو یہ نہیں بتایا گیا اور سب ٹھیک ہے کی رپورٹ دی گئی ہے۔
 میرے بھائی Minister of State for Interior تشریف رکھتے ہیں، میں آپ کے توسط سے
 ان سے گزارش کروں گا کہ اس واقعے کا notice لیا جائے۔ اس کو Standing Committee
 for Interior میں پیش کیا جائے۔ IG, F.C کو بلایا جائے کہ جناب کیا ہوا تھا؟ اس F.C. کے
 بارے میں اس فلور پر میرے اپوزیشن کے ساتھی اور حکومتی ارکان بارہا کہہ چکے ہیں کہ یہ جو
 Colonial Rule والا concept ہے اس کو آپ ختم کریں۔ ایک ہفتہ پہلے F.C. نے چائے کا
 ایک کیس پکڑا ہے۔ چائے cease ہوئی۔ Court نے F.C. کے خلاف فیصلہ دیا۔ IG, F.C سے
 جب ملنے کی کوشش کی جاتی ہے، خود میں نے بارہا کوشش کی ہے تو انہوں نے clear cut
 refuse کیا کہ یہ مولویوں کی چائے ہے، ہم اس پر کچھ بھی نہیں کرتے۔ Court کے فیصلے
 میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ یہ چائے مولویوں سے belong کرتی ہے۔ جناب عالی! ہمارے ساتھ
 یہ ہو رہا ہے، اس کا آپ نوٹس لیں۔ جنرل صاحب کے notice میں یہ بات لائی جائے۔ مجھے یقین
 ہے وہ اس وقت سن رہے ہوں گے کہ فوج اور عوام کو لڑایا جا رہا ہے۔ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ اس
 game کا ذمہ دار کون ہے، یہ تفرقہ اس میں کون ڈال رہا ہے؟ مجھے امید ہے کہ آپ اس پر غور

فرمائیں گے۔

جناب چیئرمین، جناب سکرٹری مختصر رکھیں۔ یہ آخری point of order ہے۔ اس

کے بعد we will go on to the agenda.

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ سائیکزئی، شکریہ جناب چیئرمین! تین چار دن سے بڑی شدت

سے آپ کی کمی محسوس کی گئی۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ

خوش دلی کیسے ہو، خوشحالی نہیں

خیریت جانی نہیں، خیریت مالی نہیں

روز ہو جاتا ہے کوئی نہ کوئی واقعہ

حادثوں سے ایک بھی دن غالی نہیں

یہ حادثہ تھا گزر گیا۔ امید یہ ہے کہ آئندہ اس قسم کی بات نہیں ہوگی۔ میرا point of order

جناب والا! یہ ہے اور پہلے بھی میں نے گزارش کی تھی کہ یہ Form National Data Base

کا ہے۔ بلوچستان کے اندر اس پر وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ سینیٹر، ایم این اے، ایم پی اے

اس غالی جگہ پر دستخط کرے۔ اس کے ایک نمبر سے ستائیس نمبر تک غانے بنے ہوئے ہیں۔ ایک

جگہ تھوڑی سی غالی ہے وہاں وہ کہہ دیتے ہیں کہ سینیٹر، ایم این اے یا ایم پی اے یہاں

دستخط کر دیں۔ سترہ گریڈ کے لئے بھی غانہ ہے، سوہ کے لئے بھی انہوں نے جگہ چھوڑی ہوئی

ہے یہاں وہ پٹواری سے تصدیق لیتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں کہ آپ اس کے اوپر ٹھپہ لگائیں

اور تصدیق کریں۔ جناب والا! میں آپ سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ملک میں اتنا

اندھیر ہو گیا ہے کہ پٹواری اور سینیٹر برابر ہو گیا ہے۔ کیا تینوں صوبوں میں یہ شرط ہے یا

بلوچستان کے لئے یہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ بھی ہمیں بتایا جائے۔

دوسری گزارش پی آئی اے کے متعلق ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ سے گزارش کی

ہے آپ نے شاید بات کی بھی ہے۔ دو مہینے پہلے ہم لوگ ہنگامہ کئے تھے۔ کنفرم ٹکٹ تھیں،

موسم کی خرابی کی وجہ سے ہم لوگ کراچی واپس آئے۔ دو دن تک انہوں نے ہمیں کراچی میں

ٹھہرائے رکھا اور یہ کہا کہ آپ کی سیٹ کنفرم نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب موسم خراب ہو، اگلے دن ٹھیک ہو یا جب ٹھیک ہو کنفرم مکٹ پر سب سواریوں کا حق ہوتا ہے چہ جائیکہ میں تو سینئر تھا۔ دو دن تک انہوں نے دوبارہ جہاز چلایا، ہمیں مکٹ نہیں دیئے۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ کرنا ہے آپ کریں۔ جناب! میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اگر سینئر کے ساتھ جیٹر ہو گا تو آپ خود سوچ لیں کہ عام آدمی کے ساتھ کیا حال ہو گا۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کریں اور اس پر action لیں اور یہ مسئلہ کمیٹی کی طرف بھیجیں تاکہ وہ اس وزیر کو بھی بلوائے اور چیئرمین صاحب کو بھی بلوائے کہ ایسے کیوں ہوتا ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، آپ مجھے یہ لکھ دیں۔ میرے خیال میں باقی سب points of order ہو گئے باقی we will take after the daily business.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین! آپ ہماری طرف بھی نظر کرم کریں۔ جناب چیئرمین، I think بہت ہو گیا، اب business لے لیں، اس کے بعد اگر آپ لوگوں کا mood ہوا تو کر لیں گے۔ ابھی point of order بہت ہو گئے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! یہاں نکلت آغا صاحب نے سب کے سامنے کہا ہے کہ expiry date اس پر March, 2006 تک لگی ہوئی ہے۔ یہ غلط انفارمیشن ہے۔ پتا نہیں ان کو پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ یہ جو کہا تھا کہ نیچے ڈسپنری سے سارے سینیٹرز کو expiry date والی دوائیاں ملتی ہیں، میرے خیال میں یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ میرے پاس دوائیاں ہیں اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو میں اوپر بھجوا دیتی ہوں۔ اس پر 2006 لکھا ہوا ہے۔ پتا نہیں وہ خود کہاں ہیں مگر انہوں نے اتنی بڑی بات ایوان میں کر دی۔ بات وہ کرنی چاہیے جو جائز ہو۔

جناب چیئرمین، Minister صاحب کو دکھائی تھیں تو اس وقت یہ معاملہ clarify

ہو گیا تھا۔

سینیٹر گلشن سعید، نہیں بات یہ ہے کہ ایوان کو بھی پتا چلنا چاہیے۔ پھر لوگ

کہیں گے کہ ڈسپنری سے غلط دوائیاں یا expiry date والی دوائیاں دیتے ہیں، یہ بھی غلط بات ہے۔ دوسرا جناب میرا ایک Adjournment Motion آیا ہوا ہے، please اس پر تھوڑی سی توجہ دے دیں۔

جناب چیئرمین، ابھی نہیں، ابھی House کا business کر لیں اس کے بعد کر لیں گے۔ یہ ابھی decide ہوا ہے۔ میرا خیال ہے، میں مان رہا ہوں میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ کب ہوگا۔ اس کے بعد ے لوں گا آپ کا point of order، میں انکار تو نہیں کر رہا ہوں۔ We will move on to item, Adjournment Motions والا ابھی decide ہوا ہے کہ Friday کو سارے اکٹھے لئے جائیں گے۔ آج نہیں لے رہے۔ اس وقت we will move on to item 3. Senator Mushahid Hussain to move item No.3.

Senator Mushahid Hussain Said: This is the presentation of the interim report, the report of the Sub-Committee on Balochistan which was constituted by the unanimous resolutions both in the Senate and the National Assembly respectively. We completed our work on schedule and then we had a Drafting Committee of equal representation from the Opposition and the Government and that Drafting Committee completed its work and that work was then presented before the Parliamentary Committee on Balochistan which is headed by Ch. Shujaat Hussain *sahib* and that report which is being laid before the House today. It is the product of everybody, it is not an individual report, it is not a single party report, it is a collective effort of members of Parliament from both sides of the aisle who worked on this issue. And the focus is specifically on the mandate given to us, "Current issues on Balochistan" because the other sub-committee is headed by Senator Wasim Sajjad

sahib on provincial autonomy that is a different one. So, our report pertains to what our mandate was given and I would like to tell you that after the completion of the report, there has been constituted the small group within the Prime Minister Secretariat, which includes myself, the Principal Secretary to the Prime Minister and the Chairman of the Prime Minister's Inspection Commission which is interested with implementation of various dimensions of this report.

So, we are also working on that, and that committee meets every month in the P.M. Secretariat. I feel that this is a good beginning, you can say it's a modest beginning but the important thing is whatever was mandated to us by the Parliament and we have tried sincerely, both sides, and I would like to specially thank the members from the Opposition side, who have all reason above partisan considerations, to work on an issue which is vital for Pakistan's stability; which is vital for the progressive Pakistan and also for the progress and prosperity for the people of Balochistan. So, it is in that spirit that this report is being laid, of course it's not a perfect report, it's not something which is final, definitive or complete. But it is the positive step forward, we are trying to alleviate some of the wrongs that are there, to ensure the Balochistan gets its rightful share in the federation of Pakistan and the delay may be condoned for that. Thank you.

Mr. Chairman: You want further condonation of the delay? Mr. Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: That the honourable Senator has to read motion No. 3 and I think there is a contradiction in terms and I would just like to point it out to him. The honourable Senator said that the report is being laid in time and according to schedule, if that be so there is either an error in the Order of the Day because under item No. 3 he is asking for condonation of delay.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, let me clarify that, I said, we have completed our work according to schedule. The report has been delayed and that is why it is being obviously in the condonation but we completed our work according to schedule because of various reasons, namely, there were the committees also working and full committee had to clear this. That is why the delay is there sir, but our work was completed on schedule and those of us who were working on the report testified to that fact. So, first we seek the condonation of the delay and then it's being laid.

Mr. Chairman: Why don't you move the motion for the condonation of the delay?

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, as for that technicality, I am still jet lagged I think. I would like to move for the condonation of the delay.

جناب چیئر مین، ہمیں خان صاحب! اس پر discussion نہیں ہوتی، اس پر voting

ہو گی۔

It has been moved that under sub-rule (1) of Rule 171 of the

Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of interim report of the Parliamentary Committee on Balochistan, be condoned till today.

(The motion was carried)

(مداخلت)

جناب چیئرمین، مہم غل صاحب! اس وقت اس پر ووٹنگ ہے، جب یہ آئے گا تو آپ کمیٹی میں بات کر لیں۔

سینیٹر مہم غل بلوچ، اس پر میری پہلے بھی reservation تھی اور آج بھی میں کہتا ہوں کہ اس رپورٹ پر ہماری reservations ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ ریکارڈ کر لیں، جو آپ نے کہا ہے یہ ریکارڈ ہو گیا۔ مثلاً صاحب! میرے خیال میں اب آپ for the laying motion move کر لیں۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, now I move the motion for the laying of the interim report of the sub-committee of the Parliamentary Committee on Balochistan.

Mr. Chairman: The report stands presented. Minister sahib, you want to go on to item 5.

Ch. Shahid Akram Bhinder: Mr. Chairman, sir, I beg to lay the following Ordinances:

1. The National Database and Registration Authority (Amendment) Ordinance, 2005 (Ordinance No.XIII of 2005).
2. The Public Investments (Financial Safeguards) (Amendment) Ordinance, 2005 (Ordinance No.XIV of 2005).
3. The Federal Public Service Commission (Amendment) Ordinance,

before the Senate under clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan read with sub-rule (1) of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988.

Mr. Chairman: Ordinances stand laid.

Now we will go on to Item No.6. You want the clause by clause consideration, who will move it Bhinder Sahib?

(Interruption)

جناب چیئرمین، Ist. reading ہو چکی ہے۔ یہ second reading ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، amendment second reading ہے۔ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، حضور صاحب! آپ کی amendment ہے clause (2) پر۔ آپ move کریں گے۔

Senator Prof. Ghafoor Ahmad: Sir, I beg to move that in clause (2), sub-clause (1), in sub-clause (a), the words "and independent" occurring in the 1st line be deleted.

(2) In sub-clause (a), the words "section (3)", occurring in the end, the words "this Act" be substituted.

Mr. Chairman: Is it opposed? I think they have an agreement on this.

(Interruption)

Mr. Chairman: Prof. Sahib to take up clause (2).

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Both the Ministers are here, the

Law Minister and the concerned Minister but they don't know how to get this Bill passed? What can we do? They are to facilitate the process but they don't know how to get the Bill passed. Kindly accept Prof. Ghafoor's amendments, sir.

there are certain amendments of Prof. Ghafoor and certain amendments of Anwar

Bhinder Sahib, certain are agreed and certain are not agreed. Since the

defer آپ کر دیں تو mover himself is not here then I consider the Bill زیادہ بہتر ہو گا بیشتر اس کے کہ یہ consideration میں آئے۔

(Voices: O.K.)

Mr. Chairman: You had a conducive atmosphere.

(Voices: Defer it)

Mr. Chairman: O.K. Then that is deferred. And that the item

(7) also there. Item (7)

تو پھر اسی کے ساتھ related ہے۔ میرا خیال ہے دو تین points of order رہ گئے تھے وہ لے لوں۔ باری باری پہلے بلیدی صاحب۔ مختصر رکھینے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی، جناب چیئرمین! میں ایک بہت ہی اہم مسئلہ کیجناب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے علاقے مکران کے بہت سارے بلوچی امارات، دہلی اور شارجہ میں نوکری کرتے ہیں۔ ۹۸ میں وہ پہلے کراچی روٹ سے، امارات سے کراچی اور پھر تربت کو اور سفر کرتے تھے۔ ۹۸ میں بڑی کوشش کے بعد فوکر سروس بحال کرانی گئی تھی۔ ہفتہ میں دو flights تھیں۔ وہ براہ راست دہلی تا تربت فوکر سروس کے ذریعے آتے جاتے تھے۔ بعد میں افغانستان جنگ کی وجہ سے وہ flights بند کی گئی تھیں۔ اس کے بعد ہم نے بہت meetings بھی وفاقی حکومت کے ساتھ کیں لیکن

چونکہ نکاس ایک آٹھ ہے جو فوکر میں fit نہیں تھا۔ ادارات حکومت نے اعتراض کیا تھا کہ یہ آٹھ فٹ کیا جانے اور اس کے بعد سروس بحال کی جانے۔ اس کے بعد میں نے پی آئی اے کے چیئرمین سے کئی meetings کیں۔ چیئرمین صاحب نے دو تین دفعہ مجھے یقین دلایا اور مجھے کہہ کر بھی دیا کہ ہم اس کو بحال کریں گے لیکن اس نے نہیں کیا۔

اس سال 24 فروری کو Defence Committee کی meeting تھی اور میں بھی اس میں شامل تھا۔ وہاں پر ہم نے کہا کہ آپ صحیح تاریخ ہمیں دیں کیونکہ ہم نے کئی دفعہ محام کے سامنے وعدہ کیا ہے اور اخبارات میں بیان دیا ہے، ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ انہوں نے کمیٹی کے سامنے وعدہ کیا جس میں فرحت اللہ بابر اور کلران صاحب بھی موجود تھے کہ پندرہ جون کو ہم اس کو start کریں گے۔ یہ چیز باقاعدہ کمیٹی کے minutes میں بھی موجود ہے۔ اس کے باوجود جب یہ شروع نہیں کی اور پندرہ جون گزر گئی تو میں نے دوبارہ اس کو reminder دیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک ماہ اور دیا جانے۔ ایک ماہ اور دیا گیا لیکن اب تک سروس بحال نہیں کی گئی ہے۔ جناب! اس سے پوری کمیٹی کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ ایک سینیٹر کے ساتھ آپ کا یہ سلوک ہے، آپ کا چیئرمین اتنا لاپرواہ ہے کہ پوری کمیٹی کے سامنے جھوٹ بولتا ہے اور اس کو لاپرواہی سے لیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی زیادتی ہے۔ آپ اس پر فوری طور پر action لیں اور آپ اس کو حکم دیں ورنہ ادارات کے بلوچوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ابو مہبی میں معارت خانے کے سامنے دھرنا دیں گے اور میں بھی مجبور ہو جاؤں گا کہ پی آئی اے کے چیئرمین کے دفتر کے سامنے دھرنا دوں۔ میں اس ناروا سلوک پر ہاؤس سے نوک نواک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب، جناب اکبر خواجہ۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ پچھلے کئی دنوں سے ہم Rules of Procedure کی باتیں سنتے آ رہے ہیں۔ آج بھی اس ہاؤس میں breach of privilege کی باتیں ہوئیں۔ میں آپ کی توجہ جون کے ایک اہم فیصلے کی طرف جو کہ Standing Committee on Finance and Economic Affairs میں ہوا تھا، دلانا چاہتا

ہوں جس کے چیئرمین احمد علی صاحب ہیں اور یہ decision unanimous consensus سے تھا کہ National Commission for Human Development کے نام پر جو funds اکٹھے ہو رہے ہیں ان کا Auditor General سے audit کرایا جائے۔ اس پوری کمیٹی نے اس decision کو endorse کیا جس میں کمیشن سے مزید پانچ سو ملین مانگے گئے اور اس کمیٹی کے decision کو اس پوری کمیٹی نے endorse کیا۔ اس endorsement کو National Assembly نے drop کر دیا۔

جناب چیئرمین! اس موضوع پر پہلے بھی ہمارے کئی colleagues نے یہ request آپ سے کی۔ ہے کہ یہ بہت بڑا scam ہے جس میں دو ارب روپیہ پاکستانی بجٹ سے National Commission for Human Development کے لیے لیا گیا اور part ہوا ایک personal South Asia NGO Pakistan Human Development Fund. جناب چیئرمین! South Asia Tribune کے Editor شامین صہبائی نے 13 September, 2005 کی publication میں اس بارے میں کافی تفصیل سے لکھا ہے جس کی کاپی میں آپ کو دوں گا اور اس کا caption ہے "Musharraf engulf in biggest emerging financial scandal of his tenure".

جناب والا! میں ذاتی طور پر اور میرے سارے colleagues National Commission for Human Development کے Charter سے پوری طرح متفق ہیں اور ہم اس کو endorse کرتے ہیں لیکن جناب والا! جو پاکستان کے بجٹ سے دو ارب روپیہ لیا گیا ہے 'Constitution of Pakistan کہتا ہے کہ Ministry of Finance کی ایک penny بھی کہیں جانے گی تو وہ Auditor General of Pakistan کے audit سے نہیں بچ سکتی۔ جناب چیئرمین! میری آپ سے request ہے کہ National Commission for Human Development کے نام پر جتنے بھی funds اکٹھے کئے گئے ان پر Auditor General کی رپورٹ آتی چاہیے۔

جناب چیئرمین، محمد عباس کمیٹی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیٹی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک افسوسناک

امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو پورے ملک میں ایک بے چینی کی کیفیت پیدا کئے ہوئے ہے۔ دہشت گردی کے سب ہی خلاف ہیں۔ اکثریت دہشت گردی کے خلاف ہے اور دہشت گردی کا غاتمہ بہت ضروری ہے لیکن دہشت گردی کو کس طرح سے ختم کیا جائے۔ کس طرح سے اس کی جڑوں کو اکھاڑا جائے، یہ طے کرنا بہت ضروری ہے۔ اس وقت مشاہدہ یہ ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کے بہانے پورے ملک سے بے تحاشہ گرفتاریاں کی گئی ہیں اور اکثر گرفتاریاں ان افراد کی کی گئی ہیں جن کا کالعدم تنظیموں سے تعلق نہیں ہے۔ اگرچہ کہا یہ گیا کہ یہ ایکشن کالعدم تنظیموں کے خلاف کیا جا رہا ہے لیکن مشاہدہ یہی ہے کہ اکثر گرفتاریاں ان لوگوں کی کی گئی ہیں جن کا سرے سے کالعدم تنظیموں سے کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی جرم کیا ہے تو بغیر کسی جرم کے ارتکاب کیے کسی کو گرفتار کر لینا اور مختلف دفعات کے تحت ان کو جیلوں میں ٹھونس دینا، ایم پی او کے تحت انہیں گرفتار کر لینا، یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر اگر ایک مہینے کے لیے گرفتار کیا جاتا ہے تو بار بار اسے extend کیا جا رہا ہے، تیسری بار extension ہوئی ہے۔ پھر ان میں اکثر وہ افراد ہیں کہ جن کے بارے میں رپورٹس بھی آچکی ہیں کہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا، یہ کسی جرم میں مطلوب نہیں ہیں، کورٹ نے جن کی ضمانتیں منظور کر لیں، انہیں ایک دن رہا کیا گیا، دوسرے دن پھر کسی دیگر سیکشن کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ لہذا جناب والا! اس کے لیے کچھ کیا جائے۔ میں کئی دنوں سے مسلسل احتجاج کر رہا ہوں اور مجھے assurances دی جا رہی ہیں کہ ہم آپ کی سیکوریٹی داغہ سے ملاقات کرا دیں گے، بات چیت کرائیں گے، مسائل کو resolve کرائیں گے لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہو رہی ہے اور بہت سے گھروں میں چوہا تک نہیں جل رہا ہے، قاتلے ہو رہے ہیں صرف اسی سبب سے کہ جو کمانے والے افراد تھے انہیں بے گناہ، بے جرم و خطا میں زنداں دھکیل دیا گیا ہے تو اس معاملے کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لیا جائے۔ یہ ناانصافی ہے اور اس کا ازالہ ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، سید ہدایت اللہ شاہ۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، شکریہ جناب چیئرمین! ایک اہم مسئلے کی طرف میں آپ

کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس ایوان میں اس سے پہلے بھی کئی دفعہ میں نے بھی اور دوسرے بہت سارے سینئر حضرات نے بھی اس طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ بڑا اہم قومی مسئلہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب ٹرانسپارنٹ جل جاتا ہے تو دو دو مہینے تک واپڈا والے اسے ٹھیک نہیں کرتے۔ میں نے تحریری طور پر بھی آپ کے توسط سے واپڈا والوں کی اس طرف توجہ دلائی اور اب بھی آپ کے توسط سے واپڈا والوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ لوگوں کو یہ عام شکایت ہے۔

دوسرا مسئلہ بھی واپڈا ہی کے متعلق ہے کہ کئی دفعہ یہاں میں نے بات کی کہ آبادی پر لگائی گئی بہت ساری بوسیدہ تاریں ہیں، ان سے لوگوں کی جانوں کو خطرہ ہے اور اگر تاریں خراب ہو جاتی ہیں تو ان کا بھی یہ حال ہے کہ دو دو ماہ تک واپڈا والے انہیں ٹھیک نہیں کرتے۔ لہذا میں آپ کے توسط سے واپڈا والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے کہ ایک تو آبادی سے بوسیدہ تاریں بھائی جائیں، جو خراب ہیں انہیں ٹھیک کریں اور ٹرانسپارنٹوں کا مسئلہ حل کریں۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر نگمت آغا۔

سینئر ڈاکٹر نگمت آغا، Thank you very much. اس وقت مجھ پر جو الزام

لگایا گیا ہے کہ میں نے غلط انفارمیشن دی ہے، I want to contradict that. I never said 'that the medicines expire' میں نے یہ لفظ نہیں کہا، میری آنکھیں ہیں، میں پڑھی لکھی ہوں۔ اس کے اوپر 2006 لکھا ہوا تھا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ medicine خراب ہو چکی ہے تو ہاؤس میں میرے خلاف یہ کہا گیا and I don't like that.

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں، الزام آپ پر کوئی نہیں لگایا گیا، rest assure ایک

clarification ہے۔ There is no allegation on you.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Basically please see, when she came and said that medicines are expired and they are not worth to use. I said if they bring to me, we will see where they are, I will go back and will check it from the supply but the medicines are valid to March, 2006.

If there is a certain problem.....

Mr. Chairman: I think, if there is condition that you are talking about.

Mr. Muhammad Nasir Khan: We will check it out.

Mr. Chairman: Check it out and there is no allegation, I think.

Mr. Muhammad Nasir Khan: We will check it out.

جناب چیئر مین، عبد اللہ ریاض صاحب۔

POINT OF ORDER

RE: SPREAD OF HIV AIDS IN THE COUNTRY.

سینیئر ڈاکٹر عبد اللہ ریاض، شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں آپ کے توسط سے اس House کی توجہ ایک بہت important issue کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ کراچی میں intravenous drugs uses کی جو population ہے 2003 میں ' incidence of HIV AIDS اس sub-group میں 2.4% تھا اور اس سال کی report کے مطابق 27% of the drug users have become HIV AIDS carriers and victims of the disease. According to the International standards this reflects as a concentrated epidemic and it is a dangerous sign in this society, a select group of the society in Karachi is suffering, 27% of the drug users have turned out positive HIV AIDS. Point I am making is sir, کہ جو ہمارے ملک میں اس وقت blood transfusions ہو رہی ہیں ' annual bloodtransfusion جو ہوتی ہیں اس کا a significant percentage of the bloodtransfusion comes from routine professional donors and large segment of the professional donors happened to be drug users آپ نے بھی دیکھا ہو گا اور ہم نے بھی دیکھا ہے کہ hospitals کے آگے پچھے corridors میں drug users اپنا خون بیچتے ہیں اور وہ خون ہسپتالوں میں استعمال ہوتا ہے۔ Point I am making is کہ till todote Government of Pakistan has failed to screen the transfusions

کے HIV AIDS اس وقت blood transfusion جو of blood in Pakistan, maximum
لے screen ہو رہا ہے

that is close to 50%. That means 50% of the transfusions taking place in this country today, in this day and age have a potential risk of a carrier transmitting the disease. Sir, it is an important question that I want to raise

کہ ہماری Health Ministry کے under national AIDS کا جو department ہے ان کی briefing to the Senate Committee on Health, not too long ago, we were told, honourable Senators were told that only number of cases reported for HIV AIDS in Pakistan are 2876 and I was surprised to see honourable Minister just few days ago on the floor of the National Assembly stated that 5,000 HIV AIDS' victims are being provided free treatment in Pakistan and I am preplexed with the data that it has been floated to the eyes of the public and I am very much disturbed with the fact

کہ اگر انڈیا کی civil society میں 15 million recognized documented AIDS victim ہیں تو ہمارے پاس یہ lip services اور shoving the issue under the carpet نہیں ہونا چاہیے۔

We are also told as a Member of the Senate Committee on Health that there are certain areas in Pakistan where the access of the health delivery workers has been prohibited by the governments of the area and I mean provincial authorities have forbidden the Federal Government officials to have an access in those areas where there is a possibility and a potential of higher exposure of HIV AIDS.

Sir, furthermore, the point I want to make is that Federal Government is spending various sensational projects launched by Prime

Minister , launched by President , launched by honourable lovely Health Minister.

کبھی Hepatitis B and C کا پروگرام ، کبھی Tuberculosis DOT Programme, کبھی HIV AIDS کا پروگرام اور کبھی STD (Sexually Transmitted Diseases) کا پروگرام۔
Honourable Chairman, all these diseases are under one ambit.

جو he is vulnerable with HIV AIDS, Tuberculosis DOT, ' Hepatitis HIV AIDS والا ہے وہ TB کا victim بنتا ہے تب ہی اس کی فوٹگی ہوتی ہے۔ اسی طرح سے STD is interlinked with HIV AIDS. We are playing games with this mother nation and 150 million people and we are

trying to play an ostrich game and I had brought it on the record of this Senate earlier also. HIV AIDS is a serious problem. Honourable Minister, Ministry of Health must take a serious note of it. Our generations down the road will be suffering if we don't ensure screening of the blood properly , if we don't promote education . We have spent not a single nickel or a dime for awareness.

کوئی awareness programme نہیں ہے poor public کے لیے۔ Male to male sex is a grave issue in this society. Sex trade workers are a grave issue in this

society. جہالت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے in this society اور ہم lip service دیتے ہیں کہ ہماری مذہبی سوسائٹی ہے اس لیے اس میں HIV AIDS نہیں ہو سکتی۔ خدارا! آنکھیں کھولیں

and let us be realistic. All programmes should be put together in resources, HIV کے resources, STD کے resources, TB کے sync. Hepatitis resources, All programmes should be synchronized and the AIDS کے nation should be protected and prevented from a menace coming down the road. Thank you sir.

Mr. Chairman: The Health Minister sat through the whole proceedings and I think he really.....

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, I think the Senator was a little bit emotional about the whole thing but he knows that, he very well knows because he is a doctor and we are great friends and we work together. Pakistan is a low prevalent country for HIV AIDS but we are a high risk country with the population of 150 million.

One thing I want to clear before I start my statement that the honourable Senator has said that I said in the National Assembly about 5000 victims. I just want to make it clear Mr. Chairman, that it was for the case of the programme on Hepatitis control. I said that the first year we are going to take 5000 people with Hepatitis B&C to treat, 5000, that is the figure for that and not for HIV AIDS. So, if there is any contradiction there, I am sorry for that, but that is exactly the case.

On the HIV AIDS programme there is an absolute question, there was a problem and there is problem in the IDUs. The IDUs Mr. Chairman are the intra venous drug users in Karachi. We had this problem in February this year and we immediately got down because there was a problem with the Provincial Governments. The Provincial manager was not alive to the situation. The Federal Government was totally alive. There were a lot of changes in the programme managers in the Sindh Government and I think the honourable Senator will concur and agree with me on that.

When we got to know about the situation, I immediately went down to Karachi myself and in the next meeting I talked to the Prime Minister myself. The Governor and the Chief Minister of Sindh and we said if both the Chief Minister and the Governor are doctors, there should be no problem of Health in Sindh and the Prime Minister told them that this case is very very serious and we also took the UN aids with us, the World Bank and UNICEF and tackle this problem very seriously. It was nothing to do with blood transfusion, it was the excessive use of needles. The patients were there using the same needles for one person and the other and that was the reason in that particular section, it went up. The wrong thing that the Advisor did that he went after them. He started arresting those people and they went underground and there was a huge explosion in the IDUs and that is a fact which I will concede but we took remedial measures and we said what the Advisor or what the provincial Government was doing was wrong. The thing to do was to reach out to them to give them needles and to give them the back up and that is exactly what we did and confined to that area. So, this was the action basically and the remedial measure that we took, *Alhamdo Lillah*. The cases that the honourable Senator referred, the confirmed cases of full blown HIV AIDS is 2876 as the honourable Senator has said. But over all, we are reaching something like 5900 with contrastive stages one and two. We said also that HIV AIDS, now we have a very very strong programme. We have the safe blood transfusion which is now being exercised and the problem that I say in this country, all over the world is

that we have to do three things in Pakistan; implementation , implementation and implementation and this is the responsibility of all of us , the Senators , the MNAs , the Government , the people , so the civic sense has to arise on blood transfusion . There is no culture of blood transfusion . If you go to the United Kingdom doctors , students , everybody on the street they give blood donations . There is no culture here unfortunately . We have to build this culture and I think this is the time when the Senators and the MNAs have to leave by example , right now , is absolutely right that there are professional donors who give blood , but by law now the blood has to be screened . They are putting in the Federal Government , the provincial Governments are also doing it , we also have to take to the Tehsil , the District and the Rural Health Centers . Primarily the blood banks , there are lot of private blood banks which are doing this business . So , we have to bring them to the emblem of that . But I want to assure you and the honourable Senator that we have a very very strong programme of HIV AIDS in the country . We have competent leadership and we are constantly watching that but we have to be extremely careful because if there is an IDU problem in Karachi , it can go straight within a week's time to Lahore or to the whole country . So , the honourable Senator's concerns are noted and we are looking into it but just across the border , there have been 5 million HIV AIDS victims now .

So , we have to be very very careful and that is why we are also monitoring the borders with the opening of that and this has been discussed with the honourable Senator that we are now enhancing a

capacity to keep a watch.

The other things also Mr. Chairman, we have 5 million overseas working in the Middle East, in Africa and predominantly most of them are without families and sometimes they do silly things. Now, I want to tell you here, I don't want to say pornographic about it. Everybody knows exactly what a husband and wife does but there is no point telling physically, exactly how it is done and that is why I say, we don't have to be pornographic about AIDS but we have to tell our children what it is. It does not contract by touching each other. There has to be physical contact and the physical contact means what the honourable member said, I will not use that man to man sexual relationship, I can go on and on but the reason why we don't use this graphic things because our culture and religion does not accept it quickly. So, we have to do what we have to do. We cannot see movies, for example, what they see in the West with their daughters, we do not see with our children.

So, they have the confines of religion, of culture and that is why, I am not so explicit about the whole thing. I know exactly the words to be used but I always say that we don't have to be pornographic about AIDS but we have to tell our children what it is and how to stay away from it. If there is advocacy now, I think there is a lot of advocacy, the whole country knows what HIV AIDS is and how to get away and we will try to improve our performance. The honourable Senator, we will request him, if any recommendation that he has, we will incorporate in our policy. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Dr. sahib, I think there is an effort in fact the Minister has been coordinating with me. In December and January we will be holding a seminar alongwith the Commonwealth and some other international agencies in HIV AIDS and Hepatitis here in Pakistan, Islamabad in fact.

Senator Dr. Abdullah Riar: Sir, it is a courtesy to you. I was representing Pakistan's point of view at Commonwealth Parliamentarians in the recent meeting at Fiji and a special forum was on HIV AIDS and I was myself educated from the deliberations of the rest of the countries and presentation from India and other Commonwealth countries where the HIV AIDS is far more prevalent especially in African countries.

Sir, the honourable Minister is very kind and gracious. He is asking for recommendations/suggestions. My only submission is sir, within one department for the allocation of resources, same coordinator can be used, same provincial bureaucracy is going to be used, why to have five programmes and expanded resource wastage, why not to have the sancronization of these programmes of communicable diseases or sexually transmitted diseases or whatever the name for the culture sensitivities we can give but hepatitis, STB, AIDS and even tuberculosis in a larger part, does effect the same segment of group that should be the more money, more outcome from the dollar spent, would my submission that it should be more coordinated effort.

Mr. Chairman: There will be more coordination as serious

threats will be put together and awareness is needed.

Mr. Muhammad. Nasir Khan: Thank you sir, Mr. Chairman, this is exactly what we are doing. I can coordinate with the honourable Senator because right now, there is tendency in the world and I have already said, I can welcome and there is a lot of money available for HIV AIDS. Primarily because of the African dilemma there is huge money available, for example, there is not enough money available for malaria or for example hepatitis. Hepatitis, we are funding from our own resources, the programme that we have started 2.59 billion. But for HIV we are using the same protocols and screening the blood for HIV AIDS, for hepatitis B and C and STD, diseases, sexually transmitted diseases. He is absolutely right, what he is saying, this is what we are doing, we are pumping in the money and the investments in that area because there is more money available. Now, he is right, there is a lot of lateral programmes, for example, we have the HIV AIDS Programme, we have the Hepatitis programme, we have the Primary Health and the Reproductive Programme. We have to make them horizontal and that is what we are doing, we are linking with them. The Provincial Governments have their own arena, the District Governments have their own arena. So, we have to combine and there has to be more synchronization and we are doing that but I am again saying, we are open to suggestions then I think, we sit down and I give him the details of what we have done but the programmes have got to be separate because HIV AIDS is a separate

disease, hepatitis is a separate disease, the STD, are separate diseases. If we confuse them, for example they are talking about TB Dots but the TB Dots is a very strong programme.

Mr. Chairman: I think, we need a better coordination.

Mr. Muhammad Nasir Khan: No, in Pakistan we are absolutely caring the whole nation for tuberculosis and it is totally free and the treatment is for seven months and the reason that why I say that there is huge link between tuberculosis and HIV AIDS. The honouable is absolutely right, he is a doctor because when the immune system is high, TB is here when we get HIV AIDS the immune system goes down and the tuberculosis bounces back. So, there is a connection, all diseases have someone, the hepatitis is conneted with blood, so is STD, so is HIV AIDS. So, the honourable Senator is absolutely right and this is what we are doing right now, we are trying to synchronize but there is more money available in HIV AIDS and I will not expand more, I am giving the opportunity, I will give personal attentionu. He knows the reason, why we are getting more money and we are putting that money into Safe Blood Transfusion, buying and transfusion and screening of the blood.

Senator Dr. Abdullah Riar: Sir, did the NWFP Government allow department to have a working in certain areas of NWFP that was the problem that was raised to us.

جناب چیرمین، Point ہو گیا۔ no dicussion.

Mr. Muhammad Nasir Khan: I also talked to the political leaders of the NWFP and they are all very conducive on board and we are working together.

Mr. Chairman: I think before we adjourn, we will offer *Fateha* for niece of our colleague Senator Mrs. Mumtaz bibi

گیلی صاحب! آپ فاتحہ پڑھادیں۔

(فاتحہ کی گئی)

Mr. Chariman: We adjourn the House, the House stands adjourn to meet again on Friday 23rd September, 2005 at 10.00 a.m.

سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

[The House was then adjourned to meet again on 23rd September, 2005 on

Friday at 10.00 a.m.]
